



بی۔ ایڈ۔ سال اول
(B.Ed. 1st Year)

اکتساب اور تدریس

Learning and Teaching

کورس کوڈ (BEDD104CCT)

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی،

گچی باؤلی۔ حیدرآباد۔ 500 032

اكتساب اور تدریس

		مولفین
سی ٹی ای، بیدر	شیخ عرفان جمیل اسٹنٹ پروفیسر	اکائی (۱) معلم اور تدریسی عمل کی تفہیم
سی ٹی ای، دربھنگا	محمد شفاعت اسٹنٹ پروفیسر	اکائی (۲) معلم میں تنوع
سی ٹی ای، بھوپال	ڈاکٹر تلمیذ فاطمہ نقوی اسٹنٹ پروفیسر	اکائی (۳) تدریس کی نوعیت
سی ٹی ای، بھوپال	ڈاکٹر نوشاد حسین اسٹنٹ پروفیسر	اکائی (۴) تدریس ایک پیشہ کے طور پر
سی ٹی ای، اورنگ آباد	ڈاکٹر خان شہناز بانو اسٹنٹ پروفیسر	اکائی (۵) اکتساب و تدریس کے نظریات

اڈیٹر:

ڈاکٹر تلمیذ فاطمہ نقوی

اسٹنٹ پروفیسر، سی ٹی ای، بھوپال

کورس کا تعارف Course Introduction

جیسا کہ کورس کے عنوان سے ظاہر ہے کہ کورس میں ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطح کے معلمین سے متعلق دو اہم امور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اکتساب و تدریس۔ یہ پانچ یونٹ پر مشتمل ہے۔ جس میں پہلا یونٹ کا مقصد معلمین میں اکتسابی عمل کی فہم پیدا کرنا ہے۔ تاکہ وہ معلم کی ضرورت اور خصوصیات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہی تدریسی عمل کو انجام دیں سکیں کیوں کہ تدریسی عمل کی مرکزیت معلم پر ہے اس لئے معلم کو اپنی تدریسی طریقہ کار کو معلم کے اکتسابی طریقہ کار سے جوڑ کر دیکھنا ہوگا۔ اس کے لئے معلم میں تدریسی مہارتوں کا ہونا اور تدریس کے قوانین سے واقفیت ضروری ہے۔ اسی کو نظر میں رکھتے ہوئے یہ یونٹ ترتیب دی گئی ہے۔

انفرادی تفاوت قدرت کا قانون ہے اور درجہ میں موجود طلباء کے درمیان انفرادی تفاوت کو سمجھنا اور اسی کے لحاظ سے اپنی تدریسی حکمت ہائے عملی متعین کرنا تدریس کا ایک اہم حصہ ہے درجہ میں موجود متنوع کن کن امور پر پایا جاتا ہے۔ یونٹ ۲ میں اسی کی فہم دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ طلباء میں اختراعی صلاحیت کو کیسے پروان چڑھایا جائے اور اس میں تجزیاتی سوچ پیدا کرنے کے لئے کیا لائحہ عمل معلم تیار کریں تاکہ طلباء میں مثبت رویہ اور سماج کے لئے افادی ذہانت کو پیدا کرنے کی فہم و مہارت مدرس میں پیدا ہو سکی اس یونٹ میں اسی کا تذکرہ ہے۔

یونٹ ۳ میں تدریس کی طرز رسائی کے تحت تدریس کی نوعیت، تدریس کی سطحیں اور درجات کو بیان کرنے کے علاوہ مختلف مکتب فکر میں تدریس کے کیا معنی اور مفہوم ہیں اس کو مفصل بیان کیا گیا ہے۔ تدریسی طرز رسائی پر مبنی کچھ تدریسی ماڈل بھی دیے گئے ہیں جو کہ معلم کو تدریس میں معاونت دینگے اور تدریس اور اکتسابی عمل کو موثر بنائے گئے۔

یونٹ ۴ میں تدریس کو ایک پیشہ طور دیکھا گیا ہے معلم کی بطور معلم کیا ذمہ داریاں اور رول ہیں اور ایک اچھا معلم بننے کے لئے اس میں کیا کیا استعداد ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ معلم کے نشوونما کے لئے کون سی طرز رسایاں موجود ہیں اور کون سی کن حالات میں کتنی موثر ثابت ہو سکتی ہے۔ ان تمام امور کی فہم معلمین میں پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

یونٹ ۵ میں اکتساب و تدریس کے نظریات کا مفصل تذکرہ ہے۔ موجودہ دور میں جس نظریات پر مبنی تدوین نصاب و تدریس کی جا رہی ہے اس کے مختلف طریقہ کار سے اشتراکی طریقہ کار، تصوراتی نقشہ وغیرہ کا تفصیل سے تذکرہ ہے۔

اکائی 1: معلم اور تدریسی عمل کی تفہیم

(Understanding the Learner & Teaching Learning Process)

ساخت

1.0 تمہید (Introduction)

1.1 مقاصد (Objektivies)

1.2 متعلمین کی خصوصیات (Charactrteristics of the learner)

1.2.1 ذاتی خصوصیات (Personal Charactrteristics)

1.2.2 تعلیمی خصوصیات (Educational Charactrteristics)

1.2.3 سماجی اور جذباتی خصوصیات (Social & Emotional Charactrteristics)

1.2.4 وقوفی خصوصیات (Cognitive Charactrteristics)

1.2.5 اکتسابی طریقہ کار (Learning Methods)

1.2.6 انفرادی تفاوت (Individual Differences)

1.2.7 تحریک (Motivation)

1.3 متعلمین کی ضروریات (Learners Need)

1.3.1 تعلیمی ضروریات (Educational Need)

1.3.2 مواصلاتی ضروریات (Comminication Need)

1.3.3 نفسیاتی ضروریات (Psycholojical Need)

1.3.4 حفاظتی ضروریات (Saffty Need)

1.4 انداز اکتساب (Learning Style)

1.5 تدریسی انداز (Teachining Style)

1.6 اکتسابی اور تدریسی انداز میں ہم آہنگی

1.7 ہدایتی مقاصد کا بیان

1.8 تدریسی مہارتیں (Teaching Skills)

1.9 تدریس کے اصول

1.10 فرہنگ

1.11 یاد رکھنے کے نکات

1.12 نمونہ امتحانی سوالات

1.0 تمہید

اگر ہم اپنے اس پاس نظر ڈالیں تو ہمیں کوئی دو چیزیں پوری طرح مماثل نہیں ملے گی۔ خواہ وہ پھول ہو درخت ہو پرندہ ہو یا انسان۔ انسان بظاہر تو الگ ہوتا ہی ہے یعنی جسمانی ساخت، قد و قامت میں مگر اسکے علاوہ ان کے طرز عمل اور رد عمل کے طریقوں میں بھی فرق ہوتا ہے اسی لئے معلم کو درجہ میں جانے سے پہلے متعلمین کی خصوصیات کو جاننا ضروری ہے۔ ط تدریسی مقاصد مخصوص ہونے کے ساتھ ساتھ واضح اور درست ہوتے ہیں۔ ان کی منصوبہ بندی پہلے ہی کی جاتی ہے۔ اور یہ قابل عمل ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ کمر جات کی تدریس و اکتسابی عمل کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ ہم طلباء کے برتاؤ میں ہونے والی تبدیلیوں سے محسوس کر سکتے ہیں۔ تدریسی مقاصد طلباء کی اکتساب کے قابل پیمائش قابل نتائج پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ تدریس کو با مقصد بنانے کے لیے تدریس و کتبائی عمل کی اس طرح منصوبہ بندی کریں

جس میں تصورات، تفصیلات، پرتاؤ کی شمولیت ہو اور جن کے لیے کتبائی سرگرمیاں تیار کی گئی ہو۔ تدریسی مقاصد میں تین قسم کے مقاصد شامل ہیں۔ وقوفی، جذباتی اور نفسی حرکاتی۔

1.1 مقاصد (Objectives):

1. تعلم و درس و تدریس کے عمل کو سمجھنا۔
- 2 انداز اکتساب اور انداز تدریس کے درمیان فرق کو پر کرنا۔
- 3 تعلیمی مقاصد کا استعمال اور تدریسی مقاصد تفہیم کرنا
- 4 تدریس کے اصول و مہارتوں کی تفہیم کرنا

1.2 متعلمین کی خصوصیات (Characteristics of the Learner)

تدریس سے پہلے معلم کو متعلمین کی خصوصیات سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ متعلمین کی بہت سی خصوصیات ایسی ہیں جو کسی خاص تدریسی طریقہ کار کی تاثر اور مناسبت کو متاثر کر سکتی ہے یہاں کچھ اہم متعلمین کی خصوصیات کی فہرست دی گئی ہے۔ متعلمین کی خصوصیات اصطلاح کو اکتساب اور وقوفی کے زمرے میں کافی استعمال کیا جاتا ہے یہ اصطلاح دراصل معلم کی ذاتی، تعلیمی، سماجی اور وقوفی کے ان پہلوؤں کی طرف اشارہ کرتی ہے جو کہ ان کے اکتساب کی نوعیت کو متاثر و متعین کرتے ہیں۔ یعنی تدریسی طریقہ کار و ہدایات کا انتخاب متعلمین کی خصوصیات کو ہی نظر میں رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔

1.2.1 متعلمین کی ذاتی خصوصیات:

متعلمین کی ذاتی خصوصیات میں ان کی عمر، جنس، پختگی کی سطح، زبان سماجی اور اقتصادی حالات، ثقافتی پس منظر، ان کی مخصوص ضروریات

مثال کے طور پر کچھ خاص معذوریات، اکتسابی معذوری وغیرہ شامل ہے۔ مندرجہ بالا کچھ ایسی خصوصیات ہیں جن کا علم مدرس کو ہونا ضروری ہے۔ کیوں کہ انہیں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے تدریسی طریقہ کار اور ہدایات کو منظم کیا جاتا ہے۔ بچہ عمر کی کس سطح پر اور اس عمر کے لحاظ اس کی پختگی کی سطح کیا ہے۔ انکی پختگی میں کسی قسم کی معذوریات تو حائل نہیں ہو رہی ہے۔ اسی کے لحاظ سے رتدریس کا وقفہ، مواد مضمون کا نظم، طریقہ کار، امدادی وسائل، زبان کا استعمال طے ہوگا۔ اس کے علاوہ سماجی اور ثقافتی پس منظر بھی ان تمام امور کو متاثر کرتا ہے۔ ہندوستان میں ایک ساتھ کئی شادیاں سماجی برائی میں شمار ہوتی ہیں مگر عرب ممالک میں یہ مروجہ ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ مدرس پہلے سے متعلمین کی خصوصیات سے آگاہ ہو۔

1.2.2 تعلیمی خصوصیات۔ تعلیمی خصوصیات میں متعلمین کی سابقہ علم، تعلیمی سطح، حصول تعلیم کا طریقہ، اکتسابی اہداف وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ مدرس نئے علم کو دینے سے پہلے متعلم کے سابقہ علم کو جانتا ہے اور اسی کے لحاظ سے نئے علم کو منظم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ متعلم کے ابھی تک کے حصول علم کا طریقہ کار کیا رہا ہے تعلیم رسمی ہے یا غیر رسمی اگر رسمی تعلیم ہے تو کس طرح کے مدرسہ سے حاصل کی ہے۔ متعلم جب اکتساب کرنے آیا ہے تو اس اکتساب کے ذریعہ کن اہداف کا حصول متوقع ہے یہ تمام عناصر مدرس کو معلوم ہونا ضروری ہیں۔ متعلم کا سابقہ علم نئے علم کو ایک اساس فراہم کرتا ہے اور نئے علم کے تعمیر سے پہلے بنیاد یا اساس کا علم ایک ضروری امر ہے۔ کئی بار آپ بھی اس تجربہ سے گزرے ہوں گے کہ آپ یہ مان کر چلتے ہیں کہ یہ علم طلبہ کو ہوگا اور اسی کو بنیاد مان کر آگے بڑھنا شروع کر دیتے ہیں مگر بعد میں پتہ چلتا ہے کہ یہ تو متعلم جانتے ہی نہیں ہی۔ بغیر بنیاد جانے تعمیر کی جا رہی ہے۔ اسی اور غیر رسمی تعلیم کی اپنی اپنی افادیت اور تحدیدات ہیں معلم کو یہ بھی ذہن میں رکھنا ہے کہ طلبہ کس طریقہ سے تعلیم حاصل کر کے آرہے ہیں مواد مضمون کا نظم اور تدریسی طریقہ کار کا کافی حد تک اکتسابی اہداف پر منحصر کرتا ہے اس لئے اس کا علم مدرس کو ہونا ضروری ہے۔

1.2.3 سماجی اور جذباتی خصوصیات۔

انسان سے سماج ہے اور سماج سے انسان دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ انسان جس طرح کے سماج میں رہتا ہے اس کے کردار پر اس سماج کی نمایاں چھاپ رہتی ہے۔ اس لئے متعلم کے طرز عمل و کردار کو سمجھنے کیلئے اسکے سماج و ثقافت کو جاننا ضروری ہے۔ معلم کو اس بات سے آگاہی ہونا چاہئے کہ متعلم کس سماج سے آیا ہے سماج میں اس کی انفرادی حیثیت کیا ہے۔ وہ اپنی افادیت سماج میں کتنی محسوس کرتا ہے اپنی نظروں میں انکی خود کی وقعت کیا ہے۔ یہ تمام امور انکی ذاتیات کو متعین کرتے ہیں اور اسی لئے مدرس کو اس کا علم ہونا ضروری ہے یہی تمام چیزیں ہیں کہیں نہ کہیں متعلم کی جذبات اور جذباتی خصوصیات کو بھی متعین کرتی ہیں۔

1.2.4 وقوفی خصوصیات:

متعلم کی وقوفی کی صلاحیتیں ہی انکے پورے اکتساب کو طے کرتی ہیں۔ معلم کو یہ پتا ہونا چاہئے کہ متعلم کی توجہ کی سطح، حافظہ، وقوفی کی مہارتیں کیا ہیں کیوں کہ انہیں صلاحیتوں کے مطابق ہی متعلم ادراک کرتا ہے، یاد رکھتا ہے، سوچتا ہے، مسائل کا حل ڈھونڈتا ہے، اطلاعات کو منظم کر کے پیش کرتا ہے۔ انہیں صلاحیتوں اور اہلیتوں سے اکتساب کا پورا عمل منظم و مرتب کرتا ہے اکتساب میں (Input)، عمل اور (Output) انہیں خصوصیات سے متاثر و متعین ہوتی ہے معلم کو کتنا، کب اور کیسے پڑھانا ہے اس کیلئے متعلم کی وقوفی کی خصوصیات

سے آگاہ ضروری ہے۔

1.2.5 اکتسابی طریقہ کار:

ہر معلم کا اپنا اکتساب کا طریقہ کار ہوتا ہے کوئی بصری ہوتا ہے تو کوئی سمعی۔ معلم کیلئے پورے درجہ کی تدریس کے ساتھ ہر انفرادی معلم کی تدریس بھی اہم ہوتی ہے۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ معلم کو چند طلباء پر انفرادی توجہ دینی ہوتی ہے۔ کچھ معلم جب تک مواد مضمون کا تجزیہ نہ کر لیں وہ اکتساب نہیں کر پاتے ہیں۔ انکو صرف اطلاعات کی فراہمی ہی کافی ہے۔ انکے لئے معلم کو پہلے خود کے اندر ایک تجزیاتی سوچ پیدا کرنی ہوتی ہے اور پھر طلبہ کو مواد مضمون کا تجزیہ کرنے سکھایا جاتا ہے۔ اس طرح معلم کے اکتسابی طریقہ کار میں انفرادی، گروہی، انکاسی، خود مختار (Autonomous) وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ اگر معلم مواد مضمون کو اور تدریسی طریقہ کار معلم کے اکتسابی طریقہ کار کے لحاظ سے منظم کرے گا تو بہتر نتائج سے رو برو ہوگا۔

1.2.6 انفرادی تفاوت:

معلم کی ایک اہم خصوصیات انکے درمیان پائے جانے والا انفرادی تفاوت ہے۔ معلمین نہ صرف ظاہری طور پر ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں بلکہ خصوصیات و اوصاف میں بھی ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوتے ہیں۔ ہر بچے کی زبان کی سطح، رویہ، دلچسپی، رجحان اکتساب کے طریقہ کار، حافظہ، مرکزیت کی سطح میں ایک دوسرے سے الگ ہوتی ہے۔ اس لئے معلم کو طلباء کے درمیان پائے جانے والا انفرادی تفاوت کا علم ہونا ضروری ہے۔

1.2.7 متحرک:

معلمین میں متحرک ہونے کے طریقہ کار اور انداز میں بھی کافی فرق پایا جاتا ہے۔ یہ بھی ایک ایسی خصوصیت ہے جس کا علم معلم کو ہونا چاہئے کچھ طلباء اندرونی طور پر ترغیب سے آگے بڑھتے ہیں اس جب کہ کچھ کو بیرونی ترغیب کی ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی کچھ معلم ہدایتی ہوتے ہیں۔ انکو کسی کی ترغیب کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اور کچھ کو برابر متحرک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس لئے اس خصوصیت کا علم بھی معلم کا ہونا ضروری ہے۔

1.3 معلمین کی ضروریات:

حالانکہ معلم پورے درجہ کو پڑھاتا ہے مگر وہ دراصل ہر انفرادی طالب علم کو پڑھاتا ہے۔ اور تدریس سے پہلے یہ متعین کرتا ہے کہ کون سی ایسی اکتسابی تجربات دیئے جائیں جو طلبہ کی ضروریات کے عین مطابق ہوں اس سے پہلے طلباء کی ضروریات کو جاننا اہم ہے۔ یعنی معلم کو جاننا، اسکے کمزور اور مضبوط علاقوں کو جاننا تدریس میں ایک معاون کار کا کام انجام دینا ہے۔

معلم کی ضروریات درج ذیل ہیں۔

1.3.1 تعلیمی ضروریات:

معلم کی تعلیمی ضروریات کی فہم معلم کے لئے ایک اہم عنصر ہے۔ معلم کے تعلیم کے مضبوط اور کمزور علاقے، تعلیمی دشواریاں، دشواریوں کی نوعیت تعلیم کے ذریعہ اسکی زندگی پر پڑنے والے دور رس اثرات وغیرہ کی فہم مدرس کو ضرور ہونی چاہئے۔

1.3.2 مواصلاتی ضروریات:

ہماری زندگی کی چھوٹی سی لیکر بڑی ضروریات کو پورا کرنے کا دار و مدار مواصلات پر ہے۔ سماج میں بقا کیلئے معلم کو مواصلاتی فہم کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ اس میں قوت گویائی، تحریر، قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے جملوں کو مرتب کرنا، بات چیت کرنا سکھانا وغیرہ کرنا آنا ضروری ہے۔

ان مواصلاتی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ہی معلم تمام تدریس اور خاص طور سے زبان کی تدریس کو منظم کیا جاتا ہے۔

1.3.3 سماجی ضروریات۔ اسکول میں معلم صرف تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے نہیں آتا ہے بلکہ اسکی ایک اہم ضرورت معاشرتی تربیت بھی ہوتی ہے۔

اس معاشرتی تربیت کیلئے معلم نصابی، ہم نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کو انعقاد کرتا ہے تاکہ اس ضرورت کو مناسب انداز میں

پورا کیا جاسکے۔ معاشرتی تربیت کے ذریعہ معلم سماج سے ہم آہنگ ہوگا اور اہم آہنگ شخصیت کے طور پر سماج میں اپنی جگہ بنا پائے گا۔

1.3.3 نفسیاتی ضروریات:

گلسر (۱۹۹۰) کے مطابق تدریس بہت اچھے تعلیمی حالات میں بھی کافی مشکل ہوتی ہے اور اگر معلم یا متعلم کی ضروریات کو ملحوظ خاطر نہ رکھا جائے تو تدریس تقریباً ناممکن ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی تدریس کا ایسا طریقہ کار ہے جو کہ معلم اور متعلم کی ضروریات کو نظر انداز کرتا ہے تو وہ یقیناً ناکام عمل ہے۔ متعلم کا اکتساب بہت بہتر ہوتا ہے جب انکی ذاتی ادب نفسیاتی ضروریات کو پورا کیا جائے خاص طور سے جب وہ محفوظ محسوس کریں جب ان سے محبت کی جائے وہ مطمئن، با اختیار، آزاد، خود آگہی محسوس کریں۔ اس کیلئے معلم کو انسانی نشوونما کے نظریات جاننا ضروری ہے۔ متعلم کی ثقافتی آگہی اہم ہے اور معلم کو اپنے ذاتی عصبيت کو ختم کر متعلم کے زاویہ نظر سے سوچنا ہوگا۔

حفاظتی ضروریات:

متعلم کا اکتساب صرف مدرس اور کتب کے معیار پر ہی نہیں بلکہ اسکول میں فراہم کئے جانے والے تحفظ پر بھی کافی منحصر کرتا ہے۔ اسکول میں موجود ساتھیوں، مدرس اور بقیہ لوگوں کے ساتھ متعلم کے رشتوں کی نوعیت کیا ہے۔ وہ بھی اکتساب کو متعین کرنے والے عوامل میں سے ایک ہے اس لئے متعلم کی حفاظتی ضروریات کو سمجھنا اور پورا کرنا تدریس کیلئے بہت اہم ہے۔

1.4 انداز اکتساب (Learning style)

انداز اکتساب اصطلاح یہ واضح کرتا ہے کہ ہر متعلم کے اکتساب کا انداز مختلف ہوتا ہے۔ دراصل انداز اکتساب سے مراد ایسے ترجیحی انداز سے ہے جس کے ذریعہ متعلم باسانی تفہیم و اکتساب کر لیتا ہے مثال کے طور پر کسی ماڈل یا چارٹ کو بنانا سیکھنا ہے تو کچھ طلباء ہدایات سے سیکھ لیں گے کچھ جب تک بذات خود نہ کر کے دیکھیں نہیں کر پائیں گے انداز اکتساب کو مختلف ماہرین نے مختلف انداز میں متعارف کروایا ہے۔ آگے کے صفحات میں ہم انھیں کا مطالعہ کریں گے۔

Visual-V

Auditory-A

Reading / writing-R

Kinesthetic-K

معلم کو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اس کا متعلم کس طرح کا ہے۔

☆ بصری انداز اکتساب والے متعلم اکتساب میں نئی اطلاعات کی تفہیم کرنے میں تصاویر، خاکہ، نقشہ اور ترتیبی تنظیم کو ترجیح دیتے ہیں۔

☆ سمعی اکتساب والے متعلم مواد کو سن کر زیادہ بہتر انداز میں فہم کر پاتے ہیں یہ طلباء گروہی مباحثہ اور لیکچر طریقہ کار کو ترجیح دیتے ہیں۔

☆ پڑھنا اور لکھنا انداز اکتساب والے متعلم پڑھ کر اور لکھ کر بہتر طریقہ سے تفہیم کر پاتے ہیں۔ یہ درجہ میں نوٹس لینے کو ترجیح دیتے ہیں اور مجرد

تصور کو الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں۔

☆ عضلاتی انداز اکتساب والے متعلم علم واطلاق کو تفہیم لمس کے ذریعہ زیادہ بہتر طریقہ سے کرتے ہیں یعنی جب تک وہ خود کر کے نہ دیکھیں یا چھون نہ لیں وہ صحیح طریقہ سے اکتساب نہیں کر پاتے۔ اس کے علاوہ برکے بارے (Barke) نے تین طریقہ کے بتائے جس میں صرف سمعی، بصری وعضلاتی تھا۔ ڈیوڈ لولب نے چار طریقہ کے انداز اکتساب بتائے جو کہ

Accomodator

Converger

Diverger

Assimilator

ثانوی اسکولوں کے پرنسپل کی تنظیم نے انداز اکتساب کو تین زمروں میں تقسیم کیا ہے۔

☆ وقوفی انداز اکتساب۔ ترجیحاتی انداز ادراک، تنظیم اور احفاظ ہوتا ہے۔

☆ تاثراتی انداز اکتساب۔ اس میں متعلم کا اکتساب کیلئے اپنا ذاتی ترغیبی انداز ہوتا ہے۔

☆ عضلاتی انداز اکتساب۔ اس انداز اکتساب میں جسمانی حالات جنس پر مبنی فرق، صحت وغیرہ اکتساب کو متاثر کرتی ہے اور اکتساب میں

اعضاء کو کردار زیادہ ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا انداز کے علاوہ بھی مختلف ماہرین نے مختلف طریقہ سے درجہ بندی کی ہے تقریباً 17 طریقہ کے ماڈل موجود ہیں جس کا ذکر کرنا یہاں ممکن ہے۔

1.5 تدریسی انداز۔ (Teaching style)

ایک مشہور مقولہ ہے کہ جتنی طرح کے مدرس اتنی ہی طرح کے تدریسی انداز۔ درجہ میں مدرس مختلف النوع طریقوں کا استعمال کر کے تدریس کرتا ہے اور ہر مدرس کا اپنا ایک انداز ہوتا ہے۔ انھیں تدریسی انداز کے لحاظ سے تدریس کو مندرجہ ذیل میں منقسم کیا گیا ہے۔

1 معلم مغلوب یا لیکچر یا بیانیہ انداز۔ اس تدریسی انداز میں معلم مرکزیت رہتی ہے۔ تعامل صرف یک رخنی ہوتا ہے۔ معلم بولتا ہے

اور متعلم سنتے ہیں اگر کوئی نکتہ واضح ہو پاتا ہے تو اس کی بوقت ضرورت وضاحت بھی کروا کیتے ہیں، متعلم سے یہ امید کی جاتی ہے کہ فراہم

کردہ اطلاعات کا انجذاب کر کے اور ضروری نکات کو نوٹ کرے۔ اعلیٰ درجات کی تدریس میں یہ انداز جو کافی مروج ہے کیوں کہ اس

میں ایک بڑے گروہ کو ایک ہی وقت میں تدریس کر دی جاتی ہے۔ متعلم ضرورت کے مطابق سوالات کر لیتا ہے۔ بچوں کی تدریس کیلئے یہ

انداز مناسب نہیں ہے کیوں کہ اس میں تعامل کی کم سے کم گنجائش رہتی ہے اور بچوں کی توجہ کی مرکزیت کا وقفہ کم ہوتا ہے اس لئے وہ زیادہ

دیریں نہیں پاتے ہیں۔

2۔ مظاہراتی یا اتالیقی انداز۔

اس تدریسی انداز میں معلم کا غلبہ بنا رہتا ہے۔ اس میں معلم ہی یہ طے کرتا ہے کہ طلبہ کو کیا جاننا چاہئے اور پھر اس کا مظاہرہ کر کے دکھاتا ہے۔ اس میں زبانی تدریس یا لیکچر پر معلم بھرپور انحصار نہیں کرتا ہے۔ بلکہ دوسری تدریسی لوازمات جیسے ملٹی میڈیا، تدرسی سرگرمیوں کا مظاہرہ وغیرہ کرتا ہے، یہ طریقہ کار موسیقی اور فنون لطیفہ کیلئے بہت مناسب ہے۔ اس تدریسی انداز کا استعمال طلباء کی انفرادی ضروریات کو پورا نہیں کرتا ہے۔

3- سہولت کار یا سرگرمی پر مبنی انداز

☆ اس تدریسی انداز میں خود اکتساب کو بڑھا دیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ طلباء میں تنقیدی سوچ کا نشوونما ہوتا ہے اس میں معلم تدریس میں صرف ایک سہولت کار یا معاون کار کا کردار نبھاتا ہے یہ پوری طرح تدریس میں تعمیریت طرز رسائی پر مبنی ہوتا ہے۔ اس میں طلباء کو آزادی دی جاتی ہے کہ وہ نئی معلومات کو تعمیر کریں جہاں ضرورت ہوتی ہے معلم ایک سہولت کار کا کردار نبھاتا ہے۔ اس تدریس میں معلم کو سوالات پوچھنے کی مہارت میں تربیت فراہم کی جاتی ہے اور بذات خود کیسے جواب تلاش کرتے ہیں اسکی بھی تربیت دی جاتی ہے۔ سائنس اور اس سے متعلقہ مضامین کی تدریس کیلئے ایک معیاری طریقہ ہے۔ بقیہ مضامین میں بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں معلم کا کام بہت اہم ہوتا ہے کیوں کہ طلباء کے ساتھ تعامل کر کے انکو نئے علم کے حصول کے ترغیب دلانی ہوتی ہے۔

4 - نمائندہ یا گروہی انداز (Delegator or Group Style)

یہ تدریسی انداز معلم میں خود مختاری اور بزات خود اکتساب کرنے کی اہلیت پیدا کرتا ہے۔ معلم آزادانہ طور پر اپنے ساتھیوں کے گروہ کے ساتھ مختلف پروجیکٹس کام کرتے ہیں۔ معلم صرف طلباء کی درخواست پر ایک معاون کار کے طور پر موجود رہتا ہے۔ طلباء اس طرح کے تدریسی انداز میں بزات خود آغاز کرتے ہیں بزات خود ہدایات لیتے ہیں اور اکتسابی تجربات حاصل کرتے ہیں۔

5- مخلوطی انداز (Blended Style)

مخلوط تدریسی انداز میں انضمامی طریقہ تدریسی حکمت عملی کا استعمال کرتے ہوئے تدریسی مقاصد کا حصول کیا جاتا ہے۔ کچھ مواد مضمون ایسے ہوتے ہیں کہ جس میں کوئی تدریسی انداز ناکافی ہوتا ہے تو ایک ہی وقت میں تدریس میں ایک سے زیادہ انداز یا طریقہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ اس کو اس طرح کہا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا کہ معلم کا کوئی اپنا واحد انداز نہیں ہوتا ہے بلکہ طلباء و معلم کے ضرورت اور مواد کے مانگ کے مطابق وہ تدریسی انداز اپناتا ہے۔ کیوں کہ اس کا اہم مقصد طلباء کے ذریعہ تعلیمی مقاصد کا حصول ہوتا ہے۔

1.6 اکتسابی انداز اور تدریسی انداز میں ہم آہنگی (Matching the Teaching Style with Learning Style)

یہاں پر بطور معلم آپ کو ایک بات ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ معلم کا تدریسی انداز طلباء کے اکتسابی انداز سے ہم آہنگ ہونا ضروری ہے۔ یعنی معلم جو بھی تدریسی انداز اختیار کرے وہ معلم یا طلباء کے مطابق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ طلباء کا اکتسابی انداز ایسا نہ ہو کہ طلباء کا اکتسابی انداز عقلاتی ہو اور معلم لکچر کے انداز میں تدریس کرے۔ بصری انداز میں اکتساب کرنے والے طلباء کے لئے معلم کو تدریس میں اپنی

بات کو واضح کرنے کے خاکہ اور ترمیم کا استعمال کر سکتا ہے ایسے طلباء کتاب کے ساتھ ساتھ تصوراتی خاکہ بناتے ہیں۔ اس لئے معلم اگر پہلے سے ہی تصوراتی خاکہ کا سہارا لیکر تدریس کرے تو بہتر ہوگا۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تمام طلباء کو اپنے اکتسابی انداز کا علم نہیں ہوتا ہے۔ اس میں ایک اہم قدم یہ ہے کہ معلم کو پہلے اکتسابی انداز کی نشان دہی کرنی ہوگی یہ نشانہ ہی کا عمل بھی آسان نہیں ہے۔ اس میں معلم کو اپنی سرگرمیوں کا انعقاد کرنا ہوگا جس کے ذریعہ طلباء کے اکتسابی انداز عیاں ہو جائے۔ مثال کے طور پر عضلاتی اکتسابی انداز کے طلباء کسی تجربہ یا Handson activity میں بہت دلچسپی لیتے ہیں معلم ایسی سرگرمی کے دوران یہ مشاہدہ کریگا کہ کون سے وہ طلباء ہیں جو اس طریقہ سے بہتر طریقہ سے سیکھے۔ اسی طرح مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کر کے طلباء کی شناخت کر لی جائے گی۔ اس کے بعد انہیں کے مطابق تدریس کو منظم و ڈیزائن کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ مختلف میڈیا کے استعمال کرتے ہوئے ان طلباء کے اکتساب کو موثر کیا جاسکتا ہے۔ اگر تدریسی انداز اور اکتسابی انداز میں ہم آہنگی نہیں ہوگی تو طلباء میں بوریٹ، لاطعلقی، دلچسپی کی کمی واضح طور پر دکھائی دے گی معلم کو طلباء کے اکتسابی انداز کو جاننے کے لئے اسکی حرکات و سکنات، چہرے پر آئے جزبات، وغیرہ کا باریکی سے مشاہدہ کرنا ہوتا ہے۔ اگر ان سب کے جانے بنا معلم تدریس کی کوشش کرتا ہے تو وہ ٹھنڈے لوہے پر چوٹ مارنے کے مصداق ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ معلم کو معلم کے اکتسابی انداز سے ہم آہنگی ہوتی تدریس عملی اختیار کرتا ہے مخلوطی انداز ایک ایسا انداز ہے جس میں تقریباً تمام قسم کے طلباء کو اپنی دلچسپی کا سامان مل جائے گا۔ اس میں معلم تمام طلباء کو ایک ساتھ شامل کر پائے گا۔

1.7 ہدایتی مقاصد کا بیان۔۔

جس طرح سے ہر فعل کا کوئی نہ کوئی آغاز ہوتا ہے اسی طرح تدریسی عمل کا آغاز تدریس کے مقاصد متعین کرنا ہوتا ہے۔ تدریس کے ان مقاصد کو کرداری اصطلاح میں لکھا جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مقاصد ایسے ہوں کہ جن سے طلباء کے کردار میں تبدیلی واضح طور سے نمایا ہو، انہیں خصوصی مقاصد اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ تعلق مضمون کے کسی خاص حصے / مواد سے ہوتا ہے جسے ایک وقفہ Period میں تدریس کرنا ہوتا ہے۔

اہمیت۔ خصوصی مقاصد تدریسی عمل کی روح ہوتے ہیں۔ یہ تدریسی اکتسابی سرگرمیوں اور تدریسی اشیاء کے انتخاب میں معاون ہوتے ہیں۔ کیوں کہ مقاصد کی تکمیل کے لئے صحیح، مناسب اور موزوں تدریسی اکتسابی سرگرمیوں اور تدریسی اشیاء متعین کر کے منتخب کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس طرح سے یہ معلم کی رہنمائی کرتے ہیں کہ تدریسی عمل کس سمت میں گامزن ہوگا۔ اور معلم کو اپنی راہ سے منحرف ہونے سے بچاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی بھی عمل کا تعین قدر مقاصد کی بنیاد پر ہی کیا جاتا ہے اسے مقاصد پر مبنی تعین قدر کہا جاتا ہے انہیں مقاصد کی مدد سے کسی بھی عمل کی موثریت اور کامیابی کا اندازہ ہوتا ہے تعلیم میں یہ اندازہ اس طرح سے معلوم کیا جاتا ہے کہ کتنے فیصد مقاصد حاصل ہوئے ہیں اور کتنے فیصد طلباء نے ان مقاصد کی حصول یابی کی ہے۔ اس طرح سے یہ خصوصی مقاصد تدریسی عمل کی ابتداء سے آخر تک معلم کی مدد کرتے ہیں۔

B.S. Bloom بی ایس بلوم (1956) ایک ماہر حیاتیات (Biologist) تھے جنہوں نے تدریسی اکتسابی عمل کے تعین قدر کے لئے مقاصد کی درجہ بندی کی۔ ان کی یہ درجہ بندی انسان کی عملی زندگی کے تین بنیادی پہلوؤں پر مبنی ہے۔ یہ تین بنیادی پہلو ہیں (1- سوچنا Thinking (2- محسوس کرنا Feeling اور (3- عمل کرنا Doing۔ ان کا تعلق انسان جسم کے تین ایچ (3H) سے ہے۔ سوچنے یا غور کرنے کا تعلق انسان کے دماغ (Head) سے، محسوس کرنے اور جزبات کا تعلق دل (Heart) سے اور عمل کرنے کا تعلق (خاص طور سے) ہاتھ (Head) سے ہوتا ہے۔ بلوم کا ماننا تھا کہ تعین قدر میں یہ تینوں چیزیں شامل ہونا چاہیے۔ ان تینوں پہلوؤں کو اسے تکنیکی اصطلاح میں وقوفی Cognitive، تاثراتی Affective اور نفسی رحرکی Psychomotor پہلو کہا۔ جنہیں مزید سطحوں میں بڑھتی ہوئی دشواری کے درجات میں تقسیم کیا گیا جو درج ذیل ہیں۔

وقوفی Cognitive	تاثراتی Efective	نفسی رحرکی Psychomotor
1- معلومات Knowledge	1- وصول کرنا Recieving	1- اضطراب Impulsion
2- تفہیم Understanding	2- رد عمل کرنا Responding	2- نقل کرنا Imitaion
3- اطلاق Application	3- قدر کرنا Valuing	3- سبکدستی Manipulatio
4- تجزیہ Analysis	4- تصور قائم کرنا Conceptualization	4- ارتباط Coordonation
5- تالیف / ترکیب Synthesis	5- منظم کرنا Organizing	5- قابو Control
6- تعین قدر Evaluation	6- اخلاق سازی Characterization	6- عادت کی تشکیل Habit

Formation

درجہ بالا ہر ایک پہلو کی ذیلی سطح کے لئے اپنے سے قبل کی سطح کی اہلیت لازمی ہوتی ہے مثلاً وقوفی پہلو میں معلومات سب سے ابتدائی درجہ ہے اس کے بعد تفہیم ہے جس کے لئے معلومات کا ہونا لازمی ہے اسی طرح سے اطلاق کے لئے تفہیم کا ہونا لازمی ہے۔ یہ سلسلہ آخری درجہ تعین قدر تک چلتا رہتا ہے جو کہ اعلیٰ ترین ہے ایک معلم کا فرض ہوتا ہے کہ وہ کمرہ جماعت کے تمام طلباء کو اعلیٰ ترین درجہ تک لے جائے۔ چونکہ تعلیم کا مقصد طلباء کی ہمہ جہت نشوونما کرنا ہوتا ہے اس لئے خصوصی مقاصد تینوں پہلوؤں پر مبنی اور متوازن ہونے چاہئے۔ ہر پہلو کی ذیلی سطح کے لئے کچھ خاص افعال Action Verb متعین کئے گئے ہیں۔ جن کا استعمال خصوصی مقاصد کی تشکیل میں کرنا چاہئے۔ پہلو اور انکی سطحوں سے متعلق کچھ خاص عملی افعال درج ذیل ہیں۔

پہلو	ذیلی سطح	عملی افعال
وقوفی	معلومات	تعریف بیان کرنا، دہرانا، خط کشیدہ کرنا، شناخت کرنا، فہرست سازی کرنا، موسوم کرنا، ترتیب دینا، وغیرہ وغیرہ۔

وضاحت کرنا، مثال دینا، منتخب کرنا، درجہ بندی کرنا، ترجمہ کرنا، تشریح کرنا، تبدیل کرنا موازنہ کرنا، ضابطہ بنانا، نقشہ میں ظاہر کرنا وغیرہ وغیرہ۔	-- تفہیم
اطلاق کرنا، پیش گوئی کرنا، مظاہرہ کرنا، استعمال کرنا، مشق کرنا، تشکیل کرنا، حساب کرنا، کوئی مشین Operate کرنا یا چلانا، perform کرنا۔	-- اطلاق
تجربہ کرنا، جز میں تقسیم کرنا، ایجاد کرنا، فرق بتانا، نتیجہ اخذ کرنا، دلیل دینا۔	-- تجربات
تعمیر کرنا، تعمیر کرنا۔	-- تالیف
جانچ کرنا، فیصلہ کرنا، طے کرنا، تنقید کرنا، تصدیق کرنا، انداز قدر کرنا، حمایت کرنا۔	-- تعین قدر
قبول کرنا، تعریف کرنا، مدد کرنا، تردید کرنا، شامل ہونا، ذائقہ لینا، گریز کرنا، حمایت کرنا، محضوز کرنا۔	-- تاثراتی یا رویہ
پکڑنا، تھامنا، مشین چلانا، درست کرنا، پیمائش کرنا، باندھنا، موڑنا، گھمانا، پرزے جوڑنا، مشین بنانا۔	-- نفسی حرکی یا مہارتیں
<p>ایسی افعال جن کی پیمائش مشکل ہو اور جن سے طلباء کے کردار کی تبدیلی واضح نہ ہو انہیں مبہم افعال کہا جاتا ہے۔ ان کے استعمال سے گریز کرنا چاہیے ایسی مبہم افعال سے طلباء کی لیاقت، کارکردگی کی پیمائش نہیں ہو پاتی ہے۔ کچھ اور جن سے طلباء کے کردار کی تبدیلی واضح نہ ہو انہیں مبہم افعال کہا جاتا ہے۔ ایسی مبہم افعال سے طلباء کی لیاقت، کارکردگی کی پیمائش نہیں ہو پاتی ہے کچھ اور جن سے طلباء کے کردار کی تبدیلی واضح نہ ہو انہیں مبہم الفاظ کہا جاتا ہے ایسی مبہم الفاظ درج ذیل ہیں: سمجھنا، جاننا، آشنا/ روشناس، متعارف ہونا، مطالعہ کرنا، سیکھنا، بیدار ہونا، محسوس کرنا، جائزہ لینا، لطف لینا وغیرہ وغیرہ۔</p>	
<p>خصوصی مقاصد کو کرداری اصطلاح میں لکھنے کے اصول/ اجزاء</p>	
<p>1- خصوصی مقاصد سے طلباء کے کردار کا اظہار ہونا چاہیے۔ اکثر خصوصی مقاصد میں ہم یہ لکھتے ہیں کہ معلم کیا کریں گے بلکہ یہ ہونا چاہیے کہ طلباء کیا کر پائیں گے۔ جیسے تعریف بیان کر سکیں گے نہ کہ معلم تعریف بتائے گا۔</p>	
<p>2- خصوصی مقاصد میں عملی افعال استعمال کرنا چاہیے۔ جیسے سبق کی تدریس کے بعد طلباء شعر کی تشریح کر سکیں گے۔</p>	
<p>3- خصوصی مقاصد قابل پیمائش ہونا چاہیے۔ جیسے سبق کی تدریس کے بعد طلباء پانی کے پانچ استعمال لکھ سکے گے۔</p>	
<p>4- خصوصی مقاصد حقیقی ہونا چاہیے۔ یعنی جو دستیاب وسائل کے ذریعے حاصل ہو سکیں۔ جیسے سبق کی تدریس کے بعد طلباء چاند پر جا سکے گے۔ یہ مقصد حقیقی نہیں ہے۔</p>	
<p>5- خصوصی مقاصد ایک دوسرے میں شامل نہ ہوں بلکہ علیحدہ علیحدہ ہونا چاہیے۔ جیسے سبق کی تدریس کے بعد طلباء فوٹو سنٹھیسس کی ضرورت اور اہمیت بیان کر سکے گے۔</p>	

6- خصوصی مقاصد کردار کے مختلف پہلوؤں اور انکی مختلف ذیلی سطحوں پر مشتمل ہونا چاہیے۔ یعنی کسی ایک ہی پہلو یا کسی ایک ہی سطح کی عملی افعال کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

7- خصوصی مقاصد مستقبل کے جملے میں لکھنا چاہیے۔

8- خصوصی مقاصد میں دو امور (عملی افعال) کو منضم نہیں کرنا چاہیے۔ جیسے سبق کی تدریس کے بعد طلباء فوٹو سنٹھیس کے اجزاء کی فہرست بنا سکے نئے اور اسکی مساوات کی تشکیل کر سکے نئے۔

9- خصوصی مقاصد کا معیار طلباء کے اوسط درجے کے مطابق ہونا چاہیے مقاصد نہ بہت زیادہ پست درجے کے ہوں اور نہ ہی بہت زیادہ اعلیٰ درجے کے ہوں۔

10- خصوصی مقاصد مواد سے متعلق ہونا چاہیے۔

11- خصوصی مقاصد واضح ہونا چاہیے۔ یعنی مبہم امور (افعال) کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

12- خصوصی مقاصد مواد اور نتیجہ (آزمائش) کے لحاظ سے کافی ہونا چاہیے، نہ کم اور نہ ہی زیادہ۔

1.8 تدریس کی مہارتیں (Skills of Teaching)

ایک معلم اس وقت تک اچھا اور کامیاب معلم نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تدریسی مہارتوں کا حامل نہ ہو۔ ایک بہترین مواد مضمون بھی بے فائدہ ہو جاگا اگر استاد کو پڑھانے کا ڈھنگ نہ ہو یا اس کام میں اسے مہارت حاصل نہ ہو کیونکہ ایک ماہر استاد ہی بہتر سمجھ سکتا ہے کہ کس مواد مضمون کے لئے کون سا طریقہ موزوں اور مفید ہوگا، مقاصد کے حصول کے لئے کس طرح کی سرگرمیاں انجام دی جائیں، کس وقت کون سا فیصلہ لینا ہے جس سے اس کے مقاصد کے حصول میں آسانیاں پیدا ہوں غرض تدریس ایک فن ہے اور جب تک انسان کسی فن کی مہارتوں کو نہیں سیکھ جاتا تب تک اسے ماہر فن نہیں کہا جائے گا۔

غرض کہ معلم یا مدرس کو ماہرین تدریس بننے کے لئے تدریس کی مہارتوں پر عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔ ماہرین نے تدریس کی چند مہارتیں بتائیں ہیں جو درج ذیل ہیں:-

1- ترسیل کی مہارت (Communication Skill)

ایک بہتر اور کامیاب معلم وہ ہے جو نہ صرف یہ کہ زبانی ترسیل کرے یعنی کہ صرف خطاب کرے یا صرف تحریری صلاحیت کا حامل ہو۔ بلکہ تحریر و تقریر میں بہتری کے ساتھ ساتھ اس کے حرکات و سکنات میں بھی موقع و محل کے مطابق مناسب و موزوں تبدیلی وغیرہ ہونی چاہیے۔ حرکات و سکنات کا ترسیل میں نہایت اہم کردار ہوتا ہے جس سے معلم کو اپنی تدریس کو موثر بنانے میں مدد ملتی ہے۔

2- تنظیمی مہارت (Organization Skill)

معلم میں مواد مضمون کو بہتر طریقے سے منظم کرنے کی مہارت ہونا ضروری ہے یعنی کس طرح تمہید باندھنی ہے، سوالات کس طریقے سے ہونگے، وضاحت و تشریح کا کیا انداز ہوگا، بلند خوانی کیسی ہوگی، تختہ سیاہ کب استعمال کریں گے وغیرہ۔ امور کا دھیان مواد مضمون کی تنظیم

میں رکھنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ تدریسی طریقہ کار کی تنظیم یعنی صرف مواد مضمون ہی نہیں بلکہ تدریسی طریقہ کار کا بھی منظم ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ حصول مقاصد میں طریقہ کار کا اہم رول ہوتا ہے کس مواد مضمون کے لئے کون سا طریقہ کار موزوں ہے یہ جاننا ضروری ہے۔

درجہ ۱۱ اسکول کی تنظیم کے تحت معلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ کمرہ جماعت کی بہتر تنظیم کرے کس مقام پر کھڑے ہو کر اسے تدریس کرنی ہے، تختہ سیاہ کس مقام پر ہونا چاہیے، طلبہ میں نظم و ضبط کے قیام کی کیا صورتیں ہونگی یہ تمام باتیں معلم کو معلوم ہونا نہایت ضروری ہے۔ وقت کی تنظیم کے لئے یہ امر نہایت اہم ہے کہ معلم وقت کا پابند ہو تدریس کے لئے متعینہ وقت پر آیا وہ تدریس مکمل کر پارہا ہے یا نہیں اگر نہیں کر پارہا ہے تو اس مسئلہ پر غور کرے اور وقت کی تنظیم کو یقینی بنائے۔ ساتھ ہی دوران تدریس کس وقت کون سی سرگرمی انجام دینی ہے ان باتوں کا بھی خیال ضروری ہے۔

بذات خود معلم کی تنظیم معلم وہی بہتر ہے جو اپنی تنظیم بھی کرتا رہے۔ اپنی تنظیم سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنی تدریس کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے بہتر اقدامات اٹھائے، وقت کی پابندی کرے، مواد مضمون کو بہتر طریقے سے منظم کر کے تدریس کرے اور تدریسی مقاصد کا حصول ہوایا نہیں۔ اگر ہوا تو کہاں تک، اور اگر نہیں تو اس کا سبب کیا ہے۔ ان تمام امور پر غور و خوض کر کے خود کی مزید بہتر تنظیم کرے۔

3- تکنیکی مہارت (Technical Skill)

معلم کے لئے ضروری ہے کہ وہ مواد مضمون اور طلبہ کے معیار کے مطابق تدریسی طریقہ کار اپنائے تاکہ اسے حصول مقاصد میں آسانی ہو۔ اس کے علاوہ جدید تدریسی طریقوں مثلاً ٹکنالوجی کے استعمال کے ذریعے انجام دی جانے والی تکنیکوں کو بھی سیکھے اور عملاً اسے اپنائے۔ عہد حاضر میں Blended Learning, Virtual Classroom, Projector,

کمپیوٹر کے ذریعے تدریس وغیرہ معلم کو سیکھنا چاہیے اور تدریس میں استعمال کرنا چاہیے۔

1.9 تدریس کے اصول (Maxims of Teaching)

پڑھانے کا پہلا اصول طلباء کو زیادہ سے زیادہ تدریس میں شامل کرنا ہے۔ معلم درجہ کو اس طرح سے منظم کرتا ہے کہ طلباء توجہ اور دلچسپی سے اکتساب کریں۔ اس کے لیے وہ مختلف اصول اپناتا ہے تدریس کے مندرجہ ذیل اصول ہیں۔

1. معلوم سے نامعلوم Known to unknown

سبق پڑھتے وقت سب سے پہلے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ سبق بچوں کی سابقہ معلومات سے مربوط ہو اگر مربوط ہے تو بچے بہت آسانی سے نئی نئی اور نامعلوم باتوں کا علم حاصل کر لیں گے۔ بچے جو کچھ بھی پہلے سے جانتے ہیں اس کی مدد سے نئی باتیں

سیکھنا آسان ہوتا ہے۔

2. آسان سے مشکل Simple to complex

پڑھاتے وقت اس بات کو دھیان میں رکھنا چاہئے کہ مضمون کے آسانی حصے کو سب سے پہلے پھر مشکل حصے کو پڑھایا جائے۔ سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ سبق کو آسان انداز میں پیش کیا جائے۔ آسان چیزیں بچوں کے ذہن میں جلدی بیٹھ جاتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ مشکل باتوں کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ بچوں کی ذہنی نشوونما بتدریج ہوتا ہے۔ اس لئے اس اصول کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ مضمون کے کسی حصے کے آسان یا مشکل ہونے کو فیصلہ استاد بچوں کی عمر، ذہانت، اخذ کرنے کی صلاحیت اور پسندنا پسند کی بنیاد پر کرتا ہے۔

3 مادی سے غیر مادی شے کی طرف concrete to abstract

سب کو پڑھاتے وقت اس بات کو بھی دھیان میں رکھنا چاہئے کہ پہلے سبق مادی چیزوں پر مبنی ہو مواد یا معلومات مادی چیزوں پر مبنی ہونی چاہئے۔ بچے جن چیزوں کو اپنے اطراف دیکھتے ہیں وہ ان سے واقف ہوتے ہیں اور ایسی چیزیں انھیں باسانی ذہن نشین ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جو ان کے مشاہدے اور تجربے میں آتی ہے ان کا اکتساب آسان ہوتا ہے۔ جب وہ ان چیزوں سے گذر جائے تو غیر مادی چیزوں کی طرف رخ کیا جائے۔

4. Particular to General خاص سے عام

سبق کی پیشکش میں اس بات کا دھیان رکھنا ضروری ہے کہ پڑھاتے وقت پہلے سبق کی خاص خاص باتوں کو واضح کیا جائے پھر عمومی تصورات کی طرف مائل کیا جائے۔ خصوصی مقاصد کے اعتبار سے سبق کی بنیادی باتوں کو سمجھا دیا جائے۔ پھر سبق کا عمومی جائزہ لیا جائے۔ آسان تصورات کو سمجھائیں پھر پیچیدہ، مشکل باتوں کی وضاحت کریں۔ اس میں مثالوں کی مدد کارگر ہوتی ہے۔ اس طرح پہلے خاص پھر عام اصول اخذ کیے جائیں۔

5 Whole to Part کل سے جز

سبق کو پہلے کل کی حیثیت سے پیش کرنا چاہئے۔ پھر ان کے اجزاء کی وضاحت کی جائے۔ پہلے سبق کو پورا پڑھایا جائے تاکہ سبق ذہن نشین ہو جائے۔ اور سبق کی تمام باتوں سے واقفیت ہو جائے۔ آج کل زبان کی تدریس میں پہلے مکمل شے کا تصور ذہن نشین کراتے ہیں۔ اور آواز کی ادائیگی سیکھاتے ہیں پھر اجزاء کی وضاحت کرتے ہیں اور حرف کی شناخت کرنا سیکھاتے ہیں اس طرح حرف شناختی آسان ہو جاتی ہے۔ پہلے بچوں کو مکمل جملے سے آشنا کیا جاتا ہے اس کے بعد لفظ اور حرف کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یعنی کل سے جز کی طرف پڑھانا چاہئے۔

6. Observation to Analysis مشاہدے سے استدلال

جب کوئی مشاہدہ کیا جاتا ہے تو اس کے ذریعے غور و فکر اور تجزیہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً کوئی واقعہ کیوں پیش آیا اس کا انجام کیا ہوا۔ اس

طرح مشاہدے میں خاص انداز سے خاص نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔ نتائج اخذ کرنے کو استدلال کہتے ہیں۔ سائنس کی تعلیم میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔ دوران تدریس بچوں کو روزمرہ کے تجربات کا تجزیہ کرایا جائے۔

7) Analysis to Synthesis تجزیہ سے ترکیب

تجزیہ سے مراد کسی کُل کے اجزاء کو الگ الگ کرنا ہے۔ ترکیب کا مطلب تمام اجزاء کو جوڑ کر کُل بنانا ہے۔ ترکیب کے ذریعے ایک مخصوص شکل حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً کسی چیز پر مضمون لکھنا سیکھنا ہے تو اس کے لیے پہلے اس کے مختلف اجزاء پر بات کی جاتی ہے۔ پھر تمام نکات کو باہم مربوط کر کے مضمون لکھا جاتا ہے۔

8 Psychological to Logical نفسیاتی ترتیب سے منطقی ترتیب

اس اصول کے تحت طلباء کی نفسیات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ تدریس کا ایک اہم عنصر فطرت کی تقلید کرنا ہے۔ بچوں کی فطری میلانات اور تقاضوں و خواہشات کو مد نظر رکھنا ہوتا ہے۔ یعنی تدریس میں کوئی بات ایسی نا ہو کہ بچوں کی فطرت کے خلاف کوئی چیز اُن کے ذہن پر مصلحت ہو۔ ایک ضروری چیز یہ ہے کہ منطقی ترتیب پر نفسیاتی ترتیب کو فوقیت دینا چاہیے۔ نفسیاتی طریقہ میں بچے کے سامنے تجربے پیش کیے جاتے ہیں۔ ان کے ذریعے وہ منطقی دلائل تک پہنچ جاتے ہیں۔

9- استقرائی سے استخراجی Induction to Deduction

مثالوں کے ذریعے کسی اصول، قاعدے، فارمولے یا تعریف تک پہنچنے کو استقرائی طریقہ کہتے ہیں۔ استخراجی طریقہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ اس میں بچوں کو پہلے اصول، قاعدے، فارمولے یا تعریف بتادی جاتی ہے۔ پھر ان سے اس کی مثالیں اخذ کراتے ہیں۔ ایک بہترین معلم استقرائی سے اپنی تدریس کا آغاز کرتا ہے اور استخراجی پر اختتام کرتا ہے۔

1.10 فرہنگ

- وقوفی - علم رکھنے والا، باوقوف، علم آگاہی، ادراکی۔
- جذباتی - کیفیت یا جذبے کو ظاہر کرنے والا، جذباتی۔
- نفسی حرکی - ذہنی عمل کی پیدا کی ہوئی حرکت سے متعلق۔
- علم - حقیقت یا اصولوں سے واقفیت، دانش۔
- تفہیم - سمجھ، مفاہمت، فہم، اتفاق رائے۔
- اطلاق - استعمال، مصروفیت۔
- تجزیہ - کسی مرکب شے کو اجزائے ترکیبی میں الگ کر دینا۔
- ترکیب - تالیف اسلوب ترکیب۔
- جانچ - قدریعی، تشخیص مالیت۔

1.11 یاد رکھنے کے نکات

☆ تدریسی مقاصد مخصوص ہونے کے ساتھ ساتھ واضح اور درست ہوتے ہیں۔ ان کی منصوبہ بندی پہلے ہی کی جاتی ہے۔ اور یہ قابل عمل ہوتے ہیں۔

☆ نفسی حرکی دائرہ کا تصور انسان کے مختلف آرگن یا جسم کے حصوں کے باہمی رابطہ پر مبنی ہے۔

☆ جذباتی دائرہ۔ اس کا اہم مقصد ہوتا ہے تدریس کے بعد طلبہ کے احساس اور طرز عمل میں تبدیلی لانا ہے۔

☆ تدریسی مقاصد (Instructional Objectives)

☆ تدریس کے اصول۔ سبق پڑھتے وقت معلم مختلف طریقے کار، اصول اور سوالات کا استعمال کرتا ہے۔ تاکہ منصوبہ سب کو معصر ہو سکے۔

☆ تدریسی مہارتیں۔ تدریس کے دوران معلم جو مختلف عمل انجام دیتا ہے اُسے تدریسی مہارت کہتے ہیں۔

☆ معلوم سے نامعلوم Known to unknown

سبق پڑھتے وقت سب سے پہلے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ سبق بچوں کی سابقہ معلومات سے مربوط ہو۔

☆ آسان سے مشکل Simple to complex

پڑھاتے وقت اس بات کو دھیان میں رکھنا چاہیے کہ مضمون کے آسانی حصے کو سب سے پہلے پھر مشکل حصے کو پڑھایا جائے۔

☆ concrete to abstract (موجود سے غیر موجود)

مادی سے غیر شیب کو پڑھاتے وقت اس بات کو بھی دھیان میں رکھنا چاہیے کہ پہلے سبق مادی چیزوں پر مبنی ہو مواد یا معلومات مادی چیزوں پر مبنی ہونی چاہیے۔

☆ Particular to General خاص سے عام

پڑھاتے وقت پہلے سبق کی خاص خاص باتوں کو واضح کیا جائے پھر عمومی تعصبات کی طرف مائل کیا جائے۔

☆ Whole to Part کُل سے جز

سبق کو پہلے کُل کی حیثیت سے پیش کرنا چاہیے۔ پھر اُن کے اجزاء کی وضاحت کی جائے۔ پہلے سبق کو پورا پڑھایا جائے تاکہ سبق ذہن نشین ہو جائے۔ اور سبق کی تمام باتوں سے واقفیت ہو جائے۔

☆ Observation to Analysis مشاہدے سے استدلال

جب کوئی مشاہدہ کیا جاتا ہے تو اس کے ذریعے غور و فکر اور تجزیہ کیا جاتا ہے۔

☆ Analttical to Practical (Synthesis) تجزیہ سے ترکیب

تجزیہ سے مراد کسی کُل کے اجزاء کو الگ الگ کرنا ہے۔ ترکیب کا مطلب تمام اجزاء کو جوڑ کر کُل بنانا ہے۔

☆ Psychological to Logical نفسیاتی ترتیب سے منتهی ترتیب
اس میں طلباء کی نفسیات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ تدریس کا ایک اہم گُرفطرت کی تقلید کرنا ہے۔

1.12 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Question)

طویل جوابی سوالات

- 1 تدریسی اصول کو تفصیل سے بیان کریں۔
- 2 تدریسی مہارتوں کو تفصیل سے بیان کریں۔
3. متعلمین کی ضرورت اور خصوصیت لکھئے۔
4. انداز آموزش کو بیان کریں؟
5. درس و تدریس کے انداز کو بیان کریں؟
6. انداز تدریس کو انداز آموزش کے ساتھ کیسے ملائیں گے؟
7. بہترین آموزگار کی خصوصیات بیان کریں؟
- 8 آموزگار کی ضروریات کون سی ہے اپنی رائے سے بتائیں؟
- 9 تدریسی مقاصد کو تفصیل سے بیان کریں۔
- 10 نفسیاتی حرکی علاقہ اس تدریسی مقصد کو بیان کیجئے۔
- 11 جذباتی علاقہ یہ تدریسی مقصد طویل بنان کیجئے۔

مختصر جوابی سوالات

- 1 تدریسی اصول کو بیان کیجئے۔
- 2 تدریسی اصول کے کوئی چار نکات مع مثال بیان کیجئے۔
- 3 2 تدریسی مہارتوں کو بیان کیجئے۔
- 4 تدریسی مقاصد کو بیان کیجئے۔
- 5 نفسیاتی حرکی علاقہ اس تدریسی مقصد کے کوئی چار نکات مع مثال بیان کیجئے۔
- 6 جذباتی علاقہ یہ تدریسی مقصد مختصر بنان کیجئے۔
- 7 تدریسی اصول کیا ہے؟
- 8 تدریسی مہارت کیا ہے؟

9 تدریسی اصولوں کے اقسام بتائیے؟

معروضی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے صحیح متبادل جواب دیجئے۔

1 نفسیاتی علاقہ، جذباتی علاقہ اور وقوفی علاقہ یہ کسی کے مقاصد ہیں

(الف) درسی مقاصد

(ب) تدریسی مقاصد

(ج) تعلیمی مقاصد

(د) تجرباتی مقاصد

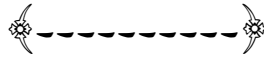
2 نقل کرنا دست کاری کی مہارت فطری جذبہ کس علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں

(الف) نفسیاتی حرکی علاقہ

(ب) جذباتی علاقہ

(ج) وقوفی علاقہ

(د) تجرباتی علاقہ



Suggested Books

سفارش کردہ کتابیں

- (1) جدید تعلیمی نفسیات: پروفیسر محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ
- (2) تعلیمی نفسیات کے پہلو: ڈاکٹر آفاق ندیم خاں وسید معاز حسین، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ
- (3) نفسیاتی اساس تعلیم: مرزا شوکت بیگ، محمد ابراہیم خلیل، سید اصغر حسین، دکن ٹریڈرس بک سیلر حیدرآباد
- (4) تعلیم اور اس کے اصول: محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ
- (5) نایاب تعلیمی نفسیات: شاذیہ رشید جدران پبلی کیشنز لاہور
- (6) تعلیمی نفسیات اور رہنمائی: ملک محمد موسیٰ رشاذیہ رشید، جدران پبلی کیشنز

York, Harper and Row Publishers

- 8) Dandapani, S. (2007). Advanced Educational Psychology, New Delhi,
Anmol Publications Pvt. Ltd
- 9) Ebel, Robert L. (1979), Essentials of Psychological Measurement,
London, Prentice Hall International Inc.
- 10) Kulshrestha, S.P. (1997), Educational Psychology - Raj Printers -
Meerut
- Kuppuswamy, B. (2006), Advanced Educational Psychology, New Delhi.
11)
Publishers Private Ltd. Sterling
- 12) Mangal, S.K (2007), Advanced Educational Psychology Prentice Hill of
India Pvt.
Ltd. New Delhi
- 13) Mathur, S.S. (2007), Educational Psychology, Agra .Vinod Pustak
Mandir.
- 14) Schopler, J. Weisz, J. King R & Morgan, C (1993), Introduction to
Psychology -
Prentice Hill of India Pvt. Ltd., New Delhi

اکائی 2 متعلم میں تنوع

Learner's Diversity

Structure	ساخت	
Introduction	تعارف	2.1
Objectives	مقاصد	2.2
Critical Thinking	تنقیدی سوچ	2.3
The Concept and Nature	تصور اور نوعیت	2.3.1
Importance of Critical Thinking in Education	تعلیم میں تنقیدی سوچ کی اہمیت	2.3.2
Developing Critical Thinking among Learner's- Role of Teachers's	متعلمین میں تنقیدی سوچ کی نشوونما میں اساتذہ کا کردار	2.3.3
Creativity	تخلیقیت	2.4
Concept, Defination and Nature	تصور، تعریف اور نوعیت	2.4.1
Process	عمل	2.4.2
Identification	شناخت	2.4.3
Fostering Creativity in School	اسکول میں تخلیقیت کا فروغ	2.4.4
Intelligence	ذہانت	2.5
The Concept of IQ (Intelligence Quotient)	IQ کا تصور	2.5.1
Types of Intelligence	ذہانت کے اقسام	2.5.2
Theories of Intelligence	ذہانت کے نظریات	2.5.3
Two Factor Theory	دو عوامل نظریہ	2.5.3.1
Mltifactor Theory	کثیرالعوامل نظریہ	2.5.3.2
Guilfords Theory	گل فورڈ کا نظریہ	2.5.3.3

Attitude	2.6	رویہ
Concept	2.5.1	تصور
Nature	2.5.2	نوعیت
Characteristics	2.5.3	خصوصیات
Formation of Attitude	2.5.4	رویہ کی تشکیل
Factors Influencing Attitude	2.5.5	رویہ کو متاثر کرنے والے عوامل

Glossary	2.6	فرہنگ
Points to Remember	2.7	یاد رکھنے کے نکات
Model Examination Questions	2.8	نمونہ امتحانی سوالات
Suggested Books	2.9	سفارش کردہ کتابیں

Introduction

2.1 تعارف

ہم سب جانتے ہیں کہ انسان ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ دو افراد ایک جیسے نہیں ہوتے یعنی انفرادی اختلاف ہوتا ہے۔ فرد میں شکل، صورت کے ساتھ ساتھ عادات، دلچسپی، رویہ، سوچ، ذہانت میں فرق پایا جاتا ہے۔ ہر فرد کے سوچنے کا انداز الگ ہوتا ہے۔ اس کا کسی چیز کو دیکھنے کا نظریہ مختلف ہوتا ہے اور اسی بنیاد پر اس کا تصور بیان کرتا ہے۔ آپ اس بات سے بھی واقفیت رکھتے ہوں گے کہ مختلف معلمین کی ذہانت مختلف ہوتی ہے۔ معلمین کے رویہ میں مختلف ہوتا ہے اور تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ معلمین کا رویہ اسکول کے داخلے کے پہلے کچھ اور ہوتا ہے اور داخلے کے بعد مختلف۔ اس طرح کسی شخص کا لڑکیوں کی تعلیم کے لئے رویہ مختلف ہو سکتا ہے اور وقت کے ساتھ بدل بھی سکتا ہے۔ معلمین کا ذہانت بھی مختلف ہوتا ہے۔

یہ اس کورس کی دوسری اکائی ہے۔ اس اکائی میں ہم تنقیدی سوچ کی تصور اور تعلیم میں اس کی اہمیت پر جائزہ کے ساتھ معلمین میں تنقیدی سوچ کی نشوونما میں اساتذہ کا کردار پر بحث ہوگی۔ اس اکائی میں اس بات پر بھی بحث ہوگی کہ تخلیقیت کیا ہے اور تخلیقیت کی

نوعیت اور عمل کے ساتھ اس کی کیسے نشوونما کی جائے پر بھی بحث ہوگی۔ ذہانت کے بارے میں بات کی جائے گی جس میں اس کے مختلف اقسام اور نظریات کا بھی جائزہ لیا جائے گا اور رویہ کے تصورات، نوعیت اور خصوصیات پر بھی بحث کی جائے گی۔

2.2 مقاصد

Objectives

اس اکائی کے مطالعے کے بعد طلبہ اس قابل ہوں گے کہ:

☆ تنقیدی سوچ کے تصور اور اس کے تعلیم میں اہمیت بیان کر سکیں گے۔

☆ تخلیقیت کا تصور اور نوعیت بیان کر سکیں گے۔

☆ ذہانت کے مفہوم کو واضح کر سکیں گے۔

☆ رویہ کے تصور بیان کر سکیں گے۔

Critical Thinking

2.3 تنقیدی سوچ

انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی کچھ خصوصیات کا مالک ہوتا ہے۔ ان میں جو اہم ہے وہ ہے وقوفی قابلیت۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں انسان کی نشوونما حمل سے لے کر موت تک ہوتی رہتی ہے اور ظاہر ہے کہ وقوفی قابلیت میں بھی نشوونما ہوتی رہتی ہے۔ وقوفی نشوونما میں سوچنے کی قابلیت کا ایک اہم مقام ہے۔ یہ وہی چیز ہے جو ایک انسان کو حیوان سے الگ کرتا ہے جو ایک خوشگوار زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے۔ انسان نے اس قابلیت کے بنیاد پر ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکا ہے۔ انسان جب سوچنا شروع کیا تو لباس و حجاب بھی سوچ کا ہی نتیجہ ہے۔ انسان مختلف قسم کی ایسی چیزیں بنائی جو پہلے موجود نہ تھی۔ جیسے کمپیوٹر، موبائل، ہوائی جہاز، ٹرین، بس وغیرہ۔ سوچ ایک وقوفی سرگرمی سے یعنی انسان دماغی سرگرمی کے بنیاد پر کسی مسئلے کا حل کرتا ہے۔ سوچ کے اقسام بہت سارے ہیں لیکن یہاں پر صرف تنقیدی سوچ پر اپنا مطالعہ مرکوز کریں گے۔

2.3.1 تصور، تعریف اور نوعیت The concept, definition and nature

لفظ تنقید سننے میں ایسا لگتا ہے کہ منفی لفظ ہے کیونکہ جب ہم اس لفظ کا استعمال کرتے ہیں تو مطلب ہوتا ہے غلطی نکالنا۔ اس طرح کی سمجھ ہمارے دماغ میں بیگانے مثال کے طور پر جب ہم کسی دوست کا شکایت کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ ہمارا کام کا تنقید کرتا ہے لیکن تنقید کا مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ مشاہدہ کے بنیاد پر کوئی فیصلہ کرنا تاکہ اس میں ترمیم ہو اور وہ کام بہتر ہو جائے۔ تنقیدی سوچ سے مراد مدلل نتیجہ پر

پہو نچنا ہے۔ یہ ایک سوچنے کا طریقہ جس میں ہم کسی بھی بات یا دلیل کو یس ہی قبول نہیں کرتے ہیں بلکہ حقائق کو سامنے رکھ کر سوالات کرتے ہیں اور منطقی دلیل کی بنیاد ہی ایک نتیجہ پر پہونچتے ہیں۔ یعنی یہ ایک قسم کی ایسی سوچ ہے جو ایک انسان اپنے اعتماد اور رویہ کا الگ رکھ کر مسئلے کے سچائی کو تیار کرتا ہے۔

سوچنا انسان کی فطرت میں شامل ہے۔ لیکن زیادہ تر سوچ تعصب، طرفداری، مسخ شدہ، جانبدار، جزوی، بد نیطی کا شکار ہوتا ہے۔ اس کے باوجود ہماری زندگی کا معیار اس پر منحصر ہوتا ہے کہ ہمارے جو خیالات ہیں وہ کس درجہ کے ہیں اور یہی وہ چیز ہے جس کے وجہ سے ہم کچھ پیدا کر پاتے ہیں اور بناتے ہیں۔ حالانکہ معیاری سوچ اسرافنی ہوتی ہے۔ اس لئے اس طرح کی سوچ کو ترجیح دینی چاہئے۔

سہی معنوں میں اگر تنقیدی سوچ کی تعریف بیان کریں تو اس کو یوں کہہ سکتے ہیں کہ تنقیدی سوچ کسی سوچ کا طنزیہ و قدر پیمائی کرنے کا فن ہے جو اس کی بہتری کے نظریہ سے کام کرتا ہے۔ اس طرح یہ ایک چیلنج خیالاتی عمل کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ایک نئے معلومات اور سمجھ پیدا کرتا ہے۔

تنقیدی سوچ پیدا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کو دھیان میں رکھنا چاہئے:

Clarity	(1) وضاحت یا صراحت
Accuracy	(2) درستی
Precision	(3) باقاعدہ
Relevance	(4) مناسب
Depth	(5) عمق
Breadth	(6) وسعت
Logic	(7) منطق
Significance	(8) اہمیت
Fairness	(9) منصف

(1) وضاحت یا صراحت (Clarity)

تدریس کرتے وقت اس بات کو دھیان میں رکھنا چاہئے کہ اسے وضاحت کے ساتھ پیش کریں۔ تنقیدی سوچ میں تنقید کرنے والا یہ سوال پیدا کر سکتا ہے کہ کیا آپ مزید تفصیل کریں یا پھر یہ کہ آپ کے مطابق اس کا مطلب ہے۔

(2) درستی (Accuracy)

تنقیدی سوچ کا معیار اس بات پر غور کرتا ہے کہ ہم اس کا جائزہ کیسے لے سکتے ہیں۔ اگر یہ سہی ہے تو اسے کیسے پتہ لگا سکتے ہیں اور ہم اس کی جانچ کیسے کر سکتے ہیں۔

(3) باقاعدہ (Precision)

تنقیدی سوچ کے اس معیار میں تنقید کرنے والا اس بات پر غور و فکر کرتا ہے کہ وہ مختصر اور اس کے اور وضاحت پر زور دیتا ہے۔

(4) مناسب (Relevance)

جب کسی مسئلہ کے بارے میں بات ہے تو اسے مسئلے سے تعلق قائم کرنا چاہئے اور ساتھ ساتھ سوال اور مسئلہ کو حل کرنے میں کیسے

مددگار ہے۔

(5) عمق (Depth)

تنقیدی سوچ کے اس معیار میں آپسی عوامل کے بارے میں جانکاری چاہئے کہ وہ کون سے عوامل میں جو اس مسئلہ کو مشکل بنایا ہے یا

سوال کے پیچیدگی کو جانتا ہے۔

(6) وسعت (Breadth) جب ہم اس کے وسعت کی بات کرتے ہیں تو یہاں مسئلہ کو دوسرے نظریے سے بھی دیکھنا چاہتے

ہیں۔

(7) منطق (Logic)

تنقیدی سوچ میں یہ شامل ہے کہ دور امور کے درمیان کوئی مدلل تعلق ہے یا نہیں۔ یا جو کیا جا رہا ہے اس کا کوئی ثبوت ہے۔

(8) اہمیت (Significance)

جو مسئلہ ہے وہ اہم ہے یا یہی وہی چیز ہے جس پر توجہ مرکوز کی جاسکتی ہے اور جو سچائی ہے اس میں زیادہ اہم کون ہے۔

(9) منصف (Fairness)

آخر میں تنقیدی سوچ میں یہ بات شامل ہونی چاہئے کہ ہماری سوچ منصفانہ ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم کھلے دماغ سے سوچیں،

ہو۔

نہ

جانبداری

Importance of Critical Thinking 2.3.2

تنقیدی سوچ کئی معنوں میں مفید ہے۔ جماعت میں جب کوئی طلبہ تنقیدی سوچ رکھتا ہے تو اس کی معلومات میں اضافہ ہوگا اور ساتھ ساتھ

عنوان کو بھی اچھی طرح سمجھا جائے گا۔

یہ صاف طور پر ہم سمجھ لیں کہ تنقیدی سوچ ہمیں بیوقوفی والے سوچ سے بچائے گا۔ ہم سبھی عام زندگی میں بہت سارے فیصلے لیتے

ہیں جیسے کچھ خریدنا ہو، تعلقات قائم رکھنا ہو، ذاتی طرز عمل وغیرہ۔ اور بعد میں ہمیں اسی فیصلہ کا افسوس ہوتا ہے کہ کچھ ہم نے سہی سوچ کے

ساتھ وہ کام نہیں کیا اور اگر کیا ہوتا تو نقصان نہیں ہوتا۔ تنقیدی سوچ ہمیں انہیں غلطیوں سے بچائے گا کی ہم زندگی کی اہمیت کو سمجھ سکیں اور

زندگی میں جو فیصلہ لیں وہ غور و فکر، تعلق کی بنیاد پر نہ ہو۔

ہندوستان کے ساتھ دیگر جمہوری ممالک کے لئے تنقیدی سوچ بہت اہم ہے۔ تنقیدی سوچ جمہوریت کے عمل کو جان پھونکتا ہے۔

جمہوریت میں جب ہم بات کہتے ہیں جو سرکار ہے ان کی بنیاد عوام ہی ہے اور یہ کہا جاتا ہے سرکار کو کون چلاتا ہے اور کس مقصد کے لئے چلاتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ عوام کے فیصلہ میں تنقیدی سوچ ہو اور ان کی معلومات وسیع ہو۔ آج کے جدید دور میں یہ بات واضح ہے کہ ملک کس طرح کے سماجی مسئلے، ماحولیاتی تباہی، مذہبی ٹکراؤ، سلباتی عدم تحصیل و تعصب گرتا ہو اور تعلیمی معیار وغیرہ کے دور سے گزر رہی ہے جو خراب تنقیدی سوچ کا مثال ہے۔ اور تب تک ہم کسی ملک کی ترقی کو بہتر نہیں کر سکتے جہاں سبھی عوام کی حفاظت ممکن نہ ہو۔

تنقیدی سوچ اپنے وجود کی بہتری کے لئے بھی ضروری ہے۔ کبھی کبھی ہم لوگ سوچتے ہیں کہ یہ ہمیں کہا گیا اور اس کو ہم مانتے چلے آ رہے ہیں لیکن اچھی تنقیدی سوچ میں یہ باتیں شامل ہیں جو انسان کو جانچ کر کے اور مشاہدہ کرنے کے بعد ہی اسے متفق ہونا چاہئے۔ وہ تنقیدی سوچ سماج کو بنانے میں مدد کرتا ہے۔ سماج میں مختلف اقسام کی سرگرمی ہوتی ہے۔ اس میں سب سے اہم سرگرمی تعلیم کی ہے۔ تعلیم سبھوں کے لئے ضروری ہے کیونکہ یہ انسان کو حیوان سے الگ کرتی ہے۔ لیکن اگر اسے اچھی تنقیدی سوچ رکھنے والے ہی مثبت طریقے اپنا کر سماج کے لئے ترقی کی راہ ہموار کر سکتا ہے۔ اچھا تنقیدی سوچ رکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ سبھی عوام برابر ہیں سب کے لئے تعلیم کی اہمیت برابر ہے۔ ایک جمہوری ملک کے لئے یہ ضروری ہے۔ ملک ترقی ممکن ہے جب ہماری خواندگی کی شرح سو فیصد نہ ہو بلکہ اعلیٰ تعلیم بھی سو فیصد ہوں۔ لوگوں کے رہنے سہنے کا معیار بہتر ہو اور آپس میں ملکر رہیں۔ نئی نئی چیزوں کا ایجاد ہوتا رہے۔ یہ ظاہر ہے سوچ تنقیدی سوچ کی صلاحیت رکھنے والے پر منحصر کرتا ہے۔

2.3.3 متعلمین میں تنقیدی سوچ کا فروغ Developing Critical Thinking in Learners

تعلیمی نشوونما اور سوچنے کی قوت کی بہتری کے لئے یہ ایک اہم عمل ہے۔ سوچ درس و تدریسی عمل کا بھی ایک اہم پہلو ہے۔ ہماری اکتسابی صلاحیت اور مسئلے کے حل کی بنیاد صحیح سوچنے کی صلاحیت پر منحصر کرتا ہے۔ یہ ہم آہنگی اور کامیاب زندگی گزارنے کے لئے بھی اہم ہے۔ جو انسان تنقیدی طور پر سوچتا ہے وہی سماج کی فلاح و بہبود میں تعاون کرتا ہے۔ سوچا کیسے جائے سیکھتا ہے۔ یہ ایک پیچیدہ کام ہے کیونکہ اس میں سہمی سوچنے کی تکنیک اور مشق کی جانکاری ضروری ہے۔ طلباء میں اگر تنقیدی سوچ کی نشوونما کرنی ہے تو مندرجہ ذیل باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے ان امور سے طلباء کو دور کرنے کی ضرورت ہے:

(۱) سابقہ معلومات کی کمی:۔ تنقیدی سوچ کے لئے کچھ سابقہ معلومات چاہئے۔ تنقیدی سوچ آسان ہو یا پیچیدہ اس بات پر منحصر کرتا ہے کہ متعلمین کی جانکاری کیسی ہے۔ خراب تنقیدی سوچ کے لئے سابقہ معلومات کی کمی مانی ہے۔ اگر اس کی کو دور کر دیا جائے تو متعلمین میں تنقیدی سوچ کی نشوونما ہو سکتی ہے۔

(۲) خراب مطالعہ یا پڑھنے کی مہارت کا فقدان: خراب مطالعہ اور پڑھنے کی مہارت بھی تنقیدی سوچ کو اثر انداز کرتی ہے۔ اگر یہ مہارت طلباء میں نہ ہوں تو وہ مضمون کو سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ یہ بات اجاگر ہے کہ جس چیز کی سمجھ اچھی نہیں ہے اس کا تنقیدی جائزہ نہیں لیا جاسکتا اور نہ ہی اس میں ترمیم کی گنجائش رہتی ہے۔

(۳) طرفداری یا تعصب: جب کوئی شخص کسی چیز کی طرفداری کرتا ہے تو اس کی تنقیدی سوچ صحیح نہیں ہو سکتی۔ اچھی تنقیدی سوچ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ نہ کسی کی طرفداری کرے اور نہ تو تعصب رکھے۔ اگرچہ اسکول کی بچوں میں یہ خصوصیات کی نشوونما ہو جائے تو یہ ممکن ہے کہ تنقیدی سوچ کی بھی نشوونما ہوگی۔

(۴) بدگمانی یا بد نظمی (Prejudice): اگر شخص پہلے سے کسی چیز یا تصور کے لئے بدگمانی یا بد نظمی رکھتا ہو تو یہ ممکن ہے کہ ان کی سوچ ٹھیک نہیں ہوگی۔ ایک استاد کا اولین فرض ہوتا ہے کہ بچوں میں ان علامات کو پنپنے نہ دیا جائے تاکہ ان میں تنقیدی سوچ بہتر طور سے فروغ ہو سکے۔

(۵) توہم پرستی یا غیر عقلی اعتقاد (Superstition): لوگ اگر توہم پرستی کا شکار ہیں اور عقل سے کام نہیں لیتے اور اپنا اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس کی سوچ صفر ہو جاتی ہے اس لئے استاد کو چاہئے کہ اسکول میں طلباء کے اندر ایسے اعتقاد پنپنے نہ پائے جو تنقیدی سوچ کی راہ میں حائل ہوں۔

(۶) خود مرکزیت (Egocentrism): خود مرکزیت سوچ رکھنے والا صرف سچائی کو اپنے نظریے سے دیکھتا ہے اور خود غرض ہوتے ہیں جو سبھی چیز کو اپنے دلچسپی، تصورات اور اقدار کو دوسرے کے دلچسپی، تصورات اور اقدار کے اوپر سمجھتا ہے۔ اساتذہ کو چاہئے کہ طلبہ میں اس طرح کی چیزوں کی نشوونما نہ ہو۔

(۷) سماج مرکزیت (Sociocentrism): کبھی کبھی ایسا بھی دیکھنے کو ملتا ہے کہ جو صرف سماج کے لئے سوچتا ہو اور اسی نظریے سے سبھی چیز کو دیکھتا ہے اسے بھی کے استاد کو طلباء سے دور کرنا چاہئے۔

مندرجہ بالا تفصیلات کے علاوہ مندرجہ ذیل باتوں کو بھی اساتذہ کو دھیان میں رکھنا چاہئے کہ طلباء کے اندر ان سب باتوں کی نشوونما نہ ہونے پائے:

Peer Pressue	(۱) گروہی دباؤ
Conformism	(۲) تقلید
Provincialims	(۳) صوبائیت
Narrow Mindedness	(۴) تنگ نظر
Close Mindedness	(۵) بند نظر
Distruct in Reason	(۶) دلیل میں بے اعتمادی
Relativistic Thinking	(۷) اضافیانہ سوچ
Stere Typing	(۸) مسبوکہ
Uwarranted assumption	(۹) غیر مجاز مفروضہ

Selective Memory

(۱۰) انتخابی حافظہ

Denial

(۱۱) تردید

Wishful thinking

(۱۲) خیالی تعبیر

Short-term thinking

(۱۳) کم معیادی سوچ

Selective Percetive

(۱۴) انتخابی ادراک

Fear fo Change

(۱۵) تبدیلی کا ڈر

مزکورہ بالا دیئے گئے سارے نکات تنقیدی سوچ کے لئے رکاوٹ ہیں۔ صحیح مضمون میں دیکھا جائے تو تنقیدی سوچ نہایت ضروری ہے اگر یہ ان سبھی چیزوں سے پاک ہو تبھی ہم ایک اچھے سماج و ملک کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔

2.4 تخلیقیت Creativity

اگر ہم غور و فکر کریں تو یہ سمجھ میں آتا ہے کہ یہ دنیا جو بتائی گئی واقعی میں خدا کی تخلیق ہے جو نہایت ہی خوبصورت ہے۔ جس نے ہم سب کو پیدا کیا۔ لیکن خدا نے ہم سب کو قونی صلاحیت بھی دی ہے جس کا استعمال ہم مختلف طور پر کرتے ہیں۔ یہ بات بھی ظاہر ہے کہ انسان قدیم زمانے میں بہت ساری چیزوں کا فراہم نہیں تھیں جو آج کے دور میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قدیم زمانے میں لوگ نہ ہوائی جہاز کا سفر کیا کرتے تھے نہ ہی موبائل کا استعمال۔ لوگ کچے گھروں میں رہتے تھے اور کچے پکے پھلوں سے ہی پیٹ بھر لیا کرتے تھے۔ لیکن وقت کے ساتھ تبدیلی ہوتی رہی ہے دراصل قدیم زمانے سے عہد جدید تک کا انسانی سفر تخلیقی صلاحیت کی کہانی ہے۔

2.4.1 تصور، تعریف و نوعیت: Concept , Definition and Nature

تخلیقی صلاحیت و اہلیت ہے جس کا استعمال سے کوئی نئی بات دریافت کی جاتی ہے یا کسی ایسی چیز کی دریافت کو کہتے ہیں جو نئی ہو اور سماج کے لئے فائدہ مند ہو مثال کے طور پر بلب کی تخلیق۔ موبائل کی دریافت، ٹیلی ویژن کی تخلیق، پین کی تخلیق وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ تخلیقیت کو انسان کی سرگرمیوں اور تحصیل کے لئے لازمی جز کہا جاتا ہے۔ اور وہ سبھی چیزیں جس کا تعلق سائنس یا فنی بصیرت سے ہو تخلیقیت کہلاتا ہے۔ تخلیقی صلاحیت کا مفہوم یہ بتایا گیا ہے کہ ایسی چیز کی تخلیق جو نئی ہو اور جس کی اہمیت ہو۔

سبھی انسان تخلیقی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن ایک دوسرے سے جدا ہوتا ہے۔ کچھ خداداد ہوتے ہیں اور کچھ کم۔ ماہرین نفسیات جیسے گلفرڈ (Guilford)، ٹیلر (Taylor) کھولیس (Kogan) وغیرہ عام طور سے تخلیقی صلاحیت کے قدر اور اہمیت کے پہلوؤں کو تسلیم کرتے ہیں۔ بعض ماہرین نفسیات مصنوعہ شعبے کے ذیل میں تخلیقی صلاحیت کی تعریف کرتے ہیں جہاں تخلیقی کوشش کے حاصل پر زور دیا جاتا ہے۔ اس طرح بات صاف ہو جاتی ہے کہ تخلیقی صلاحیت ایک عام صلاحیت نہ ہو کر ایک خصوصی صلاحیت کو کہتے ہیں جہاں کوئی نئی چیزیں دریافت کی جاتی ہیں۔

تخلیقیت کی تعریف و نوعیت: مختلف ماہرین نفسیات نے اس کی تعریف الگ الگ انداز میں کی ہے لیکن ابھی تک قابل قبول اور یقینی تعریف بیان کرنے سے ماہرین نفسیات قاصر رہے ہیں۔ زیادہ تر تخلیقیت کی تعریف میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ تخلیقیت میں کچھ نئی اور مختلف چیزوں کی تعمیر ہوتی ہے۔

گلفرڈ کے مطابق تخلیقیت ہے:

(i) کسی مسئلہ کا فوری حل سے آگے جانے کی صلاحیت

(مسئلہ کا دوبارہ تعریف کرنے کی صلاحیت۔

(iii) غیر معمولی تصورات کے ساتھ ہم آہنگی کی صلاحیت

(iv) تبدیلی کی صلاحیت یا مسئلہ میں نئی طرز نظر رکھنا

آیسینک اور ان کے ساتھیوں کے مطابق:

تخلیقیت وہ اہلیت ہے جس کے ذریعہ نئی تخلیقات کا علم ہوتا ہے۔ اس کی موجودگی میں تفکر کے روایتی نمونے سے ہٹ کر غیر معمولی تصورات پیدا ہوتے ہیں۔

اسٹین (Stein) نے تخلیقیت کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ جس کسی عمل کا نتیجہ نیا ہو، جو اجتماعی طور پر فائدہ کا حامل اور قابل قبول ہو وہ عمل تخلیقیت کہلاتا ہے۔

مندرجہ بالا تعریف کے بنیاد پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ جب کوئی عمل اختراعی عمل اس وقت ہو سکتا ہے جب:

☆ کسی چیز کے بارے میں نئے تصورات ہو۔

☆ نئی چیزوں کی دریافت ہو۔

☆ یہ عمل معاشرے میں مقبولیت کا حامل ہو۔

☆ صلاحیت کی نشوونما ہو۔

اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ تخلیقی صلاحیت ایک قدرتی عطیہ ہے جو تعلیم و تربیت کے ذریعہ نشوونما و فروغ پاتی ہے۔

تخلیقی صلاحیت کے نتیجے میں سائنسی ایجادات، دریافت یا انکشافات، ادب، شاعری، ڈرامہ، موسیقی، رقص، مصوری، مجسمہ سازی، سیاسی و سماجی قیادت، تجارت، تدریس و دیگر پیشہ نشوونما پاتے ہیں۔

2.4.2 تخلیقی عمل: تخلیقیت کو ایک عمل کے طور پر دیکھا جاتا ہے جہاں مختلف عناصر کی شناخت کسی ایک حالت کے مد نظر کی جاتی ہے

جو حالات یہ مسئلہ ہوتا ہے اس پر غور و خوض کرنے کے بعد مقاصد تیار کئے جاتے ہیں اور مفروضات کی تعمیر کیے جاتے ہیں اور اس کی جانچ کی جاتی ہے۔ ان سے نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔

ٹارنٹس اور میسرز (Torence and Mayers) نے تخلیقیت کے عمل کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے:

(۱) مسئلہ کو محسوس کرنے کا عمل۔

(۲) مسئلہ کو حل کرنے کے لئے مفروضات کی تشکیل۔

(۳) مفروضات کی جانچ یا آزمائش کا عمل۔

(۴) نتائج کو اخذ کرنے کا عمل۔

والس (Wallas) نے تخلیقی عمل کے چار مرحلے بتائے ہیں:

(۱) تیاری (Preparation)

(۲) فروغ دینا (Developing)

(۳) وجدان (Illumination)

(۴) توثیق و ترمیم (Verification)

اسٹین (Stein) نے تخلیقی عمل کے چار مرحلے بتائے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) تیاری (Preparation)

(۲) مفروضات کی تشکیل (Hypotheses formation)

(۳) مفروضات کی جانچ (Hypotheses testing)

(۴) نتیجہ کی خبر رسائی (Communication of the result)

مندرجہ بالا تخلیقی عمل جو مختلف ماہرین کے ذریعہ دیا گیا ہے جو نہ تو معین ہے اور نہ ہی غیر لچکدار جسے ہر وقت نہ تو سبھی کو پیروی کرنا چاہئے۔ کوئی شخص ان مرحلے کی پیروی کے بغیر بھی کسی مسئلہ کا حل کر سکتا ہے یا دریافت کر سکتا ہے۔

2.4.3 شناخت (Identification)

تخلیقی صلاحیت رکھنے والے کی شناخت مختلف میدان میں کی جاسکتی ہے۔ جیسے دیار علم و ادب، جمالیاتی، میکائیکل، اور سائنٹیفک وغیرہ۔ تخلیقی صلاحیت رکھنے والے کی شناخت کو مندرجہ ذیل طریقہ سے کیا جاسکتا ہے۔

(۱) طرز عمل کا مشاہدہ کر کے: کسی شخص کی اگر تخلیقی صلاحیت کی شناخت کرنی ہے تو اس کا مشاہدہ کر کے ہم پتہ لگا سکتے ہیں۔

مشاہدہ ایک طریقہ ہے جس میں خود کا مشاہدہ تخلیقی صلاحیت کی شناخت کرنے کے لئے کیا جانا چاہئے وہ شریک مشاہدہ ہو یا نہ ہوں۔

(۲) فرد کا مجموعی ریکارڈ: بہت سارے اسکول طلبا کو مجموعے ریکارڈ رکھتے ہیں ان کے بنیاد پر پتہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی تخلیقی

صلاحیت کیا ہے۔

(۳) غیر رسمی جانچ کے ذریعہ ہم فرد سے غیر رسمی طور پر عام بات چیت یا کلاس مباحثہ میں چھوٹے سوالات پوچھ سکتے ہیں اور فردی

کی تخلیقی صلاحیت کی جانکاری مل سکتی ہے۔

(۴) معیاری جانچ کا استعمال کر کے: تخلیقی صلاحیت کی شناخت کے لئے غیر ملکی اور ہندوستانی دونوں طرح کے معیاری جانچ کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جو تخلیق صلاحیت کی جانچ کے لئے مخصوص طور پر معیاری جانچ والیات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ، Inkblot Test, Thematic Appreciation Test کے ذریعہ بھی اس کی جانچ ممکن ہے۔

کالج کے طلباء کے لیے تخلیقیت کا گلفرڈ اور میر فیلڈ کی جانچ میں چھ عوامل کی شمولیت ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:-

(ii) مسئلے کے تئیں حساسیت (Sensibility towards the Problem)

(۲) لچیلپن (Flexibility)

(۳) جدت (Originality)

(۴) تسلسل (Fluency)

(۵) تفصیل (Elaboration)

(۶) از سر نو تفریق (Redifination)

اس کے علاوہ تخلیقی سوچ ٹارنس (Torrence) کا مبنی جانچ: یہ جانچ نسل، جدت اور تفصیل جانچ کے ساتھ مندرجہ ذیل چیزوں کا جانچ بھی کرتا ہے۔

(۱) تصویر مکمل جانچ

(۲) دائرہ کا کام

(۳) چیزوں کی اصلاح کا کام

(۴) غیر معمولی استعمال

مندرجہ بالا عوامل کے ذریعہ طلباء کی اختراعی صلاحیت کو جانی جاتی ہے۔

Fostening Creativity in School 2.4.4

اسکول میں تخلیقیت کو فروغ دینا:

تخلیقی صلاحیت ایک قدرتی عطیہ ہے لیکن اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ تعلیم و تربیت اور سازگار ماحول کے ذریعہ اس کا فروغ ممکن ہے۔ انسان کی فلاح و بہبود کے لئے ضروری ہے کہ طلباء میں تخلیقی صلاحیت کا نشوونما کے لئے تحریک و توانائی فراہم کرنا ضروری ہے۔ کچھ ایسے ہی فرد ہیں جسے اپنے تخلیقی صلاحیت کی سمجھ نہیں ہوتی اور اس کے ساتھ وہ دنیا سے رخصت بھی ہو جاتا ہے۔ یہ ایک عالمگیر صلاحیت ہے اور سبھی انسانوں میں یہ صلاحیت کم و بیش موجود ہوتی ہے۔ تخلیقی صلاحیت کی نشوونما کے اسکول میں ایسے اساتذہ کی ضرورت

ہے جو طلبا کی صلاحیت کی شناخت کر سکے اور اس کو تحریک فراہم کرے۔ اساتذہ اپنی ذمہ داری سمجھیں تو ممکن ہے کہ تخلیقی صلاحیت کی نشوونما ماحول فراہم کر کے کر سکیں۔ مندرجہ ذیل اقدامات کے ذریعے ان صلاحیتوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

(۱) ردعمل کی آزادی: معلم کو چاہئے کہ طلبا کو کام کرنے کی آزادی دیں نہ کہ کسی مخصوص ردعمل کا توقع رکھیں۔ اگر ردعمل غیر متوقع ہو تو اس کو فوراً غلط قرار دینا طلبہ کی ہمت شکنی کرنا ہے اور تخلیقی صلاحیت کی چنگاری کو بجھانا ہے۔ اساتذہ اور والدین کو چاہئے کہ ایسے مواقع فراہم کریں کہ طلبا آزادانہ ردعمل کر سکیں۔

(۲) مناسب تقویت کی فراہمی: یہ سچ ہے کہ انفرادیت کا احساس سبھی میں ہوتا ہے لیکن کم عمری میں یہ احساس زیادہ ہوتا ہے اس لئے اس عمر کے طلبا میں اپنی چھوٹی چھوٹی کامیابیوں پر فخر کرتا ہے اور دوسرے کی کامیابیاں قابل توجہ نہیں ہوتی ہیں۔ طلبا کے چھوٹے چھوٹے کاموں کو تقویت فراہم کر کے بچوں میں تخلیقی صلاحیت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ تخلیقی صلاحیت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

(۳) ہمت افزائی: حوصلہ افزائی کے ذریعہ طلبا میں تخلیقی صلاحیت کا فروغ کیا جاسکتا ہے۔ سبھی طلبا ایک جیسے نہیں ہوتے کچھ شرمیلے ہوتے ہیں جو اکثر یہ کہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں سمجھتا ہوں لیکن دوسروں کے سامنے اسے پیش کرنے سے قاصر ہوتے ہیں ایسے طلبا کی حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت ہے۔

(۴) مناسب مواقع اور سازگار حالات کی فراہمی: اسکول میں طلبا کی تخلیقی صلاحیت کو نکھارنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سازگار ماحول فراہم کیا جائے۔ یہ ذمہ داری معلم کے ساتھ اسکول کے منتظم کی ہوتی ہے۔ اس کے لئے طلبا کو آزادانہ اظہار خیال کے موزوں مواقع فراہم کرنا چاہئے۔ بہت سے ایسے ہم نصابی اور غیر نصابی سرگرمیاں ہیں جیسے تحریری و تقریری مقابلہ منعقد کرنا، ڈرامے اور موسیقی کی پیش کش، گیمس، اسپورٹس، مذہبی اور ثقافتی تقریب کا انعقاد وغیرہ۔

(۵) طلبا میں صحت مند عادتوں کا فروغ: کام کے لئے مثبت رویہ تخلیقی صلاحیت کے فروغ کے لیے ایک اہم اصول ہے۔ ایک استاد کو یہ دیکھنا چاہئے کہ طلبا میں سبھی کام کے لئے مثبت رویہ کی نشوونما کرے۔ اس بات پر زور دینا چاہئے کہ کوئی کام چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا۔ سبھی کام برابر ہوتا ہے۔

(۶) سماج میں موجود تخلیقی وسائل سے استفادہ: طلباء کو ان مراکز کی سیر کرانی چاہئے جہاں تخلیقی فن کے نمونے، سائنس اور صنعتی کام کے نمونے جمع کئے گئے ہوں۔ اس سے طلبا میں تخلیقی صلاحیت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

Intelligence

2.5 ذہانت

ذہانت ایک ایسا لفظ ہے جسے لوگ کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ عام طور پر لوگ ذہانت کا مطلب طلبا کی کامیابی سے لگاتے ہیں۔ وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ کسی مضمون میں حاصل نمبرات ہی ذہانت کی نشاندہی کرتا ہے۔ ڈکشنری کے لفظوں میں ذہانت کو اکتساب اور عمل پذیری کی صلاحیت سے تصور کیا جاتا ہے۔ قدیم یونانی فلسفی مانتے تھے کہ ذہانت میں انسان کے تمام شعوری اعمال شامل ہیں۔

تعلیمی نفسیات ذہانت کی تعریف ایک الگ انداز میں کرتا ہے۔ بورنگ (Boring) نے 1923 میں ذہانت کی تعریف اس طرح کی ہے ”ذہانت وہ ہے جس کی جانچ، ذہانتی ٹسٹ کرتے ہیں۔“
 فری مین (Freeman) کے مطابق ”ذہن شخص متناسب انداز میں تجربیدی (غیر مادی) غور و فکر کی صلاحیت رکھتا ہے (یعنی مسائل کے حل میں وہ جذباتی انداز اختیار نہیں کرتا۔

ٹرین (Terman) کے مطابق ”ذہانت سیکھنے و تجربہ سے فائدہ اٹھانے کی اہلیت ہے۔
 مندرجہ بالا تعریف کچھ حد تک ذہانت کے مفہوم کو بتاتا ہے۔ اگر غور و فکر کریں ذہانت کو سیکھنے کی صلاحیت، ہم آہنگی کی صلاحیت اور مجرد سوچ کی صلاحیت سے بھی سمجھا جاسکتا ہے کیونکہ Stern کی باتوں کو اگر یاد کریں تو وہ کہتے ہیں کہ نئے حالات سے لڑنا اور ہم آہنگی قائم کرنا ہی ذہانت کہلاتا ہے۔ Burt نے ذہانت کو لچک دار ہم آہنگی کی صلاحیت کہا ہے۔

صحیح معنوں میں ذہانت مختلف صلاحیتوں کا مکمل جوڑ ہے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ذہانت میں کسی ایک طرح کی صلاحیت نہیں ہوتی بلکہ کئی صلاحیتوں پر مشتمل ہے۔ جیسے کوئی بچہ ریاضی کو آسانی سے سیکھ لیتا ہے لیکن کسی کے لئے یہ ایک پیچیدہ مضمون ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب دونوں طرح کے بچے کی ریاضی کی جانچ ہوتی ہے تو وہ بچہ جو آسانی سے ریاضی سیکھ لیتا ہے اس کے حاضر نمبرات دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ حالات یا ماحول سے ہم آہنگی اس بات کا ضامن ہے کہ کوئی بھی شخص ذہین کہلاتا ہے۔

2.5.1 IQ کا تصور The Concept of IQ (Intelligence Quotient)

ماہرین نفسیات ویلیم اسٹیرن (William Stern) نے 1912 میں IQ کا تصور کو سامنے لایا۔ اگر دو بچے کا ذہنی عمر MA (Mental Age) ایک ذہانتی، آزمائش میں 5 سال ہے لیکن اس میں سے ایک بچے کا عمر Chronological Age (۴ سال) ہے اور دوسرے کا 6 سال تو اس کا مطلب یہی ہے کہ کم عمر کے بچے کی دماغی نشوونما میں تیزی ہے۔
 IQ کو ایک عدد سے نشانہ ہی کی جاتی ہے جو کہ ایک شخص کا Mental Age کو Chronological Age سے تقسیم کیا جاتا ہے اور 100 سے ضرب کیا جاتا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

$$IQ = (MA/CA) \times 100$$

اس طرح ایک اوسط بچہ جس کا دماغی عمر (MA) اور (CA) اصلی عمر اگر ایک جیسا ہے تو اس کا IQ کا قدر 100 ہوگا لیکن اگر 8 سال کا بچہ اگر ایسے سوال کا جواب دیتا ہے جس کی عمر 10 سال ہو تو IQ کا قدر 125 ہوگا۔ IQ کا استعمال بالغ لوگوں پر بہت کامیاب نہیں ہے۔

Types of Intelligence

2.5.2 ذہانت کے اقسام

ذہانت کے اقسام مندرجہ ذیل ہیں:-

Abstract Intelligence (۱) مجرد ذہانت

Concrete Intelligence (۲) حقیقی ذہانت

Social Intelligence (۳) سماجی ذہانت

ان کی تفصیل نیچے دی جا رہی ہے:

(۱) مجرد ذہانت (Abstract Intelligent):

مجرد ذہانت کا تعلق غیر مادی مواد سے ہوتا ہے اس میں فرد الفاظ بندشوں اور حروف کے ادراک پر رد عمل ظاہر کرتا ہے۔ اس میں الفاظ، Symbols، نمبرات، فارمولا اور تصورات اور پڑھنے لکھنے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور مسائل دور کرتا ہے۔

(۲) حقیقی ذہانت (Concrete Intelligence):

حقیقی ذہانت کو میکینکی یا حرکی ذہانت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی صلاحیت ہے جس کا تعلق مشین اور میکینکی اشیاء معاملات سے ہوتا ہے۔ حرکی ذہانت کا تعلق جسمانی تعلیم سے ہے یہ ڈانس اور کھیل میں ایک اہم رول ادا کرتا۔

(۳) سماجی ذہانت (Social Intelligence):

سماجی ذہانت ایسی صلاحیت کو کہتے ہیں جو انسانوں کے مابین ہم آہنگی کراتا ہے۔ یہ سماجی حالات پر اپنے رد عمل کے اظہار کے اہلیت سے ہوتا ہے۔ وہ سماجی حالات میں موثر طور پر مسائل کو حل کرتا ہے۔ سماجی ذہانت رکھنے والے انسان دوسروں کے ساتھ آسانی سے دوستی بنا لیتا ہے اور سماجی رشتوں کو سمجھ لیتا ہے۔

2.5.3 ذہانت کے نظریات (Theories of Intelligence)

ذہانت کے نظریات مختلف ہیں یہاں تین نظریات پر بحث کریں گے جو مندرجہ ذیل میں:

(۱) دو عوامل نظریہ (Two Factor Theory)

(۲) کثیرالعوامل نظریہ (Multi Factor Theory)

(۳) گل فورڈ کا نظریہ (Guilford's Theory)

اوپر میں دیئے گئے نظریات کی تفصیل نیچے دیا جا رہا ہے۔

2.5.3.1 دو عوامل نظریہ (Two factor theory)

دو عوامل نظریہ کو الکٹر ونک نظریہ بھی کہا جاتا ہے۔ Spearman کو اس نظریہ بانی کہا جاتا ہے اور 1904 میں منظر عام پر آیا۔ اس نظریہ میں دو عوامل شامل ہیں۔ پہلا عوامل کو g کہا گیا ہے یعنی عام دماغی اہلیت یا یکساں اہلیت جو زندگی کے ہر پہلو میں شامل ہیں اور

دوسرا عوامل S ہے جسے مخصوص اہلیت کہا جاتا ہے جیسے فنکارانہ صلاحیت، عددی صلاحیت وغیرہ۔

اس نظریہ کے مطابق g عوامل فرد میں ہمیشہ یکساں رہتا ہے اور S عوامل مختلف کام کے ساتھ مختلف ہو جاتا ہے۔ آپ جیسا کہ جانتے ہیں کہ انفرادی اختلاف کے ساتھ ہے افراد میں عام اور مخصوص ذہانت بھی پایا جاتا ہے۔ جب انسان کوئی کام کرتا ہے تو اس میں g عوامل ضرور رہتا ہے اور اس میں s عوامل کی بھی شمولیت ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ بات بھی واضح ہونی چاہئے کہ S عوامل کو بھی چھوٹے مجموعے میں بانٹا جاتا ہے۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ g عوامل پیدائش اور S عوامل کا تعلق رجحان سے ہے۔ اس لئے Spearman نے کسی بھی ذوقی کام کی کارگزاری کو اس طرح سے دیکھا ہے:

$$P=G+S$$

(کارگزاری) Performance=P

(عمومی عوامل) General Factor=G

(مخصوص عوامل) Specific Factor=S

2.5.3.2 کثیرالعوامل نظریہ (Multifactor Theory)

کثیرالعوامل نظریہ کا بانی E.L. Thorndike کو مانا جاتا ہے۔ جیسا کہ نام سے سمجھ میں آرہا ہے کہ ذہانت میں کثیرتعداد میں عوامل شامل ہیں۔ مختلف عوامل میں چھوٹے چھوٹے عنصر شامل ہیں۔ اس نظریہ کے مطابق کوئی بھی دماغی کام میں یہ چھوٹے چھوٹے عنصر کی شمولیت ہوتی ہے۔

ذہانت میں مختلف عوامل کی شمولیت ہوتی ہے اور یہ سبھی عوامل ایک دوسرے پر انحصار نہیں کرتے مثال کے طور پر اعدادی استعداد ذخیرہ الفاظ، درجہ بندی وغیرہ۔ یہ نظریہ اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ مختلف کاموں کے لئے مختلف صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کبھی کبھی ایک صلاحیت اور کبھی ایک سے زیادہ صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی فرد دو کام کرتا ہے تو یہاں مختلف قسم کے عوامل اور صلاحیت کی شمولیت ہے۔ حالانکہ یہ بات بھی واضح ہے کہ ایک کام میں کئی صلاحیتوں کا مجموعہ بھی شامل ہے۔ اس لئے Thorndike کہتا ہے کہ ایک کام میں کئی عوامل شامل ہیں اور ان میں باہمی ربط ہوتا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ عوامل اس کام میں عام ہیں۔

2.5.3.3 گل فورڈ کا نظریہ (Guilford structure of Intellect)

گل فورڈ کے اس نظریہ کو تین جہتی نظریہ بھی کہا جاتا ہے۔ جب گل فورڈ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ساوتھرن کیلی فورنیا کے یونیورسٹی کے نفسیاتی تجربہ گاہ میں کام کر رہا تھا تو عنصر تجرباتی تحقیقی مطالعہ کی بنیاد پر ایک ذہانت کا ماڈل تیار کیا جس میں بہت سارے ذہانتی جانچ شامل تھے۔

انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ ہر ایک دماغی عمل یا دانشورانہ سرگرمی کو تین بنیادی جہتی (Dimension) میں بانٹا جاسکتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

Operation (۱) یعنی سوچنے کا کام

Context (۲) یعنی الفاظ جس کے بارے میں سوچا جاتا ہے۔

Product (۳) یعنی صورت جو ہمارے سامنے آتا ہے۔

اوپر کے تینوں پیرامیٹر میں مختلف عوامل شامل ہیں جسے ایک جدول کے ذریعہ دیکھا جاسکتا ہے۔

جدول ۱، دانشورانہ سرگرمی کو مختلف پیرامیٹر اور مختلف عوامل کا ہٹوارہ ہے۔

Products	مصنوعات	Context	مواد	Operational	عملیہ
Units (U)	اکائی	Figural	تصویریاتی عوامل factor (F)	Evaluation (E)	پیمائش قدر
Classes (C)	کلاسیس	(Symbolic) (S)	علامتی	(Convergent	انعطاف سوچ Thinking (C)
(Relation (R)	تعلقات	(Semantic) (M)	معنیاتی	(Divergent	مختلف سوچ Thinking (D)
(Transformation	تبدیلیوں	(Behavioral) (B)	طرز عملیات	(Memory (M)	حافظہ
(T)					
(Implications (I)	دلالت			(Cognition (C)	دقونی

گلفرڈ کے نظریات میں تین پیرامیٹر کو مختلف عوامل میں بانٹا گیا ہے۔ یہ اس طرح ہے کہ $5 \times 6 \times 5 = 150$ کل 150 عوامل ہیں جس میں انسانی ذہانت شامل ہیں ان میں سے ہر ایک عوامل میں ایک عنصر کی شمولیت کسی بھی دانشورانہ سرگرمی میں ہے۔

Attitude

2.6 رویہ

2.61 تصور

کسی چیز کو ہم کتنا پسند یا ناپسند کرتے ہیں اس سے ہمارا اس چیز کے لئے طرز عمل معین ہوتا ہے۔ رویہ کسی چیز کو کتنا پسند یا ناپسند کرتے ہیں اس کا اظہار کرتا ہے۔ رویہ عقیدہ اور احساسات میں جو کسی چیز، انسان اور واقعات کے لئے ہمارے رد عمل کو بتاتا ہے۔ اگر ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کوئی خراب انسان ہے تو ہم اسے ناپسند کرتے ہیں اس سے دوستانہ تعلق نہیں بناتے۔ رویہ کسی چیز کے لئے مثبت، منفی اور مخلوط ہوتا

ہے۔ ہمارا رویہ معلومات کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ مثلاً جب ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ لڑکیوں کو تعلیم دینی چاہئے تو کچھ لوگ اس کے لئے مثبت اور کچھ منفی رویہ رکھتے ہیں۔ رویہ کی بنیاد میں کچھ نفسیاتی عوامل بھی شامل ہوتے ہیں جیسے تصورات، اقدار، عقیدہ وغیرہ یہ سارے انسان کا رویہ بنانے میں مدد کرتے ہیں۔ خاندان بھی رویہ بنانے میں مدد کرتا ہے۔ خاندان میں والدین، بھائی، بہن، بڑے شامل ہیں۔ سماج میں کسی فرد کا رویہ بنانے میں مدد کرتا ہے۔ سیاسی عوامل بھی رویہ بنانے میں مدد کرتا ہے اور معاشی عوامل جیسے تنخواہ، رتبہ اور کام۔

Nature

2.6.2 نوعیت

قیاس کیجئے کہ اگر اپنے کالج کا پہلا دن گزارنے کے بعد جب آپ کسی دوست سے ملتے تو وہ آپ کو اس دن کے بارے میں پوچھنے لگتا ہے کہ دن کیسا گذرا۔ پھر آپ بتانے لگتے ہیں کہ آج کا دن اچھا رہا۔ پہلے تو اساتذہ کا اچھا لیکچر سننے کو ملا تو آپ نے اپنا رویہ اظہار کیا۔ رویہ کی نوعیت مندرجہ بالا باتوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

☆ رویہ ایک پیچیدہ تصور ہے۔ اسے شخصیت، عقیدے، اقدار، طرز عمل اور محرک کے ذریعہ سمجھا جاسکتا ہے۔ اور ہماری سوچ کو متعین کرتا ہے۔

☆ رویہ سبھی انسانوں میں موجود رہتا ہے۔ یہ ہماری شناخت، کارکردگی اور ہماری سوچ کو متعین کرتا ہے۔

☆ اگرچہ احساسات، عقیدہ، رویہ کے اندرونی عوامل ہیں لیکن ہم اسے طرز عمل سے دیکھ سکتے ہیں۔

☆ رویہ حالات کو دیکھنے میں مدد کرتا ہے اور اس حالات میں ہمارا طرز عمل کیسا ہو۔

Characteristics of Attitude

2.6.3 خصوصیات

روییہ کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) تاثراتی اور وقوفی توافق: تاثراتی اور وقوفی عوامل کے درمیان کتنی حد تک توافق ہے جو رویے، طرز عمل تعلق کو

متاثر کرتا ہے۔ ان دونوں میں جتنا زیادہ توافق ہوگا اتنا ہی طرز عمل تعلق مضبوط ہوگا۔

(۲) مضبوطی: رویہ بلا واسطہ چیزوں کے تجربات پر منحصر ہوتا ہے۔

(۳) قوت کشش (Valence) یہ کسی چیز کے پسند اور ناپسند کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اگر ایک شخص کسی چیز کے لئے تعلق نہیں

ہے تو اس کا رویہ کا قوت کشش کم ہوگا۔

(۴) کثرت: کثرت رویہ بنانے میں مدد کرتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر صرف ڈاکٹر بننے میں دلچسپی دکھاتا ہے اور دوسرا دلچسپی

کے ساتھ محنت بھی کرتا ہے۔

2.6.4 رویہ کی تشکیل

ماہرین یہ مانتے ہیں کہ رویہ پیدائشی نہیں ہوتے بلکہ بنائے جاتے ہیں۔ ایک شخص کے رویہ بنانے میں مندرجہ ذیل ذرائع شامل ہیں۔

(۱) بلاواسطہ شخصی تجربات: ایک شخص کا بلاواسطہ تجربات کسی چیز کے لئے رویہ قائم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ ایک فرد کا ذاتی تجربات چاہئے وہ اچھا ہو یا خراب اس کے رویہ کی گہرائی سے متاثر کرتا ہے۔ یہ رویے جو ذاتی تجربات پر قائم ہوتے ہیں اس کو بدلنا بہت مشکل ہے۔

(۲) ایٹلاف: کبھی کبھی ایک فرد نئے رویے کے ساتھ سامنا کرتا ہے جو پہلے کے رویے سے ایٹلاف کرتا ہے۔ ایسے حالات میں پرانے رویے کو نئے رویے کے ساتھ منتقلی ہوتی ہے۔

(۳) خاندان اور ہم ساتھی: رویہ جیسے اقدار والدین سے، اساتذہ اور ہم جماعت ساتھیوں سے حاصل کئے جاتے ہیں۔

(۴) آس پڑوس: آس پڑوس جہاں ہم رہتے ہیں یا ثقافتی اور مذہبی گروہ ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو پڑوسی ہیں۔ یہ لوگ اثر کے ہوں یا دکھن کے۔ لوگ جو مختلف جگہ سے مختلف ثقافت رکھتے ہیں۔ اس میں سے کچھ ہم تسلیم کرتے ہیں اور کچھ کو ناپسند اس سے ہمارا رویہ بنتا ہے۔

(۵) معاشی حالت اور پیشہ: ایک فرد کی رویہ کی تشکیل میں معاشی حالت اور پیشہ اثرات ڈالتے ہیں۔ ہمارے سماجی و معاشی پس منظر ہمارے موجودہ اور مستقبل کے رویہ پر اثرات ڈالتے ہیں۔ تحقیقوں سے یہ بات سامنے آتی ہے۔ روزگار مذہبی اور معاشی اقدار پر رویہ کو تشکیل کرتے ہیں۔

(۶) ماس کمیونی کیشن: رویہ اقدار کے مقابلہ کم مستحکم رہتی ہے۔ مثال کے طور پر اشتہار ہمارے رویہ کو تبدیل کرتی ہے۔

2.6.5 رویہ کو متاثر کرنے والے عوامل

رویہ کو متاثر کرنے والے عوامل مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) نفسیاتی عوامل

(۲) خاندان و ہم ساتھی

(۳) سماج

(۴) سیاسی عوامل

(۵) معاشی عوامل

(۶) ماس کمیونیکیشن

Concept (تصور) : ایک مجرد خیال۔ کسی شے کے بارے میں اس کی فہم
 Nature (نوعیت) : مجموعی طور پر فطری دنیا کا مظاہر جس میں پودوں، جانوروں زمین کی دیگر خصوصیات
 شامل ہیں اور

کسی چیز کی بنیادی خصوصیات
 Thinking (سوچ) : کسی چیز کے بارے میں غور کرنے یا اس کی وجہ سے کسی دماغ کے استعمال کرنے کا
 عمل۔

Critical Thinking (تنقیدی سوچ) : یہ ایک قسم کا سوچ ہے جو ایک انسان اپنے عقائد اور رویہ کو الگ
 رکھ کر کسی مسئلے کے سچائی کا پتا کرنا ہے۔ یہ قدر پیمائی کا فن ہے۔
 Clarity (وضاحت): واضح ہونے کی کیفیت۔
 Accuracy (درستی) : درستی کی حالت۔
 Relevancy (مناسب) : مواد سے منسلک۔
 Creativity (تخلیقیت) : تخیل۔
 Hypotheses (مفروضہ) : ایک مسئلہ کا مناسب حل۔
 Intelligence (ذہانت): علم اور مہارت حاصل کرنے لاگو کرنے کی صلاحیت
 Attitude (رویہ) : سوچنے یا کسی چیز کے بارے میں محسوس کرنے کا ایک مستقل طریقہ جو عام طور پر ایک شخص کے
 رویے میں ظاہر ہوتا ہے۔

Points to

2.7 یاد رکھنے کے نکات

Remember

- ☆ تنقیدی سوچ کسی سوچ کا وقد ر پیمانے کا فن ہے جو اس کی بہتری کے نظریہ سے کام کرتا ہے۔
- ☆ جماعت میں جب کوئی طلبہ تنقیدی سوچ رکھتا ہے تو واقع اس کی معلومات میں اضافہ ہوگا اور ساتھ ساتھ عنوان کو بھی اچھی طرح سمجھا جائے گا۔
- ☆ ہماری اکتسابی صلاحیت اور مسئلے کے حل کی بنیاد صحیح سوچنے کی صلاحیت پر منحصر کرتا ہے۔
- ☆ تخلیقی صلاحیت و اہلیت ہے جس کا استعمال سے کوئی نئی بات دریافت کی جاتی ہے یا کسی ایسی چیز کی دریافت کو کہتے ہیں جو نئی ہو اور سماج کے لئے فائدہ مند ہو۔
- ☆ تخلیقیت کو ایک عمل کے طور پر دیکھا جاتا ہے جہاں مختلف عناصر کی شناخت کسی ایک حالت کے مد نظر کی جاتی ہے۔

- ☆ ڈکشنری کے لفظوں میں ذہانت کو اکتساب اور عمل پذیری کی صلاحیت سے تصور کیا جاتا ہے۔
- ☆ ماہرین نفسیات ویلیئم اسٹیرن (William Stern) نے 1912 میں IQ کا تصور کو سامنے لایا۔
- ☆ ذہانت کے تین اقسام : ذہانت کے اقسام مندرجہ ذیل ہیں:-

Abstract Intelligence (۱) مجرد ذہانت

Concrete Intelligence (۲) حقیقی ذہانت

Social Intelligence (۳) سماجی ذہانت

- ☆ مجرد ذہانت کا تعلق غیر مادی مواد سے ہوتا ہے اس میں فرد الفاظ بندشوں اور حروف کے ادراک پر رد عمل ظاہر کرتا ہے
- ☆ حقیقی ذہانت کو میکانیکی یا حرکی ذہانت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی صلاحیت ہے جس کا تعلق مشین اور میکانیکی

اشیاء

- ☆ سماجی ذہانت کا تعلق ایسی صلاحیت کو کہتے ہیں جو انسانوں سے ہم آہنگی کراتا ہے
- ☆ دو عوامل نظر میں پہلا عوامل کو g کہا گیا ہے یعنی عام دماغی اہلیت یا یکساں اہلیت جو زندگی کے ہر پہلو میں شامل ہیں اور دوسرا
- عوامل S ہے جسے مخصوص اہلیت کہا جاتا ہے جیسے فنکارانہ صلاحیت، عددی صلاحیت وغیرہ
- ☆ گلفرڈ کے اس نظریہ کو تین جہتی نظریہ بھی کہا جاتا ہے۔

Model Examination Question

نمونہ امتحانی سوالات

- طویل جوابی والے سوالات
- ۱- تنقیدی سوچ کا تصور اور تعلیم میں اہمیت بیان کریں۔
 - ۲- متعلمین میں تنقیدی سوچ کی نشوونما میں اساتذہ کا کردار بیان کریں۔
 - ۳- تخلیقیت کے تصور کو تفصیل سے بیان کریں۔
 - ۴- اسکول میں تخلیقیت کا فروغ کیسے ہو سکتا ہے جواز پیش کریں۔
 - ۶- ذہانت سے آپ کیا سمجھتے ہیں، اس کے مختلف اقسام بیان کریں۔
 - ۷- گلفرڈ کا نظریہ پر بحث کریں۔

مختصر جوابی والے سوالات

- ۱- تخلیقیت کو مثال کے ذریعہ سمجھائے۔
- ۲- رویہ کی خصوصیات بیان کریں۔

۳۔ I.Q کا تصور بیان کریں۔

۴۔ دو عوامل نظریہ بیان کریں۔

۵۔ تعلیم میں تنقیدی سوچ کی اہمیت بیان کریں۔

معروضی قسم کے سوالات Objective Type Questions

۱۔ تخلیقیت سے متعلق ہے

(a) نئی چیزوں کی دریافت (b) کھانا (c) ایمانداری (d) ان میں سے کوئی

نہیں

۲۔ رویہ کو ظاہر کرتی ہے۔

(a) طرز عمل (b) شکل (c) لکھنا (d) ان میں سے کوئی نہیں

۳۔ والس کے مطابق تخلیقی عمل کا پہلا مرحلہ

(a) پڑھنا (b) مسلسل بڑھتے رہتا ہے

(c) تیاری (d) ان میں سے کوئی نہیں

۴۔ تنقیدی سوچ کے لئے ضروری ہے۔

(a) وضاحت (b) مناسب

(c) درستی (d) ان میں سے کوئی نہیں

۵۔ خود مرکزیت کا مطلب ہے۔

(a) اپنے نظریے سے دیکھنا (b) دوسرے کے نظریے سے دیکھنا (c) دونوں (d)

ان میں سے کوئی نہیں

۶۔ ذہانت کا مطلب ہے۔

(a) جیسے والدین ہوتے ہیں ویسے ان کی اولاد ہوتی ہے (b) ذہن ماں باپ کے بچے کنڈ ذہن ہوتے ہیں

(c) I.Q اوسط کے اُپر ہوتی ہے۔ (d) ان میں سے کوئی نہیں

۷۔ کون سے مرحلہ کو انقلابی مرحلہ کہا جاتا ہے۔

(a) شیرخوارگی (b) بچپن (c) عنفوانِ شباب (d) بلوغت

۸۔ کثیرالعوامل نظریہ کا نظریہ کس نے دیا۔

(a) فرائڈ (b) تھارنڈائیک (c) کوہل برگ (d) پیاجے

۹۔ دو عوامل کا نظریہ کس نے دیا۔

(a) فرائڈ (b) اسپیرمین (c) کوہل برگ (d) پیاجے

۱۰۔ گلفرڈ کے نظریہ کا کیا نام ہے۔

(a) تین جہتی نظریہ (b) دو جہتی نظریہ (c) ایک جہتی نظریہ (d) ان میں سے سبھی۔

Suggested Books

سفارش کردہ کتابیں

(۱) جدید تعلیمی نفسیات: پروفیسر محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ

(۲) تعلیمی نفسیات کے پہلو: ڈاکٹر آفاق ندیم خاں وسید معاز حسین، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ

(۳) نفسیاتی اساس تعلیم: مرزا شوکت بیگ، محمد ابراہیم خلیل، سید اصغر حسین، دکن ٹریڈرس بک سیلر حیدرآباد

(۴) تعلیم اور اس کے اصول: محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ

(۵) نایاب تعلیمی نفسیات: شاذیہ رشید جدران پبلی کیشنز لاہور

(۶) تعلیمی نفسیات اور رہنمائی: ملک محمد موسیٰ رشاذیہ رشید، جدران پبلی کیشنز

- 7) Cronbach, I.J. (1970), Essentials of Psychological Testing, 3rd ed., New York, Harper and Row Publishers
- 8) Dandapani, S. (2007). Advanced Educational Psychology, New Delhi, Anmol Publications Pvt. Ltd
- 9) Ebel, Robert L. (1979), Essentials of Psychological Measurement, London, Prentice Hall International Inc.
- 10) Kulshetra, S.P. (1997), Educational Psychology - Raj Printers - Meerut
- Kuppuswamy, B. (2006), Advanced Educational Psychology, New Delhi.
- 11) Publishers Private Ltd. Sterling
- 12) Mangal, S.K (2007), Advanced Educational Psychology Prentice Hill of India Pvt. Ltd. New Delhi

13) Mathur, S.S. (2007), Educational Psychology, Agra .Vinod Pustak
Mandir.

14) Schopler, J. Weisz, J. King R & Morgan, C (1993), Introduction to
Psychology -
Prentice Hill of India Pvt. Ltd., New Delhi

3.1 تدریس کی نوعیت Nature of teaching

3.2.1 تدریس کی سطوح / تدریسی درجات Level of Teaching

3.2.1.1 حافظہ کی سطح - Memory Level

3.2.1.2 فہم کی سطح - Understanding Level

3.2.1.3 انعکاس یا عکاسی فکری سطح - Reflective Level

3.2.2 تدریسی مراحل Phases of Teaching

3.2.2.1 قابل فعال مرحلہ (Planning Stage Pre - Active Phase)

3.2.2.2 تعاملی مرحلہ Interaction Phase

3.2.2.3 بعد تعاملی مرحلہ (Post - Active Phase of Teaching)

3.3 اکتسابی طرز رسائی

3.3.1 کرداریت طرز رسائی (Behaviourism)

3.3.2 دقونی طرز رسائی (Cognitivism)

3.3.3 تعمیری طرز رسائی (Constructivist)

3.3.4 اشتراکی طرز رسائی (Participatory)

3.3.5 تعاونی طرز رسائی (Co-Operative)

3.3.6 انفرادی اکتساب (Personalized)

3.3.7 کلی یا جامع طرز رسائی (Wholistic)

3.4 تدریسی ماڈل

3.4.1 تحصیل تصورات ماڈل (Concept Attainment Model)

3.4.2 جدید منظمہ ماڈل (Advance Organizer)

3.4.3 فقہی تحقیق ماڈل (Jurisprudential Inquiry Model)

3.4.4 تحقیقی تربیت ماڈل (Inquiry Theory Model)

3.5 یاد رکھنے والے نکات

3.6 نمونہ امتحانی سوالات z

تعارف:

عام طور پر تدریس کے معنی معلم کے ذریعہ اپنائے گئے پیشہ یا کسی فرد کو کچھ مخصوص علم، مہارت یا رویہ وغیرہ کے حصول میں دی جانے والی مدد سے لیا جاتا ہے۔ لیکن اگر دھیان سے سوچا جائے تو اتنے آسان الفاظ میں اسکی تعریف نہیں کی جاسکتی تدریس سماجی، ثقافتی تناظر میں ہونے والا ایک پیچیدہ سماجی، ثقافتی اور اخلاقی عمل ہے۔ جس کی نوعیت اور ساخت سماج کو بدلنے میں معاون ہوتا ہے۔ اور سماج میں بدلاؤ کے ساتھ ساتھ تبدیلی بھی ہوتی ہے۔ یہ عمل صرف درجہ کی چہاردیواری تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ عمل درجہ کے باہر بھی چلتا ہے۔ اسکے علاوہ مختلف سطحوں پر اور مراحل میں ہوتا ہے۔

ایک چینی مقولہ ہے کہ ”جتنی طرح کے مدرس اتنی طرح کی تدریس“ یعنی ہر مدرس کے تدریس کا ایک الگ انداز ہوتا ہے۔ اسی طرح مختلف مکتبہ فکر کے ماہرین نے بھی تدریس کی متفرق طرز رسائی دیں، آگے کے صفحات میں ان طرز رسائی کو مفصل بیان کیا جائے گا اور انہیں طرز رسائی پر مبنی کچھ تدریسی ماڈل کو بھی واضح کریں گے۔ جس کو مندرجہ ذیل صفحات میں تفصیل سے بیان کیا جائے گا۔

مقاصد:

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلباء

- (۱) تدریس کی نوعیت کو بیان کر سکیں گے۔
- (۲) تدریسی مراحل کی وضاحت کر سکیں گے۔
- (۳) ما قبل فعال مرحلہ پر معلم کے ذریعہ کی جانے والی تیاریوں کی فہرست سازی کر سکیں گے۔
- (۴) فعال یا تعالیٰ مرحلے کی سرگرمیاں بیان کر سکیں گے۔
- (۵) ما قبل فعال مرحلے کی تشریح کر سکیں گے۔
- (۶) تدریس کی حافظہ اور فہم کی سطح واضح کر سکیں گے۔
- (۷) تدریس کے مختلف طرز رسائی کی فہرست سازی کریں گے۔
- (۸) مختلف طرز رسائی اپنی تدریس میں استعمال کر سکیں گے۔
- (۹) تدریسی ماڈل کو بیان کر سکیں گے۔

3.1 تدریس کی نوعیت Nature of teaching

اکتساب میں سہولت فراہم کرنے کا عمل تدریس کہلاتا ہے۔ تدریس، علم، مہارتوں اور اوصاف کا وہ خصوصی اطلاق ہے جو فرد اور سماج کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے میں یگانہ کردار ادا کرتا ہے۔ تدریس نہ صرف نصابی مقاصد کے حصول کے لئے کی جاتی ہے بلکہ طلباء میں اقدار کا نشوونما، ایک بہتر شہری اور سماج بنانے کے لئے ضروری اوصاف پیدا کرنے کی کوشش و تلقین بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ تدریس کے دوران مدرس طلباء میں خود تصور، خود اعتمادی، عزت نفس جیسے اوصاف کے نشوونما کی سعی کرتا ہے تاکہ وہ سماج کے افادہ میں مہر ثابت ہو سکیں۔ تدریس کو آرٹ اور سائنس دونوں کا درجہ حاصل ہے۔ اس سے مراد طلباء کی ضروریات، تجربات، احساسات کو سمجھنے اور ان کو مناسب انداز میں پورا کرنے اور وقت ضرورت مناسب انداز میں مداخلت کرنے سے ہے تاکہ اکتساب میں مدد فراہم کی جاسکے۔ مدرس کے پیشہ سے جڑنے کے لئے علم کے ساتھ ساتھ تدریس کی مہارتوں کا جاننا بھی ضروری ہوتی ہے۔

اگر تدریس کی نوعیت کی بات کی جائے تو مختلف فکری مکاتب کے لحاظ سے تدریس کی نوعیت مختلف بتائی گئی ہے۔ کرداری مکتب فکر کے مطابق مدرس کا رول درجہ میں تدریسی محرکات کا مہیا کرنا اور طلباء کو صحیح رد عمل کے لئے محرکہ فراہم کرنا ہے۔ معلم مدرس کے ذریعہ دی گئی اطلاعات کو جانے گا۔ ذہن نشین کریگا اور پوچھے گئے سوالات کا جواب دیگا اور اس طرح اس کے طرز عمل اور کردار میں نسبتاً مستقل تبدیلی رونما ہوگی۔ تدریس ایک ایسا عمل ہے جس میں مشق و مہارت اہم ہوتی ہے۔ تدریسی عمل میں معلم کا کام معلم کو صحیح اور متوقع رد عمل اور طرز عمل سکھانا ہوتا ہے۔ اور اس سکھانے کے عمل میں مناسب تقویت فراہم کرنا بھی اہم ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ مزید سیکھنے کے لئے معلم ذہنی جسمانی اور جذباتی طور پر تیار ہوتا ہے۔ تدریس کے عمل میں مدرس یہ بھی جانچ کرتا ہے کہ طلباء کے طرز عمل میں متوقع تبدیلی رونما ہوئی ہے یا نہیں اور یہ جانچ ظاہری طرز عمل اور امتحان کے ذریعہ معلم کرتا ہے۔

اس کے علاوہ ادراکی مکتب فکر (Cognitivist) کی مرکزیت ادراکی اور وقوفی عمل جیسے سوچ، حافظہ، مسائل کا حل پر ہوتی ہے۔ علم کے حصول سے مراد اسکیما کے بننے سے ہے۔ اور اکتساب سے مراد نئے اسکیما بنانا یا پرانے اسکیما میں تبدیلی رونما ہونا ہے۔ اس طرز رسائی سے ہونے والی تدریس میں مدرس معلم کو وہ اکتسابی مواقع فراہم کرتا ہے جس کے ذریعہ معلم نئے اطلاعات کو پرانے اسکیما سے جوڑ سکے۔

تعمیریت پسند طرز رسائی کے مطابق تدریس کے عمل میں معلم فعال رہ کر نئے علم و فہم کو تعمیر کرتا ہے۔ معلم ہی علم کو تعمیر کرنے والا ہوتا ہے۔ اس طرز رسائی سے ہونے والی تدریس میں درجہ کا ماحول جمہوری ہوتا ہے۔ اس میں معلم فعال رہتا ہے اور تدریسی سرگرمیاں طلباء مرکز اور تعامل پر مبنی ہوتی ہیں۔ مدرس اکتسابی عمل میں سہولت کار، سہل کندہ

(Facilitator) کا کام کرتا ہے جس کے ذریعہ طلباء کو اپنے اکتساب کی ذمہ داری کا احساس اور خود اعتمادی جیسے وصف پیدا ہو سکے۔ مدرس کی توجہ کا مرکز طلباء کو سوالات کے ذریعہ رہنمائی فراہم کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے طور پر نتائج اخذ کر سکے اس طرح مختلف طرز رسائی کے مطابق تدریس کی نوعیت بھی مختلف ہے۔ بلاشبہ تعلیم کے عمل میں تدریس ایک لازمی جزء ہے تدریس کا مقصد علم و تفہیم کی نشوونما کرنا اور مہارتوں کو سکھانا ہے۔ کمرہ جماعت میں ہونے والا وہ تعامل ہے جو کہ معلم کو تعلیمی مقاصد اور اہداف کی طرف گامزن کرتا ہے۔ یہ آرٹ اور سائنس دونوں ہے۔

3.2.1 تدریس کی سطحیں / تدریسی درجات Level of Teaching

تدریس ایک ایسا عمل ہے جس کا تعلیم کے حصول سے گہر تعلق ہے Hunt and Bigger کے مطابق، ”معلم کسی بھی مضمون کی تدریس تین درجات یا سطحوں پر کرتا ہے۔“

3.2.1.1 حافظہ کی سطح - Memory Level

3.2.1.2 فہم کی سطح - Understanding Level

3.2.1.3 انعکاس یا عکاسی فکری سطح - Reflective Level

3.2.1.1 حافظہ کی سطح : Memory Level

وڈو تھ کے مطابق، ”حافظہ سے مراد اکتساب کا راست استعمال ہے یادداشت کے اس درجہ کے لئے کسی سوچ و فہم کی ضرورت پیش ہوتی ہے۔ اس درجہ میں سب سے زیادہ زور معلومات اور حقائق کو پیش کرنے اور ان کو ذہن میں محفوظ کرنے پر دیا جاتا ہے۔ اس عمل میں یہ نظریہ بھی موجود رہتا ہے کہ با معنی مواد کو آسانی سے یاد کروایا جاسکتا ہے اور وہ دیرپا ہوتا ہے اس درجہ کی تدریس میں بصیرت موجود نہیں ہوتی۔ عموماً طالب علم مواد مضمون رٹ کر اچھی طرح ذہن نشین کر لیتے ہیں اور اسی بنیاد پر امتحان میں اچھے نمبر حاصل کر لیتے ہیں۔“

اس درجہ کی تدریس میں تمام معلومات اور حقائق کو ظاہری طور پر طلباء کے ذہن میں ٹھونسا جاتا ہے جس کی وہ وقت ضرورت بازیابی کر لیتے ہیں، اس میں معلم فعال (Active) رہتا ہے اور طلباء غیر فعال (passive) رہتے ہیں، وہ سخت نظم ضبط میں معلم کے ذریعہ دئے گئے ہدایات کے مطابق سرگرمیاں کرتے ہیں اس میں تدریس تقریباً میکائیک کی ہوتی ہے درجہ میں انفرادی تعلیم، گروہی تعلیم اور محرکات کے رد عمل کی شکل میں تعلیم پر زور دیا جاتا ہے۔ اس کی بنیاد مندرجہ ذیل مفروضات پر قائم ہے۔

۱۔ با معنی مواد کو یاد کرنے میں آسانی ہوتی ہے اور وہ زیادہ عرصہ تک یاد رہتا ہے۔

۲۔ حفظ کرنے کے عمل میں حفظ کرنے کی صلاحیت اور ذہانت کے درمیان کوئی مثبت ربط نہیں ہوتا ہے۔

۳۔ یاد کئے جانے والے مواد سے طلباء کے حقیقی علم میں بہت کم اضافہ ہوتا ہے۔

3.2.1.1 حافظہ کی سطح کی تدریس کے ماڈل : Model of Memory Level of Teaching

ہر برٹ نے اس ماڈل کو واضح کیا ہے اور اس میں پانچ اہم مرحلوں کو شامل کیا ہے۔

۱۔ مرکوزیت - Focus

۲۔ ترکیب - Syntax

۳۔ معاشرتی نظام - Social System

۴۔ حمایتی نظام - Support System

۵۔ تجزیاتی نظام - Evaluation System

۱۔ مرکوزیت : Focus

ہر برٹ کے مطابق، ”حافظہ کے درجہ کی تدریس کا مرکز حقائق کو یاد رکھنے، ذہنی پہلوؤں کی تربیت، حقائق پر مبنی معلومات کے حصول، پڑھائے جانے والے مواد کو زیادہ عرصہ تک یاد رکھنے وقت ضرورت اس کی بازیابی کر لینے، پہچان لینا، دہرا لینے پر زور دیتا ہے۔“

۲۔ ترکیب : Syntax

ہر برٹ نے حافظہ کے درجہ کی تدریس کے لحاظ سے ترکیب کو پانچ مراحل میں تقسیم کیا جو کہ ہر برٹ کے پانچ مراحل کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ ان مراحل میں معلم ایسے حالات پیدا کرتا ہے جو کہ حافظہ کی سطح کی تدریس کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔

☆ تیاری Preparation:

یہ پہلا مرحلہ ہے جس میں طلباء کی سابقہ معلومات یا علم کے معیار کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اور اس سابقہ معلومات کے ذریعہ نئی معلومات حاصل کرنے کا تجسس طلباء میں پیدا کیا جاتا ہے۔ یعنی سابقہ معلومات کی آزمائش کے ذریعہ نئے علم حاصل کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

مقصد کا بیان:

اس میں پرانے علم سے نئے علم کو جوڑتے ہوئے معلم نئے سبق کا اعلان کرتا ہے، یعنی طلباء کو پڑھائے جانے والے عنوان کو واضح کر دیتا ہے اور عنوان کو تختہ سیاہ پر لکھ کر سبق کی طرف پیش رفت کرتا ہے۔

پیش کش (Presentation)

یہ وہ مرحلہ ہے جس میں اصل تدریس عمل میں آتی ہے اس میں ایسے تدریسی حالات پیدا کئے جاتے ہیں کہ معلم اور طلباء دونوں تدریس کے عمل میں حصہ لیں سکیں۔ ان تمام سرگرمیوں کا مقصد تصورات اور علم کو طلباء کو ذہن نشین کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے آسان زبان کا استعمال کرتے ہوئے مخصوص مثالوں کے ذریعہ بہتر طور پر ذہن نشین کروایا جاسکتا ہے اس کوشش کے ساتھ کہ طلباء کی دلچسپی سبق میں بنی رہے۔ اس کے لئے وقتاً فوقتاً سوالات بھی پوچھے جاتے ہیں مواد مضمون کو معلم بڑی مہارت سے منظم کرتا ہے تاکہ طلباء صحیح ترتیب سے یاد رکھ سکیں۔ اس میں معلم سوالات کرتا ہے، چارٹ، گراف، تصویریں، ماڈل وغیرہ طلباء کو دکھاتا ہے اور ساتھ ساتھ تشریح و وضاحت بھی کرتا ہے۔

تقابل اور تنظیم Comparison and Association

اس مرحلہ میں پیش کردہ مختلف حقائق، واقعات اور تجربات کے درمیان باہمی تعلق قائم کیا جاتا ہے۔ ایک دوسرے سے تقابل کے ذریعہ ذہنوں میں معلومات واضح کی جاتی ہیں اس میں مختلف مضامین کا تقابلی جائزہ لیا جاتا ہے یعنی ایک مضمون کے حقائق و شواہد کا دوسرے مضمون سے تقابلی جائزہ لیکر اور دونوں کے درمیان باہمی ربط دیکھ کر معلومات واضح کی جاتی ہے جیسے کہ معاشیات کا تعلق جغرافیہ سے اور اس جگہ کی تاریخ سے آسانی سے جوڑا جاسکتا ہے اس کے ذریعہ مواد کو ذہن نشین کرنا آسان ہو جاتا ہے اس میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ جن حقائق اور تجربات کا انہوں نے مشاہدہ کیا ہے اس کی مثالیں دی جائے اور طلباء کو بھی وہی مثالیں دینے کے لئے ترغیب دی جائے۔ اس میں درسی کتاب میں دی گئی مثالوں کے علاوہ عام زندگی کے مثالوں کے ذریعہ ان میں حقائق کو ذہن نشین کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

تعمیم (یا) عمومیت Generalization

ہر برٹ نے اس مرحلہ کو ایک نظام کا نام دیا جس میں طلباء کو سوچنے کے مواقع دئے جاتے ہیں اس کے بعد طلباء کچھ اصول و قوانین بناتے ہیں جو ان کے مستقبل کے حالات میں کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ یعنی اس مرحلہ پر طلباء پیش کردہ حقائق کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے ایک نتیجہ پر پہنچتے ہیں اور حاصل کردہ علم کی تفہیم کرتے ہیں۔

اطلاق (Application)

اس مرحلہ پر معلم طلباء کو تدریس کے ذریعہ علوم و حقائق کو نئے حالات میں نفاذ کرنے کی ترغیب دے کر آمادہ کرتا ہے یعنی یہ دیکھا جاتا ہے کہ پڑھائی جانے والی تعلیم کا استعمال کیا جا رہا ہے یا نہیں۔ اور اس کے مناسب استعمال و نفاذ کے لئے منصوبہ بند سرگرمیاں کرتا ہے اور ان کو روزمرہ کی زندگی میں اطلاق کرنے کی ترغیب دلاتا ہے جیسے کہ نئے الفاظ کو زبان و بیان میں استعمال کرنے کی ترغیب ریاضی میں سیکھے گئے حساب کتاب کے عام زندگی میں نفاذ کرنے کی ترغیب یہ اطلاق نہ صرف اکتساب کو موثر بناتا ہے بلکہ علم کو نسبتاً مستقل بھی کرتا ہے۔

اعادہ Recapitulation

اس مرحلہ پر معلم یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ طلباء نے علم و حقائق کو ذہن نشین کیا اور سمجھا ہے یا نہیں اس مرحلہ کے حصول کے لئے معلم پورے سبق پر نظر ثانی کرواتا ہے۔ تفویض دیتا ہے اسی کے ذریعہ سبق اختتام پذیر ہوتا ہے۔

معاشرتی نظام Social System

تدریس کے معاشرتی نظام کے دوارکان ہوتے ہیں طلباء اور معلم۔ اس میں معلم ایک authority کا رول نبھاتا ہے۔ اور طلباء اس کے تابع رہتے ہیں۔ اس سے زیادہ تر وقت معلم فعال رہتا ہے اور طلباء غیر فعال رہتے ہیں۔ اساتذہ کا کام مواد مضمون کو پیش کرنا اور طلباء کا مواد مضمون کو منتظم کرنا ہوتا ہے، اس میں درجہ پر معلم کا پوری طرح

کنٹرول رہتا ہے۔ معلم کو تدریس کے دوران دونوں محرکہ فراہم کرتا ہے، طلباء اس پر عمل کرتے ہیں اور معلم خاطر خواہ تقویت فراہم کرتا ہے، یہ تقویت منفی اور مثبت دونوں ہو سکتی ہے تاکہ حصول علم کے لئے انکی بہتر حوصلہ افزائی ہو سکے۔ اس میں طلباء معلم کی ہدایات پر عمل کرنے کے لئے پابند ہوتے ہیں۔

حمایتی نظام Support System

اس میں یاد کرنے اور یاد رکھنے پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور امتحانات بھی یادداشت پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس کے حمایتی نظام کا اہم حصہ معیاری کتابیں سمعی بصری اشیاء ہوتی ہیں مواد مضمون کو بہتر انداز میں پیش کرنے کے لئے اور طلباء کو آسانی سے سمجھانے کے لئے سمعی و بصری معاونت کا موثر طریقہ سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ معلم اصولوں، نظریات، مقاصد اور طلباء کے مختلف ریکارڈ سے بھی اپنی تدریس کو منظم کرتا ہے۔

تجزیاتی نظام Evaluation System

تعلیمی مقاصد کا حصول ہوا ہے یا نہیں اگر ہوا ہے تو کس معیار کا ہوا ہے اس کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کیلئے زبانی آزمائش اور تحریری آزمائش ہوتی ہے معروضی طریقہ کار اس بات کا تجزیہ کرتا ہے کہ طلباء یاد رکھتے ہوئے مواد کو پہچان سکتے ہیں یا نہیں۔

3.2.1.2 فہم کی سطح کی تدریس (Understanding Level of Teaching)

فہم کی تدریس کے لئے دراصل حافظہ کی تدریس ابتدائی مرحلہ ہے اس سطح کی تدریس میں معلم کا پورا زور حقائق کو سمجھنے اور اس کی تعلیم کی فہم پر ہوتا ہے۔ یعنی معلم طلباء کو زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرتا ہے تاکہ وہ اپنے ذہنی طرز عمل کو بہتر بنا سکیں۔ یہ طلباء کو خاص و عام اصولوں اور حقائق کے درمیان تعلق بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

فہم کی سطح کی تدریس کا نمونہ: Model of Understanding Level of Teaching

اس سطح کے ماڈل کو ماریسن Morrison نے واضح کیا ہے تفہم کے لغوی معنی فہم، ادراک، یا فعال، کو سمجھنا ہے ماریسن کے مطابق یہ اس سے بہت زیادہ ہے ان کے مطابق فہم سے مراد تعلق اور فرق کو دیکھنا ہے اور ادراک کا مطلب تالیف و تشریح ہے اس سطح کی تدریس میں ذہنی صلاحیتوں کا استعمال ہوتا ہے اس سطح کی تدریس میں اس نے پانچ مراحل بتائے ہیں۔

۱۔ مرکزیت Focus

۲۔ ترکیب Syntax

۳۔ معاشرتی نظام Social System

۴۔ حمایتی نظام Support System

۵۔ تجزیاتی نظام Evaluation System

مرکزیت Focus :

اس تدریس کے ماڈل کا مرکز مواد مضمون کے بارے میں، مہارت پیدا کرنا اور خاطر خواہ معلومات فراہم کرنا ہوتا ہے۔

ترکیب Syntax:

ماریسن نے اس درجہ کی ترکیب کو پانچ مراحل میں تقسیم کیا ہے۔

(i) انکشاف Exploration

تدریس کا ایک اہم اصول ہے کہ تدریس وہاں سے شروع ہونی چاہیے جہاں پر متعلم ہو یعنی متعلم کے ہونے سے مراد ان کی ذہنی آمادگی، معیاری سطح اور سابقہ علم کو سامنے رکھتے ہوئے تدریس شروع کرنی چاہیے۔ متعلم کا علم جہاں پر ختم ہوتا ہے اسی سے آگے علم دینے کا عمل شروع ہوتا ہے۔ یہ معلم کو بذات خود دیکھنا ہوگا کہ متعلم کسی مخصوص یا مجوزہ سبق کے بارے میں پہلے سے کیا جانتا ہے اور کیا نہیں جانتا ہے جس سے معلم ان موضوعوں کو منفصل بنائے گا جن کے بارے میں طلباء نہیں جانتے ہیں اور جن کے بارے میں پہلے سے جانتے ہیں ان کو مختصراً بتادیں گے۔ اس کے علاوہ جو موضوعات طلباء پہلے سے جانتے ہیں وہ نئے اور متعلقہ موضوعات کے لئے ایک اساس کا کام کریں گے دوسرے الفاظ میں اس مرحلہ پر معلم اپنی ترجیحات کو منظم کرتا ہے اور طلباء کے موجودہ علم سے پرے معلومات پر متوجہ اور مرکوز ہوتا ہے۔ یہ لائحہ عمل انکشاف کہلاتا ہے۔ اس علم کے لئے معلم آزمائشی جانچ یا زبانی طور پر طلباء کا اندازہ قدر کر سکتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اس مرحلہ پر تدریس منظم کی جاتی ہے سابقہ معلومات کی تلاش و جانچ کی جاتی ہے اور مواد مضمون کے

حوالے سے طلباء کے معیار اور دلچسپیوں کو جانچا جاتا ہے۔ یہ جانچ سوالات کے ذریعہ کی جاتی ہے، طلباء کے ضروریات کے مطابق مواد کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے اور اس کے اجزاء کو ایک ترکیب و ترتیب میں منطقی تسلسل کے ساتھ مرتب کیا جاتا ہے جو کہ نفسیاتی بنیادوں پر کام کرتا ہے۔

(ii) پیش کش Presentation

اس مرحلہ پر استاد بہت سنجیدہ ہوتا ہے اور مواد کو پیش کرنے کے لئے کچھ سرگرمیاں انجام دیتا ہے، اس مرحلہ پر مضمون کے اہم نکات طلباء کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور مخصوص نکات پر زور دیا جاتا ہے۔ اس میں مدرس موجودہ وسائل اور آلات کا استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے اس مرحلہ پر صرف مرکوزی گفتگو Focused Discussion ہی کافی نہیں ہوتا ہے، بلکہ تختہ سیاہ کا استعمال، ورک شیٹ (worksheet) وغیرہ کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

اس مرحلہ کو اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ پہلے معلم مواد مضمون کو چھوٹے حصوں میں پیش کرتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ باہمی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنے کے بعد یہ کوشش کرتا ہے کہ مواد سمجھا جا چکا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کتنے طلباء نہیں سمجھ سکے۔ اگر نہ سمجھنے والے طلباء کی تعداد زیادہ ہوتی ہے تو مواد مضمون کو دوبارہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد معلم تجزیہ کرتا ہے اور اگر اس تجزیہ کے نتائج تسلی بخش ہوتے ہیں تو آگے بڑھتا ہے۔

(iii) انجذاب Assimilation

مواد مضمون کو پیش کرنے کے بعد استاد اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ بہت سے طلباء نے نئی معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اس کے بعد معلم طلباء کو یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ اپنی حاصل کردہ معلومات کے درمیان باہمی تعلق قائم کر سکیں۔ یعنی پہلے دو مراحل انکشاف اور پیش کش معلم کے ذریعہ ہی انجام دیئے جاتے ہیں مگر تیسرے مرحلے پر طلباء کی باری آتی ہے اس مرحلہ پر طلباء کے سامنے یہ حالات پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ ایک اہم مسئلہ کچھ مخصوص سوالات کے ساتھ۔

۲۔ ایک اہم تصور جس میں کچھ چھوٹے اور دوسرے تصورات جڑے ہوتے ہیں۔

۳۔ ایک اہم موضوع جس میں چھوٹے اور دوسرے موضوع ہوتے ہیں۔

اس میں طلباء خود کو اطلاعات اکٹھا کرنے کے لئے تیار اور مستعد کرتے ہیں جو کہ انہیں مسائل کے حل کی طرف پیش رفت کرتی ہے اور کچھ موضوعات کی تشریح و توضیح کرتی ہے یہ سرگرمی طلباء کو ایسے مواقع فراہم کرتی ہے کہ وہ مطالعہ کی عادات کی نشوونما کر سکیں جیسے کہ مناسب کتب میگزین کی نشاندہی کرنا، معنی اور پوشدہ معنی کو جاننا، مواد مضمون کا اختتام کرنا، توضیح و تشریح کرنا، مضمون کے مرکزی خیال کو جاننا وغیرہ۔

انجذاب کے اس عمل میں طلباء کو مناسب مواقع فراہم کئے جاتے ہیں کہ وہ خیالات اور تصورات قائم کر سکیں اور انکی توضیحات کرنے میں مہارت حاصل کر سکیں۔ اس کے علاوہ مواد کی تہ تک پہنچ سکیں۔ انجذاب کے اس عمل میں ہر طالب علم اپنی ضرورت کے مطابق علم حاصل کرتا ہے اس لئے ایک معلم کو زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرنے چاہئے تاکہ ہر طالب علم انفرادی طور پر سرگرمیوں میں حصہ لے سکے۔ اس سطح پر لائبریری، لیباریٹری وغیرہ میں تو طلباء کام کرتے ہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گھر پر کرنے کے لئے مشقیں بھی دی جاتی ہیں۔

اس مرحلہ میں معلم اور طلباء دونوں ہی مصروف عمل رہتے ہیں طلباء انفرادی سرگرمیوں میں اور معلم طلباء کی ضروریات کے مطابق انہیں رہنمائی فراہم کرنے میں۔ اس کے علاوہ معلم یہ بھی جائزہ لیتا ہے کہ طلباء نے متعلقہ مواد میں مہارت حاصل کر لی ہے یا نہیں۔ اس مرحلہ پر طلباء کو سکھایا جاتا ہے کہ کیسے پوچھے گئے سوالات کے جوابات اپنے الفاظ میں دئے جاتے ہیں۔ کتابیات کا استعمال کس طرح کیا جاتا ہے اور وسائل کے استعمال کا طریقہ کار کیا ہے۔

(iv) تنظیم Organization

ماریسن کے مطابق اس تنظیم کے عمل میں تمام طلباء پڑھائے جانے والے مواد کو اپنے الفاظ میں تحریر کرتے ہیں۔ اس مرحلہ پر معلم یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ طلباء پڑھائے جانے والے مواد کسی کی مدد کے بغیر تحریر کر سکتے ہیں یا نہیں۔ یہ مرحلہ خاص طور پر ان مضامین کے لئے اہم ہے جو بہت طویل ہوتے ہیں اور ایک ہی یونٹ میں بہت سے عناصر موجود ہوتے ہیں۔ تحریری امتحان طلباء کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے منعقد کیا جاتا ہے یہ معیاری یا عددی لحاظ سے لیا جاسکتا ہے یا پھر معروضی اور مضمون کے طریقہ کے لحاظ سے لیا جاتا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر طلباء کو انجذاب کے عمل میں معلم کی رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے تو اتنی ہی ضرورت طلباء کو اطلاعات کو اکٹھا کرنے اور منظم کرنے میں بھی معلم کی ہوتی ہے یہ اطلاعات کئی کئی طریقوں سے منظم کی جاتی ہیں جیسے کہ سوالات کو ایک ایک کر کے پیش کرنا اور اس کا مختصراً جواب کے لئے طلباء کو تیار کرنا، اکٹھا کی گئی اطلاعات کی ایک

Outline تیار کرنا، گراف بنانا، جدول تیار کرنا، وغیرہ۔

طلباء اس سلسلے میں ایک ٹرم پیپر Term Paper یا رپورٹ بنا کر پیش کر سکتے ہیں۔ اس میں طلباء کو مدلل سوچنے کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔

(v) زبانی ادائیگی Recitation

یہ اس تکنیک کا ایک Capstone مرحلہ ہے جب کہ طلباء زبانی رپورٹ کے لئے تیار ہوتے ہیں اس میں ایک طالب علم یا طلباء کے گروپ کو درجہ میں موجود طلباء کے سامنے اکٹھا کی ہوئی معلومات کو منظم انداز میں پیش کرنا ہوتا ہے۔ اس میں یہ کوشش کی جاتی ہے کہ طلباء رپورٹ کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنا کر پیش کریں۔ اگر طالب علم کسی موقع پر لڑکھڑاتا ہے یعنی اطلاعات کو صحیح انداز میں پیش کرنے میں نا اہل ہوتا ہے تو معلم فوراً ایک معاونتی کردار (Supportive Role) کے ذریعہ طلباء کو سہارا فراہم کرتا ہے۔ یہ مرحلہ طلباء کی مخصوص مضمون یا مواد میں مہارت کو دکھاتا ہے۔

معاشرتی نظام Social System

اس طریقہ میں معلم کا رویہ جمہوری ہوتا ہے۔ وہ ایک فلسفی، دوست اور رہنما کا کردار ادا کرتا ہے وہ وقت ضرورت طلباء کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور رہنمائی بھی کرتا ہے معلم کے رویہ میں خشونت نہ ہو کر لچک ہوتی ہے اور وہ متحرک رہتا ہے، اس کے علاوہ تقویت دینے کے لئے ذرائع بھی ہر مرحلہ پر موجود رہتے ہیں، جب طلباء تحقیقاتی طریقے سے اطلاعات کو اکٹھا کرتے ہیں تو معلم ہمت افزائی اور وقتاً فوقتاً تعریف کے ذریعہ تقویت فراہم کی جاتی ہے اور جب طلباء اکٹھا کئے مواد مضمون کو پیش کرتے ہیں تو معلم کی دلچسپی کے ذریعہ دیا گیا سہارا بھی تقویت کا کام کرتا ہے۔ جب ان مراحل سے طلباء گزر جاتا ہے تو اس کو ذاتی تقویت حاصل ہوتی ہے یعنی اس میں خود اعتمادی، اطمینان اور ذاتی تجربہ جیسی اہلیتیں پیدا ہوتی ہیں۔

حمایتی نظام Support System

مواد مضمون کو پیش کرنے کے لئے اور مضمون کو دلچسپ بنانے کے لئے سمعی، بصری معاونت استعمال کی جاتی ہے اس کے ساتھ ساتھ علمی و ادبی ذرائع مثلاً کتب خانہ، لیبیریٹری وغیرہ کی مدد سے مواد مضمون کو انجذاب کرنے میں مدد و معاونت فراہم کی جاتی ہے۔

تجزیاتی نظام (Evaluation System)

طلباء کی تعلیمی کارکردگی کو جانچنے کے لئے مختلف طریقہ کار کا استعمال کیا جاتا ہے جو کہ امتحانات کی شکل میں ہوتے ہیں یہ معیار کے لحاظ سے معروضی، موضوعی دونوں قسم کے ہو سکتے ہیں۔

3.2.1.3 فکری درجات کی تدریس (Teaching For Reflective Level)

اس مرحلہ پر حافظہ کے مرحلے اور فہم کے مرحلہ دونوں کی تدریس شامل ہوتی ہے فکری درجہ کی تدریس کا مطلب مسئلہ مرکوز (Problem Centered) تدریس سے ہے۔ اس میں درجہ کے ماحول میں کھلا پن ہوتا ہے معلم ایک ایسے مسئلہ کو تیار کرتا ہے جس کو طلباء حل کرنے کی جہت میں لگ جاتے ہیں۔ اس مسئلہ کے حل کے لئے پہلے ایک مفروضہ تیار کرتے ہیں پھر اس مفروضہ کی جانچ کرتے ہیں اس میں طلباء برابر متحرک رہتے ہیں اور محرکات کا مناسب استعمال کیا جاتا ہے۔

Bigge & Hunt کے مطابق، یہ ایک محتاط تخلیقی خیالات کا امتحان ہے جو مختلف شواہد کی روشنی میں جانچا جاتا ہے پھر اس کا نتیجہ نکالا جاتا ہے۔ اس میں مسائل کے حل کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ جس کے لئے جماعت کے ماحول کو جمہوری انداز میں رکھنا ہوتا ہے۔ معلم طلباء کے سامنے کوئی سنجیدہ مسئلہ پیش کرتا ہے پھر طلباء خود بخود اپنے تجسس کے ذریعہ اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے میں اپنی ذہنی صلاحیتوں کا استعمال شروع کر دیتے ہیں مختصراً یہ ہے کہ ردعمل کے درجہ کی تدریس میں معلم طلباء کے اندر تخلیقی صلاحیتیں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کی ذہنی استقامت کو پڑھانے کے لئے مواقع فراہم کرتے ہیں۔

درحقیقت جدوجہد آسانی فطرت کا حصہ ہے انسان کی زندگی میں مقاصد کے حصول کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے اسی جدوجہد سے نبرد آزما ہونے کے لئے طلباء کے لئے ردعمل کے درجہ کی تدریس بہت ضروری ہے۔ اس تدریس میں طلباء میں ردعمل ظاہر کرنے کی عادت پڑتی ہے عمر گزارنے کے ساتھ ساتھ وہ مسائل کو توجیہات منطق اور تصورات کے ذریعہ حل کر سکتے ہیں۔

فکری درجہ کے لئے تدریسی نمونہ: Model of Reflective Level of Teaching

اس ماڈل کو ہنٹ Hunt نے واضح کیا ہے جس میں مندرجہ ذیل مراحل شامل ہیں۔

۱۔ مرکوزیت۔ Focus

- ۲- ترکیب - Syntax
 ۳- معاشرتی نظام - Social System
 ۴- حمایتی نظام - Support System
 ۵- تجزیاتی نظام - Evaluation System

مرکزیت Focus

اس درجہ کی تدریس کی مرکزیت طلباء میں مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا، طلباء میں تخلیقی اور تنقیدی سوچ پیدا کرنا، انداز فکر کو آزادانہ، جمہوری اور حقیقی بنانا ہے۔

ترکیب Syntax:

اس درجہ کی تدریس میں معلم طلباء کے اندر پوشیدہ صلاحیتوں کو تلاش کرتا ہے۔ طلباء کو کچھ پیچیدہ اور مبہم مسائل حل کرنے کو دئے جاتے ہیں۔
 جان ڈیوی نے فکری درجہ کی تدریس میں پانچ مراحل بتائے ہیں۔

۱- مسئلہ (Problem)

۲- اطلاعات کو اکٹھا کرنا اور اس کا تجزیہ کرنا (Collection and Analysis of Data)

۳- تجویزات کی پیش بینی اور تفصیل (Projection and Elaboration of Suggestion or Idea)

۴- تجزیاتی اطلاق اور آزمائش (Experimental Application and Testing)

۵- نتائج و اختتام یا فیصلہ (The Resulting Conclusion or Judgement)

مسئلہ کی نشاندہی:

ڈیوی نے اس مرحلہ کو قونی سوچ و خیالات (Thought Intellectualization) یا مسئلہ کی نشاندہی کرنے والا بتایا۔ ڈیوی کے مطابق ایک مسئلہ کو صحیح طریقہ سے اٹھانا آدھے جواب کی مانند ہوتا ہے۔ یعنی صحیح طریقہ سے مسئلہ کو منظم کرنا اس میں اٹھنے والے سوالات کی نشاندہی کرنا ایسا ہی ہے کہ آدھا کام مکمل ہو گیا ہو۔ اس کے ذریعہ مسئلہ کو معنی دینے کا عمل شروع ہو جاتا ہے یہ عمل ایک Casual عمل ہے نہ ہو کہ ایک منظم اور ضوابط کا پابند عمل ہے جس میں کہ سوچ کا حقائق پر مبنی ہونا ضروری ہے۔ مسئلہ کے بعد تجزیہ کا مرحلہ آتا ہے۔

اطلاعات کو اکٹھا کرنا اور اس کا تجزیہ کرنا

ڈیوی نے اس کو عارضی مفروضہ بتانے کے مرحلہ سے تعبیر کیا ہے یہ تجزیہ کا پہلا مرحلہ ہوتا ہے۔ جو توضیحات دی جاتی ہیں وہ دراصل موجودہ تجربات اور سابقہ تجربات کے درمیان تجزیاتی اور ترکیب و تالیف کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہیں یعنی متعلم کو سابقہ علم و تجربات کا مطالعہ کر کے یہ توضیحات دی جاتی ہیں۔ اس میں متعلم دوسرے مسائل کو بھی بروئے کار لاتا ہے جس میں افراد اور کتب دونوں شامل ہیں۔ متعلقہ افراد یعنی معلم، ماہرین، درست تجربہ رکھنے والے افراد وغیرہ کے علاوہ متعلقہ کتب سے بھی مدد لی جاتی ہے۔ جو کہ فہم کی تعمیر میں سب سے اعلیٰ اور اساسی کردار نبھاتے ہیں۔ اس مرحلہ پر ممکنہ روابط (Links) جوڑے جاتے ہیں اور مواد مضمون یا موضوع کی ایک ساخت تیار ہو جاتی ہے یہ عمل بالکل اسی طرح ہوتا ہے کہ جیسے مجسمہ سازی ذہنی طور پر ایک خاکہ بنا کر ایک پتھر میں پہلی تھوڑی یا چھنی چلاتا ہے۔ یعنی اس مرحلہ پر سابقہ علم اور نئے علم کے درمیان ایک روابط قائم ہو جاتا ہے اور دونوں کے درمیان مماثلت اور متفرق پہلوؤں کی نشاندہی بھی قائم کی جاتی ہے۔

تجویزات و خیالات کی پیش بینی اور تفصیل

ڈیوی کے مطابق یہ مرحلہ دوسرے خیالات کے ساتھ فکری خیالات کو بھی نظم کرتا ہے تجربات از سر نو تعمیر و تنظیم کئے جاتے ہیں۔ یعنی اطلاعات پر زیادہ وقت و قوت صرف کرنے کا یہ مرحلہ ہوتا ہے تاکہ تمام پیچیدگیوں کے ساتھ اس کی فہم ہو سکے۔ یہ مرحلہ ڈیوی کے مطابق قونی کی سطح کی ریہرسل ہے یعنی مسئلہ کی ذہن میں تعمیر و ترتیب کی جاتی ہے۔ اس کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ یہ سطح فہم و خرد کو ایک پلیٹ فارم (Platform) مہیا کرتا ہے۔

ڈیوی نے یہ بھی مانا کہ عام طور پر معلم کو فکری درجہ کی سوچ سے محروم کر دیا جاتا ہے یعنی معلم کو منصوبہ جات کے سخت احکامات و ہدایات سے اسے باندھ دیا جاتا ہے۔ پورا عمل آمرانہ کے نزدیک ہو جاتا ہے جس سے عام طور پر معلم کے لئے انحراف مشکل ہوتا ہے۔ اسی لئے ڈیوی نے کہا کہ معلم میں پروفیشنلزم کا ارتقاء و نشوونما ضروری ہے۔

تجزیاتی اطلاق اور آزمائش

ڈیوی کے مطابق فکری سطح پر عمل کی شمولیت ضروری ہے۔ اس کے مطابق ذمہ داری تمام رویہ جات میں سے ایک ہے جو کہ فکری سطح کا ضروری مرحلہ ہے۔ جس فکر میں عمل شامل ہو اس میں ذمہ داری کے عنصر عاری ہوتے ہیں۔ Reflective کوئی اتفاقی امر نہیں ہے۔ اس کے باوجود ڈیوی جانتا تھا کہ عمل ٹھوس نہیں ہے بلکہ یہ ایک محض تجربہ ہے یعنی نظریہ ایک جانچ جو دوسرے عمل میں ذہن اور معیار دونوں منعکس ہونگے کیونکہ یہ عمل معمول کا حصہ نہیں ہے۔ اس عمل کی نوعیت کو واضح کرنے کے لئے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اس کی نوعیت جو اب جیسی ہے نہ کہ رد عمل جیسی۔ رد عمل میں غور فکر شامل نہیں جبکہ جواب میں تشخیص اور فکر دونوں ہی شامل ہوتی ہیں۔ اسی طرح جواب یعنی عمل متعلم کی معلومات اور بیداری سے پیدا ہوتا ہے۔

Reflective کے آخری مرحلہ میں استقامت کے ساتھ ساتھ عدم توازن شامل ہوتا ہے۔ متعلم اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ حقیقت کو جو معنی اس نے بنائے ہیں وہ درست بھی ہیں اور مستقبل میں انحصار کے قابل بھی۔ لیکن جیسے جیسے وہ نظریہ کو مستقل عمل میں پرکھنے کی کوشش کرتا ہے تو نتیجتاً مزید سوالات، مزید مسائل اور مزید نظریات پیدا ہوتے جاتے ہیں اس اعتبار سے طریقہ کار کبھی نہ ختم ہونے والا مسئلہ کی شکل لے لیتا ہے اور غور و خوض کا سلسلہ پایہ تکمیل کی طرف بڑھتا ہے پر کھ آئندہ تجربہ بن جاتا ہے۔

Social System معاشرتی نظام

اس درجہ کی تدریس کے لئے تخلیقی ذہن، سوچنے سمجھنے اور بصیرت افزا صلاحیتیں معلم میں ہونی ایک ضروری امر ہے اس میں معلم کا کردار ایک رہنما اور فلاسفر کا ہوتا ہے وہ طلباء کو علم کے حصول کے تئیں رغبت دلاتا ہے اور خود اعتمادی سے آگے بڑھنے کیلئے تحریک بخشتا ہے۔ درجہ کے ماحول میں جمہوریت کا عنصر نمایاں رہتا ہے اور مسئلہ کے حل میں معلم اور طلباء کا اشتراک رہتا ہے۔

Support System حمایتی نظام

نصاب و ادب کے علاوہ معاشرہ میں موجودہ مسائل اور ذرائع اور تعلیمی ذرائع طلباء کے مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

Evaluation System تجزیاتی نظام

یہ جاننے کے لئے کہ طلباء نے فکری درجہ کی تدریس سے استفادہ حاصل کیا ہے یا نہیں اس کے لئے معروضی کے بجائے مضمون کا طریقہ کار زیادہ بہتر رہتا ہے۔ اس کے علاوہ طلباء کا طرز عمل اور عقائد کا تجزیہ، تعلیمی اور عملی سرگرمیوں میں انکی شراکت کا تجزیہ بھی اہم ہے۔ اس طرح کی تدریس کے مابعد طلباء میں تخلیقی اور تنقیدی صلاحیتوں کے معیار میں رونما ہونے والی تبدیلی کا بھی تجزیہ ضروری ہے۔

3.2.2 تدریسی مراحل Phases of Teaching

تدریس جیسے اہم کام کو انجام دینے کے لئے ایک منظم منصوبہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور یہ مندرجہ ذیل مراحل میں انجام پاتی ہے۔

3.2.2.1 ماقبل فعال مرحلہ (Planning Stage Pre - Active Phase)

ماقبل فعال مرحلہ پر تدریس اور تدریسی عمل کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے اس مرحلہ میں وہ تمام سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں جو درجہ میں جانے سے پہلے معلم کرتا ہے یعنی اس میں سبق منصوبہ بندی کی جاتی ہے مگر یہاں پر سبق کی منصوبہ بندی کو ہمیں تھوڑا وسیع معنی میں دیکھنا ہوگا۔ اس میں معلم اہداف سے لیکر مقاصد تک کو ذہن میں رکھتا ہے۔ تدریسی مقاصد کی نشاندہی اس کا سب سے اہم جزو ہے۔ کیونکہ مقاصد کی نشاندہی کے ذریعہ ہی تمام سرگرمیوں کو منصوبہ بند کیا جاتا ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے کون سے تدریسی طریقہ کار اور حکمت عملی کا استعمال کیا جائے گا اور ان مجوزہ مقاصد کے حصول میں کیا تدریسی اشیاء معاون ہوگی ان تمام باتوں پر غور و خوض کر معلم نکات طے کرتا ہے۔

منصوبہ بنانے سے پہلے اور اس کے دوران ان پہلوؤں کو معلم ذہن نشین کرتا ہے۔

(1) تدریس کے لئے مواد مضمون کا انتخاب (Sslection of the content)

(2) مواد مضمون کا نظم (Organisation)

(3) استعمال کرنے والے اصول کا جواز۔

(4) تدریس کے لئے مناسب طریقہ کار کا انتخاب۔

(5) تعین قدر کے طریقہ کار کی تیاری اور ان کا مناسب استعمال۔

(1) مقاصد کا تعین

سب سے پہلے معلم تدریسی مقاصد کا تعین کرتا ہے۔ اور ان مقاصد کی توضیح کو متوقع کرداری تبدیلی کے طور پر کی جاتی ہے یعنی پہلے تدریسی مقصد متعین کرتا ہے اور ان مقاصد کے حصول کے بعد طلباء کے کردار میں کس قسم کی تبدیلی رونما ہوگی اس کو طے کرتا ہے۔ ان مقاصد کا تعین طلباء کی نفسیات اور سماج کی ضروریات کو سامنے رکھ کر کیا جاتا ہے۔ معلم جب درجہ میں داخل ہو تو اس کا کردار و طرز عمل کیسا تھا اور درجہ کی تدریس کے بعد اس کے طرز عمل میں کس قسم کی تبدیلی متوقع ہے۔

(۲) مواد مضمون کا انتخاب

مقصد کے تعین کے بعد معلم مواد مضمون کے متعلق فیصلہ لیتا ہے جو اس کو درجہ جماعت میں پیش کرنا ہوتا ہے۔ جس کے نتیجے میں طلباء کے کردار میں خاطر خواہ تبدیلی کا خواہاں ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل نکات کو سامنے رکھتے ہوئے معلم مواد مضمون کے انتخاب کے بارے میں فیصلہ کرتا ہے۔

(۱) مجوزہ نصاب کی ضرورت و اہمیت۔

(۲) طلباء میں متوقع کرداری تبدیلی۔

(۳) حوصلہ افزائی یا محرکات کی سطح اور معیار۔

(۴) تعین قدر کے لئے آلات و طریقہ کار۔

(۳) مواد مضمون کی پیش کش

مواد کے انتخاب کے بعد اگلا مرحلہ مواد کی ترتیب کا ہوتا ہے، مواد مضمون کو معلم نفسیاتی اور منطقی میں ترتیب دیتا ہے تاکہ تدریسی عمل میں ایک موثر تسلسل قائم رہ سکے۔ مواد مضمون کے لحاظ سے تدریسی طریقہ کار کا بھی انتخاب کیا جاتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین کرنی ضروری ہے کہ مواد مضمون کی پیش کش میں طلباء کا معیار، ان کا سابقہ علم اور ان کی زبان دانی یعنی زبان پر عبور کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے اور اسی کے لحاظ سے مواد کو مرتب کیا جاتا ہے۔

(۴) تدریسی طریقہ کار اور حکمت عملی کا انتخاب

مواد مضمون کی ترتیب کے بعد اگلا مرحلہ تدریس کے طریقہ کار اور حکمت عملی کے انتخاب کا ہے۔ تدریسی طریقہ کار کے تعین پر کئی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔ طلباء کی عمر، سطح، معیار، مواد مضمون کی نوعیت، موجودہ وسائل، طلباء کے سابقہ علم و تجربات وغیرہ۔ زبان کے معلم کا طریقہ تدریس ریاضی کے معلم کے طریقہ کار سے جدا ہوگا۔ اس میں نہ صرف طلباء بلکہ مضمون کی نوعیت مواد مضمون کی نوعیت تمام چیزوں کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ اور اسی بنیاد پر طریقہ کار طے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ استاد کو یہ بھی معلوم ہونا ضروری ہے کہ طلباء سے کب سوالات کرنے ہیں کس قسم کے سوالات کرتے ہیں تدریسی اشیاء کا استعمال کب اور کیسے کرنا ہے۔ تجزیہ و سیاق کا استعمال کب اور کس طریقہ سے کرنا ہے یہ بھی معلم پہلے سے طے کر کے چلتا ہے۔

3.2.2.2 Interaction Phase تعاملی مرحلہ

تعاملی مرحلہ میں وہ تمام سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں جو ایک استاد درجہ میں داخل ہونے سے لیکر تدریسی مقاصد کے حصول تک کرتا ہے۔ دراصل تدریس ایک مرکب عمل ہے جس میں معلم کو ایسا ماحول مہیا کر دیا جاتا ہے جس میں وہ معلم سے تعامل کر سکے۔ اس تعامل میں مجوزہ مقاصد کو سامنے رکھا جاتا ہے خواہ یہ تعامل درجہ میں ہو یا لائبریری میں، یا درجہ سے باہر مگر مدرس اس طریقہ سے ڈیزائن کرتا ہے کہ طلباء کچھ مخصوص محرکات کے ساتھ تعامل کر سکیں جیسے کہ لائبریری کتب، لیبارٹری آلات، اور درجہ کے باہر حقیقی اشیاء وغیرہ۔ اکتساب پہلے سے متعین سمت کی جانب ہی آگے بڑھایا جاتا ہے۔ تاکہ مجوزہ مقاصد کا حصول کیا جاسکے لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ اکتساب معلم طے کرتا ہے اور اسی سمت میں پوری طرح آگے بڑھتا ہے بلکہ حالات اور مقام کے لحاظ سے اور طلباء کی دلچسپی اور سابقہ علم کو دیکھتے ہوئے اس میں تبدیلی بھی کی جاتی ہے اس کے علاوہ طلباء کو خود اکتساب کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں یعنی وہ تمام سرگرمیاں جو مدرس درجہ میں داخل ہونے کے بعد کرتا ہے اس مرحلہ میں شامل رہتی ہیں۔ عام طور پر ان سرگرمیوں میں مواد مضمون کی پیش کش، پوچھ گئے سوالات، طلباء کی حوصلہ افزائی، تشریح و توضیح طلباء کے ذریعہ پوچھ گئے سوالوں کے جواب، طلباء کے جوابات پر اور ان کی سرگرمیوں پر مختلف طریقوں سے حوصلہ افزائی وغیرہ شامل ہیں۔

تعاملی مرحلہ پر مندرجہ ذیل سرگرمیاں عمل میں آتی ہیں۔

(i) جماعت پر طائرانہ نظر اور ماحول کا اندازہ

جیسے ہی معلم درجہ میں داخل ہوتا ہے وہ درجہ کے ماحول کو جانچ لیتا ہے کہ تدریس کے عمل میں کون سے طلباء زیادہ مددگار ثابت ہو سکتے ہیں اسی طرح طلباء بھی معلم کی شخصیت کا اندازہ لگا لیتے ہیں اگر معلم چاق و چوبند اور مستعد ہے تو طلباء پر اسکی شخصیت کا ایک طرح کا اثر پڑتا ہے اسکے برخلاف اگر معلم سست و لاغر ہے تو طلباء کو بھی سمجھ میں آ جاتا

ہے۔ اس درجہ میں شرات کرنے کے پورے مواقع موجود ہیں۔

(ii) طلباء کو جاننا (Knowing the Learner)

درجہ کے ماحول کے بارے میں اندازہ لگانے کے بعد معلم طلباء کے سابقہ معلومات کے معیار کو جاننے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ مختلف طریقوں کا استعمال کر طلباء کی لیاقت، دلچسپیاں، رویہ جات اور ان کا تعلیمی پس منظر جاننے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے بعد معلم اپنی تدریسی سرگرمیوں کی شروعات کرتا ہے لیکن اس سے پہلے سوالات کے ذریعہ طلباء کی اہلیت و لیاقت کی تشخیص کر لیتا ہے۔ اس میں دو طرح کی سرگرمیاں شامل رہتی ہیں۔

عمل اور رد عمل

عمل اور رد عمل یہ دونوں سرگرمیاں معلم اور متعلم کے درمیان ہوتی ہے۔ یہ زبانی بھی ہوتی ہیں اور غیر کلامی بھی۔ یعنی اگر معلم کوئی نئی سرگرمی کرتا ہے تو طلباء اس پر رد عمل ظاہر کرتے ہیں اور طلباء کی سرگرمی پر معلم رد عمل ظاہر کرتا ہے۔ اس طرح تدریس میں تعامل کا عمل چلتا رہتا ہے۔ معلم کی زبانی اور کلامی اور غیر زبانی یا غیر کلامی سرگرمیوں کے عمل کو اس طرح بتایا جاسکتا ہے۔

(a) تحریک کا انتخاب اور پیش کش: (Selection and Presentation of Stimulus)

معلم کا مقصد تدریس کے ذریعے نئے علم کو مہارت میں بدلنا ہوتا ہے۔ یہ علم زبانی اور غیر کلامی دونوں طرح کا ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں معلم کو یہ علم ہونا اشد ضروری ہے کہ وہ تدریس کیوں کر رہا ہے۔ اس کے بعد طلباء کے معیار کا لحاظ رکھتے ہوئے محرک کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ اس سے پہلے معلم کو یہ جاننا ضروری ہے کہ محرک کا مطلب کیا ہے؟ درجہ میں موجود وہ تمام چیزیں جو طلباء کو رد عمل دینے کے لئے آمادہ کریں وہ محرک ہیں۔ اب اس محرک کا انتخاب، پڑھائے جانے والے مواد، طلباء کے معیار کو سامنے رکھ کر کیا جاتا ہے۔ اور یہی تعامل کی اساس بنتے ہیں، انتخاب کے بعد اسکی پیش کش یعنی کس جگہ پر کون سے محرک کا استعمال کرنا ہے۔ کس طریقہ سے کرنا ہے۔ یہ محرک کوئی سرگرمی، کوئی آلات، تدریسی اشیاء، کچھ بھی ہو سکتی ہے ان کی پیش کش کو منظم کرنا بھی اہم ہے۔ سرگرمی سے موضوع کی طرف آنا، آلات سے موضوع کو جوڑنا۔ اسکی پیش کش ایسی ہونی چاہیے کہ تدریس کے ساتھ بندھے۔ اور مناسب انداز میں تعامل ہو سکے۔

(b) باز رسائی (Feedback)

تقویت سے مراد کسی مخصوص رد عمل کے اظہار کے مواقع کو بڑھانا یعنی وہ حالات پیدا کرنا جس کی وجہ سے مخصوص رد عمل کے مواقع مستقبل میں بڑھائے جاسکیں۔ یہ مثبت اور منفی دونوں طریقوں سے دیا جاسکتا ہے مثبت تقویت کے ذریعہ مخصوص رد عمل کے امکانات کو بڑھایا جاسکتا ہے اس کے برعکس نامناسب رد عمل اور رویوں کے امکانات کو کم کرنے کے لئے منفی تقویت فراہم کی جاتی ہے تقویت عام طور پر تین مقاصد کے لئے دی جاتی ہے۔

۱۔ کسی رد عمل کی حوصلہ افزائی کے لئے۔

۲۔ کسی رد عمل کو تبدیل کرنے کے لئے۔

۳۔ کسی رد عمل میں اصلاح کرنے اور اسکو بہتر بنانے کے لئے۔

(c) تدریسی حکمت عملی: (Teaching Strategies)

تدریسی سرگرمیاں براہ راست اکتسابی حالات سے جڑی ہوتی ہیں یعنی تدریس کے دوران معلم وہ تمام سرگرمیاں عمل میں لاتا ہے جس سے طلباء کا اکتساب موثر اور آسان ہو سکے۔ اور ایسی تقویت کا استعمال کرتا ہے کہ جس سے طلباء کی اکتساب میں آمادگی بنی رہے اور بڑھے معلم اور طلباء کے درمیان تعامل کی موثریت ہی اکتساب کی موثریت کو متعین کرتی ہے اس کے علاوہ تدریسی حکمت عملی میں مواد مضمون کی پیش کش طلباء کا معیار ان کا پس منظر، ضروریات، رویہ جات، محرکات، تعاون کے معیار اور اکتساب کے معیار کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

کمرہ جماعت میں کئے گئے تمام تعامل کی مرکزیت تعلیمی مقاصد پر مبنی ہوتی ہے اور تعلیمی مقاصد کا تعین طلباء اور مواد مضمون کو ذہن میں رکھ کر کیا جاتا ہے تدریسی حکمت عملی بھی انہیں تعامل کا حصہ ہوتا ہے۔ دراصل یہ ہی مرحلہ اصل تدریس کا مرحلہ ہے یعنی منصوبہ کے عمل درآمد کا مرحلہ۔ اس مرحلہ پر معلم کو بیک وقت کئی سرگرمیاں ایک ساتھ کرنی ہوتی ہیں۔ تشریح و توضیح کرنا، خود کر کے دکھانا، سوالات پوچھنا، سوالات کے ذریعہ سبق کو آگے بڑھانا، طلباء کو ذمہ داریاں دینا، طلباء کے ذریعہ کی گئی سرگرمیوں کا مشاہدہ کرنا، انکی مناسب وقت اور طریقہ سے رہنمائی کرنا، دئے گئے کام یا پروجیکٹ پر ان کے مناسب طریقہ سے گروپ بنانا، ان پر انفرادی توجہ دینا، انکی انفرادیت کو قائم رکھنا، سبق پر ان کی توجہ مرکوز کرنا اور اس کو بنائے رکھنا۔ جبکہ یہ تمام سرگرمیاں معلم کو اسی مرحلہ پر انجام دینی ہوتی ہیں اسی لئے یہ تدریس کا سب سے اہم مرحلہ ہے اور تعامل اس کی شاہراہ ہے یہ تمام

سرگرمیاں کسی تدریسی حکمت عملی کے تحت کی جاتی ہیں اور حکمت عملی کا تعین طلباء کے معیار اور مواد مضمون سے ہوتا ہے۔

3.2.2.3 بعد تعلیمی مرحلہ (Post - Active Phase of Teaching)

بعد تعلیمی تدریس کا اختتامی مرحلہ ہوتا ہے۔ اس میں مدرس یہ جاننے کی سعی کرتا ہے کہ جو کچھ درجہ میں سرگرمیاں کی گئیں ان کی موثریت کیا ہے۔ یعنی جن مقاصد کے حصول کے لئے وہ تمام کارکردگیاں کی گئی ہیں اصل میں ان کا حصول ہوا بھی یا نہیں۔ اس مرحلہ پر معلم یہ بھی جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ طلباء کو تفہیم کے تعلق سے کس طرح کے مسائل درپیش ہیں یعنی اگر طلباء کسی مواد مضمون کی تفہیم نہیں کر پارہے ہیں تو کیوں نہیں کر پارہے ہیں؟ مواد مضمون کی پیش کش میں کوئی کمی ہے، تدریسی طریقہ کار میں یا طلباء کے معیار کو سمجھنے میں معلم سے کوئی غلطی ہوئی ہے اس پورے عمل میں معلم اپنی تدریس پر انعکاس کرتا ہے اور اس کے بعد یہ طے کرتا ہے کہ اگلی تدریس میں کس قسم کی تبدیلیاں کرے کہ ضروری اور متوقع نتائج آسکیں۔ یہ تبدیلیاں مواد کی پیش کش میں، تدریسی طریقہ کار میں، سرگرمیوں کے انعقاد میں کس سطح پر کرنی ہے یہ انعکاس کے ذریعہ ہی معلوم ہوگا یعنی اس مرحلہ پر یہ طے کیا جاتا ہے کہ تبدیلی کی ضرورت ہے یا نہیں اگر ہے تو تبدیلی کی سمت متعین کی جاتی ہے کہ تبدیلی ماقبل تعلیمی مرحلہ پر چاہے یا تعلیمی مرحلہ پر۔

یہ مرحلہ خود احتساب کا مرحلہ ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ کیسے کیا جائے گا کہ مقاصد کا حصول ہوا ہے یا نہیں اس کے لئے معلم مختلف حالات کا انعقاد کرتا ہے جیسے زبانی اندازہ قدر، تحریری تعین قدر یا پھر کارکردگی کے ذریعہ۔ کیونکہ تعین قدر کے بغیر تدریس ایک نامکمل عمل ہے اور تعین قدر کتاب اور تدریس دونوں سے جڑا ہوتا ہے اس مرحلہ پر مندرجہ ذیل سرگرمیاں عمل میں آتی ہیں۔

۱۔ تدریس کے بعد ہونے والی تبدیلیوں کی سمت و سطح کو متعین کرنا۔

۲۔ مناسب آزمائشی تکنیکوں اور آلات کا انتخاب۔

۳۔ جمع کئے گئے حقائق کی بنیاد پر حکمت عملی میں تبدیلی۔

۱۔ تدریس کے بعد ہونے والی تبدیلیوں کی سمت و سطح کو متعین کرنا:

تدریسی مرحلہ کے اختتام پر معلم حتمی نتائج مرتب کرتا ہے یعنی تدریس کے بعد طلباء کے کردار و طرز عمل میں کس قسم کی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جو مجوزہ تبدیلیاں تھی وہ دراصل ہوتی ہیں یا نہیں۔ اس کے لئے معلم متوقع تبدیلیوں کو سامنے رکھ کر موجودہ طرز عمل کو جانچتا اور پرکھتا ہے۔ یعنی دونوں کا تقابلی جائزہ لیتا ہے اگر یہ بات زیر نظر آتی ہے کہ کرداری تبدیلیاں اکثر طلباء میں آگئی ہیں۔ تو اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ تدریسی حکمت عملی اور طریقہ کار آمد ہے اور اس کے ذریعہ تدریسی مقاصد کا حصول ممکن ہو سکا ہے۔

۲۔ مناسب آزمائشی تکنیکوں اور آلات کا انتخاب:

تدریس کے بعد معلم کا اگلا کام کرداری تبدیلی کے جانچ کے مناسب آزمائش کا انتخاب کرنا ہوتا ہے یعنی طلباء کے حصول کی جانچ کے لئے کون سا طریقہ کار استعمال کرنا ہے۔ اور اسکے لئے کون سی تکنیک اور آلات کا استعمال مناسب ہوگا۔ تعلیم کا مقصد طلباء کی ہمہ جہت نشوونما کو یا تبدیلی کو جانچنے کے لئے ایسے آلات کا استعمال کرنا ہوگا۔ جو علم کے تمام علاقہ جات یعنی وقوفی، حرکی اور تاثراتی کو جانچ سکیں۔ اس کے علاوہ یہ یقینی بنانا بھی ضروری ہے کہ ان آلات و تکنیک کی معتبریت اور جواز صحت مناسب ہو۔ اس کے لئے معلم عام طور پر معیاری ٹسٹ بناتے ہیں جو مقاصد پر مبنی ہوتے ہیں۔

۳۔ جمع کئے گئے حقائق کی بنیاد پر حکمت عملی میں تبدیلی:-

جب معلم جانچ کے لئے معتبر آلات کا استعمال کرتا ہے تو اس کے پاس نتائج بھی صحیح آتے ہیں یعنی طلباء کے حصول اور علم و کارکردگی کے بارے میں صحیح جانکاری ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کو اپنی تدریس اس کے طریقہ کار کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے۔ اس کا بھی علم ہو جاتا ہے کہ تدریس میں کیا کیا ہیں اور کہاں کس قسم کی تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے۔ یعنی معلم کو اپنی تدریسی صلاحیتوں کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ مقاصد کے حصول میں کیا تدریسی طریقہ کار کوئی رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ اس طرح کے تجزیہ کے ذریعہ ان تبدیلیوں کا علم ہو جاتا ہے جو کہ تدریسی سرگرمیوں کو مزید موثر بنا سکتی ہیں۔

مندرجہ ذیل بالا تفصیلات سے یہ بات تو واضح ہو جاتی ہے کہ تدریسی مقاصد کے حصول کے لئے ان تینوں تدریسی پہلوؤں کو اس انداز سے ترتیب دینا چاہیے کہ طلباء میں تخلیقی صلاحیتوں کا فروغ ہو اور اسکی شخصیت کا ہمہ گیر نشوونما ہو سکے۔

ایک چینی مقولہ ہے ”ایک ہزار مدرس ایک ہزار تدریسی طریقہ کار“ یعنی جتنے مدرس انکے اپنے طریقہ کار۔ دوسرے الفاظ میں ہر مدرس کا تدریس کا اپنا طریقہ ہوتا ہے جو باقی سے جدا ہوتا ہے کوئی بھی دوم مدرس ایک جیسا نہیں پڑھاتے ہیں تدریسی طرز رسائی سے مراد اکتساب کی نوعیت کے اصول، عقائد اور خیالات کا وہ مجموعہ ہے جس کا کہ مدرس اپنے درجہ میں مظاہرہ کرتا ہے۔ وہ اپنی تدریس کے دوران کون سے اصولوں کو اپناتا ہے اس کی تدریس کے تئیں کیا عقائد اور خیالات ہیں اور ان اصولوں و عقائد کا انعکاس کس طرح تدریس میں ہوتا ہے اسی سے اسکی تدریس کی طرز رسائی طے ہوتی ہے معلم درجہ میں کس قسم کا طرز عمل کر رہا ہے یہ اسکے ذریعہ اپنائی گئی طرز رسائی سے متعین ہوتی ہے اگر درجہ معلم مرکوز ہے تو معلم کا تدریسی طریقہ کار لکچر اور پیشکش یک روخی ہوگی تو کرداریت طرز رسائی کے اصولوں سے متاثر ہو کر تدریس کر رہا ہے دوسری طرف اگر مدرس کے درجہ کا ماحول جمہوری ہو، طلباء مرکوزیت ہو، طلباء فعال ہوں اور درجہ میں سرگرمیاں کی جارہی ہوں تو معلم کی تدریس تعمیری طرز رسائی کے زیر اثر ہے یعنی معلم کی تدریس کا کیا طریقہ ہے وہ اس سے متعین ہوتا ہے کہ وہ کس طرز رسائی کے زیر اثر تدریس کر رہا ہے۔ درج ذیل صفحات میں تدریس کے مختلف طرز رسائی کا تفصیلی مطالعہ کریں گے۔

3.3.1 کرداریت طرز رسائی (Behaviourism)

کرداریت پسند مفکرین بنیادی طور پر انسانی طرز عمل کے قابل مشاہدہ اور قابل جانچ پہلوؤں کے بارے میں ہی بات کرتے ہیں۔ کرداریت پسند طرز رسائی کو سمجھنے سے پہلے کردار کی فہم اہم ہے کردار سے مراد کسی ذی روح کی وہ سرگرمی ہے جس کا مشاہدہ اور پیمائش کی جاسکتی ہے۔

کرداریت طرز رسائی میں تدریس و اکتساب کو محرکہ اور رد عمل کے درمیان ایک ربط کے طور پر دیکھتے ہیں۔ اس طرز رسائی کے مطابق اکتساب کچھ فطری رد عمل (اضطراری عمل) سے شروع ہوتا ہے اور نئے ربط (محرکہ اور رد عمل کے درمیان) تجربات کے ذریعہ تکمیل پاتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ایک محرکہ اور رد عمل کے درمیان جب ایک ربط قائم ہو جاتا ہے یعنی اس محرکہ کے آتے ہی وہ رد عمل ظاہر ہوتا ہے یہ کیفیت ربط کی ہوتی ہے تو اس ربط کو ہی کرداریت طرز رسائی میں اکتساب سے موصوم کیا گیا ہے۔ کرداریت پسند طرز رسائی کی شروعات ایوان پاؤلو (Ivan Pavlov) کے مشہور تجربہ سے مانی جاتی ہے۔ جو کہ انہوں نے کتے کے لعاب کو گھنٹی کے آواز کے ساتھ مشروط کر کے کیا تھا۔ اس طرز رسائی کے پیش رو اٹسن ہیں۔ اس کے بعد اسکینر جنھوں نے اپنے تجربات چوہوں اور کبوتر پر کئے اور ان کا نظریہ عملی مشروطی اکتساب کے نام سے شہرت پایا۔

کرداریت پسند ماہرین کا اس بات پر زور دیتے ہیں کہ صرف اسی طرز عمل کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے جس کا کسی سرگرمی کے ذریعہ راست طور پر مشاہدہ کیا جاسکتا ہے کرداریت طرز رسائی کی شروعات 1913 سے مانی جاتی ہے جبکہ اٹسن نے ایک مقالہ میں "Psychology as the Behaviourist view it" لکھا تھا جس کے ذریعہ کردار کے تجزیہ اور طریقہ کار کے لئے متعدد مفروضات قائم کیئے۔

کرداریت طرز رسائی میں تدریس کو مندرجہ ذیل نکات کے ذریعہ سمجھا جاسکتا ہے۔

1- نئے علم و مہارت کو چھوٹے یونٹ یا حصوں میں تقسیم کرنا جس سے اکتساب بہتر ہو سکے۔

2- طلباء کی کارکردگی کی برابر جانچ کرتے رہنا اور ان کو وقتاً فوقتاً حسب ضرورت تقویت و حوصلہ افزائی فراہم کرتے رہنا۔

3- اس طرز رسائی میں تدریس راست اور معلم مرکوزیت پر مبنی ہوتی ہے۔ تدریس کا طریقہ کار لکچر، ٹیوٹوریل وغیرہ ہوتا ہے

کرداریت پسند (Behaviourist) معلم محرکات اور اس پر مبنی مواد مضمون فراہم کرواتا ہے اور صحیح رد عمل کو کرنے کے لئے متعلم کو ذہنی جسمانی طور پر آمادہ ہے اور یہ متعین کرتا ہے کہ کون سے طریقہ کار سے متوقع رد عمل حاصل ہو سکتا ہے اور اکتسابی ماحول کو تدریس کے لئے مناسب طریقہ سے منظم کرتا ہے۔

کرداریت طرز رسائی کے اہم نکات

1- کرداریت طرز رسائی طرز عمل کو متاثر کرنے میں ماحولیاتی عناصر اس حد تک زور ڈالتا ہے کہ فطری اور موروثی عناصر کے کردار کو کم و بیش خارج بحث قرار دیتا ہے۔ ہم جو بھی نیا طرز عمل سیکھتے ہیں وہ کلاسیکی یا عملی مشروط کے ذریعہ سیکھتے ہیں یعنی جب ہم پیدا ہوتے ہیں تو ہم خالی سلیٹ یا کورے کاغذ کے مانند ہوتے ہیں

2- نفسیات کو ایک سائنس کے طور پر دیکھنا چاہئے

یعنی نفسیات میں جو بھی نظریات قائم کئے جاتے ہیں وہ تجرباتی معطیات پر مبنی ہونے چاہئیں اور وہ معطیات محتاط اور کنٹرول ماحول میں مشاہدہ کے ذریعہ اکٹھا کئے جائیں۔ یعنی تمام سائنٹفک اقدام کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہی معطیات اکٹھا کئے جائیں۔ اٹسن کے الفاظ میں کرداریت ماہرین کی نظر میں نفسیات علم طبعیہ

(Natural science) کی معروضی تجرباتی شاخ ہے اور اس کا نظری ہدف پیش بینی (Prediction) ہے۔

3- کرداریت طرز رسائی بنیادی طور پر قابل مشاہدہ طرز عمل سے تعلق رکھتی ہے اور انسان کے داخلی واقعات یعنی سوچ و جذبات وغیرہ کے بارے میں بات نہیں کرتے ہیں کیونکہ ان کا راست طور پر مشاہدہ کرنا ممکن نہیں ہے یعنی یہ صرف ان ہی واقعات کا مطالعہ کرتے ہیں جو طرز عمل میں ظاہر ہوتے ہیں حالانکہ کرداریت پسند طرز رسائی سوچ و جذبات جیسے واقعات کے مطالعہ کو ترجیح دیتے ہیں جس کا معروضی اور سائنسی طریقہ کار مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے اندرونی واقعات کی تشریح بھی وہ کرداری زمرے میں کرتے ہیں۔

4- انسان اور دوسرے ذی روحوں کے اکتساب اور اس کے طریقہ کار میں بہت کم فرق ہوتا ہے۔

اس طرز رسائی کے مطابق یہ خیال بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ انسان اور جانوروں کے طرز عمل میں کوئی معیاری (Qualitative) اعتبار سے کوئی بنیادی فرق نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے انسانوں اور جانوروں کے طرز عمل کی یکساں طور پر تحقیق کی جاسکتی ہے۔ نچتر چوہے اور کبوتر ایسی تحقیق کے لئے بنیادی ماخذ کے طور پر منتخب کئے گئے۔ بالخصوص اس لئے بھی کہ ان کے ماحول کو آسانی کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

5- طرز عمل محرکہ اور رد عمل کا نتیجہ ہوتا ہے، تمام طرز عمل چاہے وہ کتنے بھی پیچیدہ کیوں نہ ہوں محرکہ اور رد عمل کے آپسی انتساب کے دائرے میں سمجھے جاسکتے ہیں وائسن نے نفسیات کے مقصد کی توضیح کرتے ہوئے بتایا ہے کہ محرکہ کے پیش نظر رد عمل کی پیش بینی کرنا یا رد عمل کے پیش کیفیت اور محرکہ کو سمجھنا جن کے نتیجے میں رد عمل پیدا ہوا۔

کرداریت پسند طرز رسائی کی اکتساب میں رول اور خوبیاں

کرداریت پسند طرز رسائی کی تعلیم میں خصوصی رول ذیل میں درج ہیں۔

1- کرداریت پسند واضح کرتا ہے کہ طرز عمل سیکھنے کا عمل ہے جو ماحول سے تعامل کے سلسلہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے مناسب ماحول فراہم کرنا اساتذہ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

2- کرداریت پسند نے ماحول کی اہمیت اور اس کے انسانی نمونہ پر اثرات کی اہمیت سے روشناس کرایا ہے۔ کرداریت پسند نے متحرک کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں تدریس کو موثر بنانے کے لئے طلباء کو متحرک کیا جانا نہایت اہم ضرورت ہے۔

3- کرداریت پسند نے سیکھنے والوں کے طرز عمل کو سمجھنے کے لئے طریقہ اور تکنیکوں سے روشناس کرایا ہے۔

4- کرداریت پسند نے بچوں کے جذبات کو سمجھنے کے لئے سہولت فراہم کی ہے مگر یہ سہولت اس بات پر مشروط ہے کہ استاد خود ایک جذباتی طور پر بالغ فرد کا نمونہ بنے اور اس نمونہ کو سیکھنے والوں کے سامنے پیش کرے۔

5- کرداریت پسند نے تدریس کا ایک نیا طریقہ کار فراہم کیا ہے۔ اس طریقہ کار کو (Programmed Learning) کے نام سے جانا جاتا ہے اس نئے طریقہ تدریس کو بہت سے ممالک میں کامیابی کے ساتھ رد و بدل لایا جا چکا ہے۔

6- کرداریت پسند نے بچوں کے تعلق سے پیدا ہونے والے مسائل کو سمجھنے اور سمجھانے کے لئے نئے اسلوب، طریقہ کار اور تکنیک سے روشناس کیا ہے۔

7- کرداریت پسند نے نفسیات کو انسانی طرز عمل سے متعلق بحث کے دائرے سے باہر نکالا ہے۔

8- کرداریت پسند نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اکتسابی مقاصد کو بالخصوص طرز عمل کے معیار پر پیش کرنا چاہئے۔

9- مقاصد کی تنظیم بالترتیب آسانی سے پیچیدہ کی طرف ہونا چاہئے۔

10- جزا و انعام اکتساب میں نہایت اہم رول ادا کرتے ہیں۔

11- کرداریت پسند میں سزا کی مخالفت کی گئی ہے۔

12- کرداریت پسند نے اکتسابی نفسیات کے میدان میں بہت کچھ پایا ہے۔

کرداریت پسند طرز رسائی کی تحدیدات

1- اس طرز رسائی پر سب سے بڑی تنقید یہ رہی کہ اس میں جانوروں پر کئے گئے تجربات کے نتائج انسانوں پر نافذ کیا۔ حالانکہ انسان ایک سماجی ماحول کا پروردہ ہوتا ہے اور وہ جانوروں سے کئی معنوں میں بہت الگ ہوتا ہے۔

2- یہ طرز رسائی اکتسابی عمل اور قونی کے عمل کو ایک میکانیکی عمل مانتی ہے۔

3- یہ طرز رسائی میں تخلیقیت، تجسس اور بر جستگی سے عموماً کو وزن اور وقعت نہیں دیتی ہے۔

- 4- یہ طرز رسائی انسانی خیالات، جذبات کا مطالعہ بھی ظاہری طرز عمل کی بنیاد پر ہی کرتی ہے۔
- 5- یہ طرز رسائی طرز عمل کے توارث کو کوئی اہمیت نہیں دیتی ہے۔
- 6- اس طرز رسائی کی نوعیت مصنوعی ہے اور یہ ذہن و دل کی گہرائی کو وقعت نہیں دیتی۔
- 7- یہ طرز رسائی انسان کو ایک مشین مانتی ہے۔

3.3.2 وقوفی طرز رسائی (Cognitivist Teaching Approach)

تعارف

ہر انسان جسمانی، ذہنی، جذباتی طور پر ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ یکساں توارث اور ماحول کے ہوتے ہوئے بھی انسان کے ادراک میں تفاوت پایا جاتا ہے۔ یعنی ہر انسان کی اپنی ایک ذاتی دنیا ہوتی ہے جو کہ دوسروں لوگوں سے کافی مختلف ہوتی ہے۔ اور اس کی اہم وجہ ہمارا ادراک اور اس کا طریقہ کار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف حالات میں ہمارا ایک ہی چیز کے دیکھنے اور سمجھنے کا نظریہ مختلف ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اس کو ہم اردو شاعری کی ایک مثال سے سمجھ سکتے ہیں۔ جب شاعر خوش ہوتا ہے تو ہوا کے چلنے پر وہ پتوں کے ہلنے کو تالی، بجا کر اس کی خوشی میں شامل ہونے سے موسوم کرتا ہے۔ جب وہ غمگین ہوتا ہے تو اسے کف افسوس ملنے سے موسوم کرتا ہے۔ یعنی کسی بھی چیز کی نوعیت دیکھنے والے کی سوچ اور ذہنی حالت اس سابقہ معلومات پر منحصر کرتا ہے اور اسی ادراک کی قوت کو وقوفی (Cognition) کہتے ہیں۔

وقوفی جس میں ڈریور کے مطابق: وقوفی ایک ایسا تصور ہے جس میں علم و جاننا، ادراک، حافظہ یعنی یاد رکھنا تصور، فیصلہ و استدلال کے تمام طریقہ کار کو محصور کیا جاتا ہے۔“

وقوفی ذہن اور خاص طور سے ذہنی عمل کو توجہ کا مرکز بنا تا ہے ذہنی عمل میں سوچنا، جاننا، حافظہ، مسائل کا حل بھی اس کا مقصد انسانی ذہن کا بلیک باکس کھولنا ہوتا ہے۔ یعنی وہ تمام عمل اور عملیات کو سمجھنا جو کہ اکتساب میں کوئی نہ کوئی یا کسی بھی قسم کا رول ادا کرتے ہیں۔ وقوفی طرز رسائی میں علم سے مراد اسکیمیا کی تعمیریت ہے۔ اکتساب سے مراد دیکھنے والے کے اسکیمیا میں ترمیم و تبدیلی اور سابقہ معلومات کو نئی شکل دینا، یا اس کو آگے بڑھانا ہے۔

وقوفی طرز رسائی کے اہم نکات

- ☆ ذہن ایک بلیک باکس (Black Box) ہے۔
- ☆ اکتساب سے مراد موجود و محفوظ اطلاعات کی باز آفرینی ہے۔
- ☆ ہدایات عام طور پر متعلم کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اور اطلاعات کو ایک معنی دیکر ذہن میں محفوظ کرتی ہیں تاکہ اس کا احفاظ اور باز آفرینی بوقت ضرورت بہتر طریقہ سے ہو سکے۔
- ☆ اسکیمیا ایک سابقہ علم کی ایک ذہنی نمائندگی (Mental Representation) ہے اس میں علم، عمل، واقعات اور نقطہ نظر تمام کی شمولیت ہوتی ہے۔
- ☆ توازن (Equilibrium) ایک ذہنی حالت ہے جس میں کوئی نئی چیز دیکھنے سے پہلے ہمارا ذہن ایک متوازن کیفیت میں ہوتا ہے۔

پیاجے نے اس کو ذیل طریقہ سے بتایا ہے۔

انجذاب۔۔۔ تطبیق۔۔۔ عدم توازن۔۔۔ اسکیمیا۔۔۔ نئے حالات توازن

Equilibrium--New Situation--Disequilibrium--Accommodation--Assimilation

وقوفی طرز رسائی کے مطابق اکتساب و تدریس سے مراد ذہنی عمل یا وقوفی میں ہونے والی وہ نسبتاً مستقل تبدیلی ہے جو کہ تجربات کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ اکتساب مواد مضمون، اس کی تنظیم، اطلاعات و علم کے احفاظ میں رونما ہونے والی تبدیلی کی نمائندگی کرتا ہے۔ ہر انسان کے پاس ایسے ماحول کے تئیں سمجھ و فہم پیدا کرنے کے لئے ایک ذہنی ساخت موجود ہوتی ہے اور اکتساب و تدریس کی وقوفی کی طرز رسائی دو عملیات کو شامل رکھتی ہے۔ تطبیق (Accommodation) اور انجذاب (Assimilation) پہلے سے موجودہ اطلاعات و علم میں نئی اطلاعات کو سمونا ہے اور موجودہ اطلاعات میں تبدیلی و ترمیم کرنا ہے۔ تطبیق کے عمل سے مراد کوئی

ایسی اطلاع رونما ہونا جس کے لئے ہمارے اسکیمابنے ہوئے نہ ہوں بلکہ پرانے اسکیمائنی اطلاع کے برعکس ہوں۔ تو اس عمل میں نئے اسکیمابنانے ہوتے ہیں اور پرانے اسکیمامیں ترمیم کرنی ہوتی ہے۔

وقونی طرز رسائی کا تاریخی پس منظر

1960 کے اوائل میں وقونی طرز رسائی نے نفسیات کے میدان میں انقلاب برپا کیا اور 1970 کے آخر تک پیاجے اور ٹالمین کے تحریروں و مطالعوں کے ذریعہ ایک غالب طرز رسائی کی شکل اختیار کر لی۔ کمپیوٹر کے ایجاد نے اس طرز رسائی کو ایسے اصطلاحات و تشبیہات سے نوازا جس کے ذریعہ انسانی ذہن کو سمجھنا آسان ہو گیا۔ کمپیوٹر کی کارکردگی کو ذہنی کارکردگی سے تشبیہ دیتے ہوئے آسان الفاظ میں سمجھایا۔ اس کے لئے ان ماہرین Information processing model کا ماڈل اپنایا۔

وقونی طرز رسائی کے مطابق اکتساب سے مراد ذہنی ساخت میں رونما ہونے والی وہ تبدیلی ہے جو کہ طرز عمل کی تبدیلی کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہے۔ یہ طرز عمل کے پیچھے جو ذہنی عمل ہوتا ہے اس پر مبنی ہوتی ہے۔ اس طرز رسائی میں معلم کا کردار مناسب حکمت عملی کے اطلاق میں سہولیات فراہم کرتا ہوتا ہے۔ اس طرز رسائی میں معلم اغلاط کو فہم کی ناکام کوشش سے موسوم کرتا ہے اور اکتسابی ماحول اس طرح منظم کرتا ہے کہ طلباء اس کا فہم اور معنی سمجھ سکیں۔ اس کے علاوہ معلم کو اس بات کی اچھی طرح سمجھ و فہم ہوتی ہے کہ متعلم کے سابقہ تجربات اور پس منظر مختلف ہو سکتے ہیں اور جس کا اثر نتائج پر مرتب ہو سکتا ہے۔ طلباء کے سابقہ تجربات کو نظر میں رکھتے ہوئے نئی اطلاعات کو منظم کرنے کے لئے سب سے بااثر طریقہ کار کا تعین کرنا ہوتا ہے تاکہ جو اس پس منظر کے ساتھ میل کھاتے ہوئے اکتسابی تجربات کی شکل لے لیں۔ یعنی نئی اطلاعات طلباء کے ذہنی ساخت میں بااثر طریقہ سے انجذاب ہو سکیں۔

معلم کا رول

وقونی طرز رسائی کے مطابق علم کوئی ایسی شے نہیں جو کہ کسی ماہر سے مبتدی یا نو سیکھنے کی طرف منتقل کی جائے بلکہ اس میں معلم فعال رہ کر اطلاعات کا انتخاب کرتا ہے اس کے لئے مفروضات قائم کرتا ہے، حقائق کی تلاش کرتا ہے جو نئے تجربات اور پرانے تجربات کے درمیان ربط قائم کرتا ہے اور اسی کی بنیاد پر ذہنی ساخت تیار کرتا ہے متعلم تدریس کے دوران ایک فعال مفکر، توضیح کار اور محقق کا رول نبھاتا ہے۔ یعنی معلم کا رول فعال، خود ہدایتی اور خود تعین قدر کرنے والا ہوتا ہے اس کا مطلب ہے کہ مدرس کا زیادہ وقت لکچر کے بجائے سرگرمیوں کو تیار کرنے، مذاکرات اور تبادلہ خیال اور گروپ کے کام میں صرف ہوتا ہے۔ مدرس طلباء کے لئے سہولت کار، معاون کار اور پیش کش کرنے والا بنتا ہے طلباء کو یہ نہیں بتایا جاتا ہے کہ انہیں کیا کرنا ہے بلکہ ان کا صحیح حل کی طرف جانے کی طرف رہنمائی کی جاتی ہے اور متعلم میں اکتساب کے لئے داخلی تحریک ہوتی ہے۔

درجہ کا ماحول

وقونی طرز رسائی کے ذریعہ تدریس کرنے والے درجہ میں جمہوریت کا عنصر نمایاں رہتا ہے۔ اس میں معلم سوالات کے ذریعہ طلباء کے ذہن اور ذہنی ساخت میں تبدیلی لانے میں معاونت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مدرس درجہ میں ایسا ماحول تیار کرتا ہے جو کہ اکتساب کو فروغ دیتا ہے یعنی ماحول ایک ترغیب کار کا کام کرتا ہے۔ انفرادی تفاوت کو ایک مثبت موقع کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور طلباء کی نشوونما کی سطح کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔

وقونی طرز رسائی کی خوبیاں

یہ طرز رسائی طلباء کی ذہنی عمل کو تدریس میں نمایاں کرتی ہے۔ یعنی ہمارا داغ کیسے کسی محرکہ کی تشریح و توضیح کرتا ہے اور کیسے ہمارا ذہنی عمل ہمارے طرز عمل کو متاثر کرتا ہے۔

اس طرز رسائی کے مطابق اکتساب کے لئے ذہن میں وقونی، حافظہ کے ساخت بنتے ہیں اور یہ ساخت ادراک، عملیات، باز آفرینی جیسے کام انجام دیتے ہیں۔

☆ یہ طرز رسائی مسائل کے حل کے اسکیماماڈل کی حمایت کرتی ہے۔

☆ یہ ایک سائنٹفک طرز رسائی ہے۔

تحدیدات و تشدید

☆ اس طرز رسائی میں ذہنی عمل و سوچ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور کرداریت طرز رسائی کے مطابق ذہنی عمل ایک غیر مجرد ہے اور اس کو پوری طرح سمجھا

بھی نہیں گیا ہے یہ اپنے آپ میں غیر واضح تصور ہے۔

☆ یہ طرز رسائی ایک تخفیفی (Reductionist) طرز رسائی کے طور پر دیکھی گئی ہے مثال کے طور پر اس نے انسانی طرز رسائی عمل کو ذہنی عمل حافظہ اور توجہ وغیرہ کے عمل تک محدود کر دیا ہے۔

☆ یہ طرز رسائی انسانی ذہن کو کمپیوٹر سے تشبیہ دیتی ہے مگر ذہنی عمل کمپیوٹر سے بہت پیچیدہ ہے اور ایک طریقہ سے یہ انسان کو ایک مشینی شکل تصور کرتی ہے۔

3.3.3 تعمیری طرز رسائی (Constructivist Teaching Approach)

تعارف:

تعلیم اور نفسیات کے دائرہ کار میں تعمیریت طرز رسائی کو ایک نئے سطح نظر کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ ایک بچہ کس طرح سیکھتا ہے اور اس کا ذہنی اور وقوفی نشوونما کس طرح ہوتا ہے اس کے تعلق سے ہماری سوچ کو ایک نئی شکل اور نظریہ دینے میں اس طرز رسائی کا اہم رول ہے۔ تعلیم میں جہاں پہلے کرداریت طرز رسائی کا بول بالا تھا۔ ہماری روایتی تعلیم میں جو بھی عناصر ہمیں نظر آتے ہیں وہ دراصل کرداریت طرز رسائی ہی کی دین ہیں کرداریت طرز رسائی میں معلومات، علم اور مہارتوں کو طلباء کے دماغ میں سیدھے بھرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جیسے کہ واٹسن نے کہا تھا کہ آپ مجھے ایک بچہ دیں۔ آپ جو کہیں گے میں اس کو بنا دوں گا۔ چور، ڈاکو، یا سائنسدان۔ اس بات سے یہ تو واضح ہے کہ بچے میں موجود صلاحیتوں اور اہلیتوں کو یکسر نظر انداز کیا گیا ہے۔ یعنی کرداریت طرز رسائی میں بچہ غیر فعال اور اس کی حیثیت ایک گینی پگ (Guinea Pig) کی سی ہوتی ہے۔ یعنی اس سے جو کچھ کہا جائے اس کو وہ خاموشی سے سن کر دیکھ کر اور حسب ضرورت اس کو دہرا دے۔ یعنی ایک مشینی کیفیت میں بچہ ہر وقت رہے اس سے یہی توقع کی جاتی ہے۔

تعمیری طرز رسائی کا تاریخی پس منظر

اس طرز رسائی کو متعارف کرانے کا سہرا اٹھارویں صدی کے ایک فلسفی گیا مابا ہٹا کو (Giamba Hista Vico) کو جاتا ہے۔ جنہوں نے پہلے بار یہ بتایا کہ انسان کسی بات کی فہم بھی بہتر طریقے سے کر سکتا ہے جب یہ بات خود اسکے ذریعہ ہی وجود میں آئی ہو یعنی سیکھنے والے نے خود ہی اس کو تعمیر کیا ہو یا اس نے خود ہی سعی کر کے اس کا اکتساب کیا ہو۔ اس کے بعد جان ڈیوی نے تجربات کو تعلیم کا مرکزی جز قرار دیتے ہوئے خود اپنے تجربات پر مبنی علم کے حصول پر زور دیا۔ تعلیم کا تصور اور تعریف لکھتے ہوئے ڈیوی نے لکھا ہے۔ ”تعلیم وہ عمل ہے جس میں تجربات کی نوسازی (reconstruction) اور تنظیم نو (reorganization) کا کام مسلسل چلتا رہتا ہے۔“ ڈیوی کی نوسازی اور تنظیم نو کے تصور نے ہی بچہ کے نشوونما میں تجربات کی اہمیت کو تسلیم کیا اور اس راہ پر آگے چل کر وقوفی نفسیات کے ماہر جین پیا جے نے ایسی کچھ یگانہ تصورات جیسے انجذاب (assimilation) تطبیق (accomodation) اور توازن اور عدم توازن (disequilibrium) کو پیش کیا اور تعمیریت طرز رسائی کے لئے راہیں ہموار کیں۔ اس کے بعد تو بے شمار ماہرین نے اس طرز رسائی کی سمت میں کام کرنا شروع کیا جن میں وائی گوٹسکی (Vygotsky) برونر (Bruner) اہم ہیں۔

مختلف ماہرین نے تعمیریت طرز رسائی کی تعریفات پیش کیں اور ان سے یہ بات واضح طور پر ابھر کر سامنے آئی کہ انسان تمام علوم کے بارے میں اپنے علم و فہم کو تعمیر کرتا ہے اور اس کے ذریعہ ان کے مابعد تجربات اور ان تجربات پر مبنی انعکاس (Reflection) ہوتا ہے۔ جب ہم کسی نئی اطلاع، علم سے روبرو ہوتے ہیں تو ہم اس نئی اطلاع یا علم کا سابقہ علم کے ساتھ مصالحت کرتے ہیں اس سطح پر کئی طرح کی باتیں عمل میں آسکتی ہیں۔ ہم اپنی موجودہ علم و فہم میں ترمیم و تبدیلی کرتے ہیں۔ نئی اطلاعات کی ترمیم کرتے ہیں۔ یعنی علم کے تعمیری عملی میں معلم فعال معمار کا کام کرتا ہے۔

تعمیریت طرز رسائی اس عقیدہ پر مبنی ہے کہ اکتساب کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو کہ معلم کے ذریعہ درجہ میں طلباء کے ڈیبک کے سامنے دے دی جائے بلکہ یہ ایک وقوفی کے عمل کا نشوونما ہے جس میں معلم فعال رہ کر نئے علم کو تعمیر کرتے ہیں اس میں معلم کا رول علم اور معنی کا تخلیق کرنے والا اور تعمیر کرنے والا ہوتا ہے۔

تعمیریت طرز رسائی میں پیا جے اور کیلی (Kelly) کا کام کافی اہمیت کا حامل ہے پیا جے کے مطابق اکتساب نئے علوم کا ایک فعال تعمیری عمل ہے نہ کہ غیر فعال حصول۔ پیا جے کے مطابق جب معلم کسی ایسے نئے تجربہ یا نئے حالات سے روبرو ہوتا ہے جو اس کی موجودہ سوچ اور تجربات سے مطابقت نہیں رکھتا ہے تو اسکے ذہن میں ایک عدم توازن کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔ نتیجتاً ذہن میں توازن کی کیفیت پیدا کرنے کے لئے وہ ایسی موجودہ سوچ میں ترمیم و تبدیلی کرتے ہیں۔ ایسا کرنے میں وہ نئی معلومات کا اپنے سابقہ علم سے ربط بناتے ہیں اور نئے علم کا ذہن میں انجذاب کرتے ہیں۔

اسی طرح کیلے (Kelly) نے ذاتی تعمیری نظریہ پیش کیا۔ ان کے مطابق ہم دنیا کو اپنی ذہنی خاکہ یا طرز کے مطابق دیکھتے ہیں جو کہ ہم پہلے سے تعمیر کر چکے ہوتے ہیں۔ یعنی ہم دنیا میں موجود نئی اطلاعات کو اپنے سابقہ تجربات کی بنیاد پر دیکھتے اور سمجھتے ہیں اور جب ہم نئے تجربات سے ہم کنار ہوتے ہیں تو ہم اس کا پرانے علم سے ربط بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ٹومی فاس ناٹ (Twomy Fosnot) نے تعمیریت طرز رسائی کی تعمیریت بیان کرتے ہوئے چار اصول کا ذکر کیا۔ اکتساب منحصر کرتا ہے کہ ہم پہلے سے کیا جانتے ہیں اور خیالات کے روبرو ہونے سے ہمارے پرانے خیالات میں کیا ترمیم و تبدیلی ہوئی ہے، اکتساب سے مراد نئے خیالات و سوچ کا ایجاد (inventing) کرنا ہے نہ کہ نئے حقائق کا میکا نکی انداز میں تجمیع کرنا۔ بمعنی اکتساب تبھی رونما ہوتا ہے جب پرانے سوچ و خیالات کو نئے انداز میں سوچا جائے اور اگر پرانے اور نئے خیالات کے درمیان نفاذ یا عدم توازن کی کیفیت رونما ہو رہی ہو تو ان دونوں کا گہرائی سے تجزیہ کر کے ایک نئے نتیجہ سے ہم کنار ہونا۔ تعمیری طرز رسائی والے درجہ میں مدرس طلباء کو وہ تمام تجربات فراہم کرتا ہے جو کہ طلباء کو ایسے مواقع فراہم کریں جس میں وہ خود ہی مفروضہ بنا سکیں، خود ہی پیش گوئی کریں، سوالات بھی خود ہی اٹھائیں اس کی تفتیش کریں، تحقیق کریں اور نئے علوم کو ایجاد کریں۔ معلم کا رول اس عمل میں صرف سہولیات فراہم کرنا ہوتا ہے۔

تعمیریت کمرہ جماعت

ایک کمرہ جماعت جس میں معلم تعمیریت طرز رسائی کا استعمال کرتے ہوئے تدریس کرے وہ روایتی درجہ سے کافی مختلف ہوتا ہے۔ اس طرح کے درجہ کا ماحول جمہوری ہوتا ہے سرگرمیوں میں تعامل ہوتا ہے یہ تعامل طلباء معلم کے درمیان، طلباء۔ طلباء کے درمیان ہوتا ہے۔ درجہ کی مرکزیت طلباء ہوتے ہیں جیسے روایتی درجہ میں معلم مرکزیت ہوتی ہے۔ اس طرح کے درجہ میں طلباء مرکزیت ہوتی ہے۔ معلم کا رول ایک سہولت کار کا ہوتا ہے اور اس کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ طلباء میں خود مختاری کا عنصر نشوونما پائے۔

درجہ کی ساخت اس طرح کی ہوتی ہے جس سے کہ طلباء اکتسابی تجربات میں مستغرق رہیں ان اکتسابی تجربات میں فہم، تخیل، تعامل، مفروضات کا بنانا اور اس پر ذاتی انعکاس کرنا جیسی سرگرمیوں کا بول بالا رہتا ہے۔ اس میں مرکزیت طلباء کے اکتساب پر ہوتی ہے ناکہ مدرس کی تدریس پر

معلم کا کردار ایک تحقیق کار کے طور پر

معلم کا رول اس طرح کے درجات میں کافی اہم ہوتا ہے معلم دیکھتا ہے، سنتا ہے اور سوالات پوچھتا ہے تاکہ یہ جان سکے کہ طلباء کیسے اکتساب کر رہے ہیں تاکہ معلم طلباء کو سہولیات و مدد فراہم کر سکے۔ کالکین (1986) کے مطابق تدریس اور تحقیق کے درمیان بہت کم فرق ہے۔ جب ہم طلباء کو پڑھاتے ہیں تو ساتھ ساتھ وہ بھی ہم کو پڑھاتے ہیں کیونکہ وہ ہم کو یہ بتاتے ہیں کہ وہ کیسے سیکھتے ہیں ہمیں صرف ان کو دھیان سے دیکھنا اور مشاہدہ کرنا ہے یہ دیکھنے اور سننے کا عمل معلم کے لئے بہت معاون ہوتا ہے ان تجربات کے ذریعہ معلم طلباء چھوٹے گروپ کے لئے بمعنی اور ان کے تناظر کے لحاظ سے اکتسابی تجربات منصوبہ بند کر سکتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ معلم ایک محقق کی طرح تحقیق کرتا ہوا آگے بڑھتا ہے۔

حالانکہ اس طرز رسائی میں اکتساب خود ہدایتی ہوتا ہے مگر پھر بھی معلم کو بہت کچھ کرنا ہوتا ہے معلم کو یہ یقینی بنانا ہوتا ہے کہ طلباء کو مناسب اور مناسب مقدار میں مواد فراہم کیا جائے جو کہ طلباء کو چنوتی فراہم کرنے والا ہو مگر اس حد تک نہیں کہ طلباء اپنے خود ہدایتی کوششوں سے دست بردار ہو جائیں

طلباء کا کردار

تعمیریت طرز رسائی والے کمرہ جماعت میں طلباء فعال رہتے ہیں اور فعال طریقہ سے ہی اکتسابی طرز عمل میں شامل رہتے ہیں۔ طلباء کا اپنے اکتسابی عمل پر قابو ہوتا ہے وہ اپنی رائے اور نظریہ دینے کے لئے آزاد ہوتے ہیں۔ اور اپنے علم کا مظاہرہ وہ مختلف طریقوں سے کرتے ہیں درجہ میں وہ سوالات پوچھنے کے لئے پوری طرح آزاد ہوتے ہیں۔ مواد مضمون میں اپنی دلچسپی کا مظاہرہ مختلف طریقوں سے کرتے ہیں اور تعامل کی ابتدا کرتے ہیں اس کے علاوہ معلم فیصلہ جات کے لئے اہل ہوتا ہے اور اپنی اہلیت کو بلکہ خود اعتماد رہتا ہے۔

جمہوری کمرہ جماعت

تعمیریت طرز رسائی میں کمرہ جماعت میں جمہوریت کا عنصر نمایاں رہتا ہے۔ اور علم کی تعمیر پر زور دیا جاتا ہے۔ درجہ میں اہم ہوتا ہے جتنا معلم متعلم کے درمیان تعامل بھی اتنا ہی اہم ہوتا ہے جتنا معلم اور متعلم کے درمیان م۔ تعلم کی سابقہ معلومات تدریس اور اکتساب کو آگے بڑھاتے ہیں ایک اہم جزو کے روپ میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ ایسے سوالات کا بھی استقبال کیا جاتا ہے جن کے جواب معلم کو بھی نہ معلوم ہو اور متعلم اور معلم دونوں مل کر ان کا جواب

ڈھونڈتے ہیں اور درجہ کا ماحول جذباتی، ذہنی اور جسمانی طور پر محفوظ ور بے خطر ہوتا ہے طلباء کو درجہ میں کسی بھی قسم کا خوف نہیں ہوتا ہے کیونکہ وہ اس بات سے اچھی طرح واقف اور باخبر ہوتے ہیں کہ ان میں جو مخصوص اوصاف ہیں وہ قبول اور منظور کئے جائیں گے۔

اس کے علاوہ متنوع ہدایتی، اکتسابی اور تعین قدر کی حکمت ہائے عملی کا استعمال کیا جاتا ہے جس کی مرکزیت اصل میں تصورات کی فہم پیدا کرنی ہوتی ہے۔

تعمیریت طرز رسائی کی خوبیاں

- ☆ یہ طرز رسائی طلباء میں اعلیٰ سطح کی سوچ پیدا کرنے میں معاون ہوتی ہے۔
- ☆ یہ طرز رسائی متعلم مرکوز ہوتی ہے۔
- ☆ طلباء کو فعال رکھتی ہے۔
- ☆ یہ طرز رسائی طلباء کی انفرادیت کو ملحوظ خاطر رکھتی ہے اور اسی کے لحاظ سے اکتسابی تجربات منصوبہ بند کئے جاتے ہیں۔
- ☆ مواد مضمون کا اکتساب مؤثر اور دیرپا ہوتا ہے یعنی سیکھے ہوئے مواد کی فہم بہتر طریقہ سے ہو جاتی ہے۔
- ☆ طلباء میں خود اعتمادی بڑھتی ہے۔ جمہوری رویہ پیدا ہوتا ہے
- ☆ مسائل کے حل کرنے کی مہارت میں اضافہ ہوتا ہے
- ☆ گروپ میں کام کرنے کی مہارت پیدا ہوتی ہے اور سماجی مہارتیں (Social Skill) پیدا ہوتی ہیں۔
- ☆ کیونکہ طلباء گروپ میں کام کرتے ہیں تو مختلف لوگوں کے نظریات اور سطح نظر کو قبول کرنے کی اہلیت پیدا ہوتی ہے۔

تعمیریت طرز رسائی کی تحدیدات اور تنقید

- ☆ وقت کا اصراف زیادہ ہوتا ہے۔
- ☆ زیادہ خرچہ جلی ہے۔
- ☆ متعلم میں ذہنی اور جذباتی چٹنگی ضروری ہے۔
- ☆ نتائج کی پیشین گوئی ہمیشہ ممکن نہیں
- ☆ اس طرز رسائی کے استعمال میں اساتذہ کو زیادہ اور کافی وسیع (Extensive) تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔
- ☆ اس طرز رسائی میں سابقہ معلومات کافی اہم ہوتی ہے اور کئی بار طلباء کی سابقہ معلومات میں کافی تفریق ہوتی ہے جس کی وجہ سے معلم کو وقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ارتباطی طرز رسائی (Connectionist Approach)

ارتباطی دراصل نفسیات، وقتی، سائنس، مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) علم الاعصاب طرز سائیوں کا ایک مجموعہ ہے۔ اس تصور کو متعارف کرنے دو نالڈ ہییب (Donald Hebb 1940) ارتباطی طرز رسائی کا مرکزی اصول ہے کہ ذہنی واقعہ کو اکثر الاوقات یکساں اور سادہ یونٹ کے مربوط نیٹ ورک (Network) کے طور پر واضح کیا جاسکتا ہے اور ان روابط میں ماڈل کے حساب سے فرق پایا جاتا ہے جیسے انسان کے دماغ میں یہ یونٹ نیوران اور ربط کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ہییب کا نظریہ دراصل نیوروسائنس پر مبنی ہے۔ جس کے مطابق اکتساب کے دوران ہمارے دماغ میں نیورون کے درمیان ایک ہم آہنگی یا مطابقت پیدا ہوتی ہے۔ غیر سائنسی طلباء کے لئے نیورون کی وضاحت ضروری ہے نیورون عصبی نظام کے ابتدائی اجزاء ہیں جو کہ اطلاعات کا حصول، پروسیس (Process) اور منتقلی کا کام انجام دیتے ہیں۔

ہیب نے اپنی کتاب The organization of Behaviour میں اس امر کو واضح اور تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ان کے مطابق کسی بھی سرگرمی کے بار بار ہونے سے خلیاتی تبدیلی کے امکان بڑھ جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر 'Cell 'A' Cell 'B' کو بار بار متحرک کریگا تو نتیجہ میں ایک میٹابولک (metabolic) تبدیلی رونما ہوگی۔ دو نیورون کے درمیان ربط کو قوی و مضبوط کرنا تدریس کا مقصد ہے۔ یعنی تدریس کے دوران نیورون کو اس طرح متحرک اور

جوڑا جائے کہ وہ اینگرام (Engram) بن جائیں۔ اینگرام سے مراد وہ وسیلہ ہے جس کے ذریعہ معلومات کے احتفاظ کا عمل رونما ہوتا ہے۔ تدریس کا مقصد نئے اینگرام کا بنانا اور نئے و پرانے اینگرام کا جڑنا ہے جس کے نتیجے میں نئی اور پرانی معلومات کے درمیان رشتہ مضبوط ہو جائے۔ ارتباطی طرز رسائی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ قیاس دیتا ہے ذہن میں نیورون کس طرح ربط بناتے ہیں۔

3.3.4 اشتراکی طرز رسائی (Participatory Teaching Approach)

اشتراکی طرز رسائی جو کہ فریرین طرز رسائی کے نام سے بھی جانی جاتی ہے دراصل ایک تدریسی طرز رسائی ہے۔ اس طرز رسائی کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں سیکھنے والوں کو خود سے سوچنے کا موقع دیا جاتا ہے اور حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، اس طرز رسائی میں سیکھنے والے فعال رہتے ہیں اور معلم ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں اور باہمی تعاون سے پیش آنے والی دقتوں کا حل تلاش کرتے ہیں۔ جیسے جیسے معلم اس طریقہ تدریس سے متعارف ہو کر تجربہ حاصل کرتے ہیں وہ سیکھنے کے عمل اور سلسلہ کی منصوبہ بندی بھی خود کرنے لگتے ہیں۔ اپنے ان عملی تجربات کو اپنی عملی زندگی میں بھی شامل کرنے اور ان پر عمل کرنے کی صلاحیت بھی حاصل کرتے ہیں۔

اشتراکی طرز رسائی کو اپنانے کا مقصد سیکھنے والوں کو اس حد تک باختیار بنانا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری خود سنبھال سکیں، اس طرز رسائی میں ان مضامین کو چننے کی ضرورت ہوتی ہے جو حقیقی ہوں۔ اور طلباء کی زندگی کو متاثر کرتے ہوں۔ اس طرز رسائی میں زبان کو مرکزی حیثیت حاصل ہے یہ مانا گیا ہے کہ زبان ہی وہ وسیلہ ہے، جس کی مدد سے سماجی مسائل کا حل مل سکتا ہے ایسے مسائل جو طلباء کی زندگی کو متاثر کرتے رہتے ہیں فریرے کا خیال ہے کہ غیر منصفانہ سماجی مسائل ناخواندگی سے پیدا ہوتے ہیں اور ان کے حل کے لئے سیکھنے والوں کو انہیں حالات کی مدد سے باختیار بنانا ہوتا ہے جن میں وہ رہ رہے ہیں یعنی ناخواندگی اور حالات ہی مسائل کا سرچشمہ ہیں اور اسی سرچشمہ کی مدد سے مسائل کا حل فراہم کیا جاسکتا ہے۔

اشتراکی طرز رسائی اپنانے کی وجوہات

اشتراکی طرز رسائی ایسے ماحول میں اپنائی جاتی ہے کہ جس میں سیکھنے والے مشترک مسئلہ کے حل کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کوشش کر سکیں۔ مسئلہ کے حل کے لئے تجربہ اور مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ لوگ بھی درکار ہوتے ہیں جو بہترین حل نکالنا چاہتے ہیں۔ تجربات سے یہ ثابت ہوا کہ جب ہر شخص سیکھنے کے عمل میں فعال ہوتا ہے تو یہ سبھی لوگ مسئلہ کو بہتر طریقہ سے اپناتے ہیں اور اپنے ماحول کے پیش نظر بہتر حل تلاش کرنے کے اہل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کے طریقہ کار کے پیش رو فرارے دراصل روسو اور کارل مارکس سے کافی متاثر تھے۔ ان کی کتاب "Pedagogy of the oppressed" ایشاء افریقی ممالک اور لاطینی امریکا میں نوآبادیات اور سامراجی طاقتوں سے لڑنے کے لئے ایک آلہ کے طور پر استعمال کی گئی۔ یعنی برازیل میں اعلیٰ حکام جو کہ جابرانہ پس منظر رکھتے تھے ایسے وقت میں ان کی تحریر لاطینی امریکا میں ایک دانشمند تحریک کے طور پر سامنے آئی۔ فرارے نے مروجہ طریقہ کار کی کافی مخالفت کی جس کے لئے انھوں نے تعلیمی بینکنگ (Banking of Education) اصطلاح کا استعمال کیا۔ ان کے مطابق ہمارے معلم، معلم کو ایک خالی کھاتہ سمجھتے ہیں اور اس میں وہ روزانہ کچھ علم جمع (Deposit of Knowledge) جمع کرتے ہیں۔ اس کے بجائے انھوں نے تدریس کو جمہوری انداز میں کرنے پر زور دیا ہے جس میں معلم تدریس کرتے وقت سیکھے اور طلباء سیکھتے وقت بھی تدریس کریں۔

دوران تدریس معلم سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ طلباء کے سابقہ علم کو ذہن میں رکھتے ہوئے ان کو رہنمائی فراہم کریں۔ اور مسائل و حالات کی تشریح و توضیح اپنے حالات اور خود کی زندگی کو سامنے رکھتے ہوئے کریں۔ فریرے کے مطابق بینکنگ کے نظریہ میں استاد طلباء کو ایک پہلے سے تیار شدہ علم مہیا کرتا ہے وہ طلباء کو یہ سب کچھ یاد کرواتا ہے اس طرح طلباء سست ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی اپنی دقتوں کی صلاحیتوں کو فروغ کرنے کے مواقع نہیں مل پاتے ہیں وہ دنیا کو اس علم کے مطابق سمجھنے لگتے ہیں جس طرح ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے جب کہ فریرے نے مسائل کے حل (Problem Solving) نظریہ پیش کیا۔ جس میں استاد اور طلباء کسی بھی چیز کے بارے میں مل کر سیکھتے ہیں کسی بھی مسئلہ کا جائزہ لیتے ہیں اس پر گفتگو کرتے ہیں اور مسئلہ کے حل کی طرف پیش رفت کرتے ہیں اس طرح کمرہ جماعت سے معلم کی حاکمیت ختم ہو جاتی ہے۔ اور اپنے آس پاس اپنے معاشرے کے بارے میں ایک تنقیدی سوچ پیدا ہوتی ہے اور پیش آزادی کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

فرارے کی اس طرز رسائی کی مرکزی سوچ لسانی نشوونما تھی اس طرز رسائی میں خواندگی کو بڑھانا تو مقصد تھا ہی اس کے علاوہ اپنے سیاسی، سماجی اور معاشی ماحول کے بارے میں ایک سمجھ پیدا کرنا تھا اس طریقہ کار میں فرارے کا سیاسی ایجنڈا بھی واضح تھا وہ سماج کے پسماندہ اور دبے کچلے طبقہ کو اس طریقہ سے تعلیم فراہم کر کے اور خاص طور سے تعلیم بالغان کے ذریعہ جبر اور استحصال کے خلاف آواز اٹھانا چاہتے تھے۔ اس سلسلہ میں ان کا یہ خیال روز روشن کی طرح واضح تھا اپنی بات کو مناسب انداز میں آگے بڑھانے کے لئے لسانی نشوونما بہتر ہونا ضروری ہے۔ تبدیلی اور تحریک کے لئے انھوں نے اس طریقہ کار کا بہترین طریقہ سے استعمال کیا۔

اشتراکی طرز رسائی میں مختلف تدریسی طریقہ کار کا استعمال کیا جاتا ہے۔

Case Study مطالعہ فرد

Brain storming برین اسٹورمینگ

Activity profile سرگرمی پروفائل

Community Survey سماجی سروے

Consultation with Specialist ماہرین کے ساتھ مشورہ

Field Visit متعلقہ جگہ کا دورہ کرنا

Folk Song لوک گیت

Local Histories مقامی تاریخ سے آگاہی

Making Puzzle پہیلیاں بنانا

Memory Game حافظہ پر مبنی کھیل

Participation Game اشتراکی کھیل

Participatory Discussion اشتراکی مباحثہ

Presentation of Experience تجربات کو پیش کرنا

Puppet Show کھٹھلی کا تماشہ

Skills or Plays ڈرامہ یا ٹانک

Time line جدول ضمنی یا واقعات کی ترتیبی پیش کش۔

حاصل کلام یہ ہے کہ فرارے نے اشتراکی کی طرز رسائی خاص طور سے تعلیم بالغان کے لئے استعمال کی۔ جس کا پوشیدہ اور واضح مقصد ان کو سیاسی اور سماجی استحصال و جبر کا نہ صرف احساس دلانا بلکہ تعلیم کے ذریعہ ان کے ذہن و دل میں اس کے خلاف کھڑے ہونے کی آمادگی پیدا کرنا تھا۔ اس کے لئے انہوں نے کہا کہ لسانی نشوونما کے ذریعہ موجودہ حالات کو سمجھ کر اپنی بات ایک واضح انداز میں کہنا آ گیا تو تعلیم کا کافی مقصد پورا ہوگا۔

اشتراکی طرز رسائی کی خوبیاں:-

1- اس طرز رسائی کے ذریعہ طلباء میں ہم آہنگی میں اضافہ ہوتا ہے اور سماجی اقدار کا نشوونما ہوتا ہے۔

2- طلباء میں خود اعتمادی بڑھتی ہے۔

3- دوسرے کے زاویہ نظر کو جاننے کا موقع ملتا ہے۔

4- طلباء کو پیچیدہ مسائل کو سمجھنے اور حل کرنے کی تربیت ملتی ہے۔

5- کسی بھی حالت میں اس طریقہ کار کا نفاذ ممکن ہے۔

6- طلباء کی دلچسپی بنی رہتی ہے۔

7- اس طریقہ کار کے ذریعہ اکتساب دیر پا ہوتا ہے۔

تحدیدات یا کمیائیں:-

1- اس طریقہ کار کے مطابق منصوبہ بنانا نسبتاً مشکل ہوتا ہے، کیوں کہ منصوبہ اس بات پر انحصار کرتا ہے کہ شرکاء دراصل کیا کرنا چاہتے ہیں۔

2- شرکاء کی پوری طرح شرکت میں تھوڑا وقت لگتا ہے اور اس طرز رسائی کو سمجھنے اور اپنانے میں بھی انہیں وقت لگتا ہے۔

3- سہولت کار یا معلم کا تربیت یافتہ ہونا بہت ضروری ہے۔

4- کبھی کبھی شرکاء اکتساب و تدریس کے اہم حدود سے بھٹک جاتے ہیں۔

3.3.5 تعاونی طرز رسائی Co-Operative Teaching Approach

تعاونی طرز رسائی ایک دوسری ایسی طرز رسائی ہے جس میں معلمین کی بھرپور شراکت کے ساتھ تدریسی عمل کو لاگو کیا جاتا ہے تدریس کی تعاون طرز رسائی کو چھوٹے چھوٹے گروپوں کی تدریس و اکتساب سے موسوم کیا جاتا ہے اس طرز رسائی میں طلباء کو چھوٹے چھوٹے گروپوں میں تقسیم کر کے تدریسی اور عملی مقاصد کا حصول کیا جاتا ہے۔ اسی لئے اسے تعاونی طرز رسائی کہا جاتا ہے۔ اس طرز رسائی کی ایک خصوصیت بہت اہم ہے کہ اس میں مختلف صلاحیتوں اور اہلیتوں کے حامل طلباء کو ایک ساتھ ایک گروپ میں شامل کیا جاتا ہے۔ یعنی صلاحیت اور اہلیت کی بنیاد پر طلباء کی گروپ بندی نہیں کی جاتی ہے۔ اس طرح ہر گروپ میں مختلف النوع طلباء شامل رہتے ہیں اس طرز رسائی میں کامیابی یا حصول کسی ایک فرد کا نہیں بلکہ پورے گروپ کا شمار کیا جاتا ہے گروپ کے تمام افراد گروپ کے لئے کام کرتے ہیں یعنی کام کی نوعیت اجتماعی ہوتی ہے لہذا گروپ میں ہم کا احساس غالب رہتا ہے نہ کہ میں کا۔

تعاونی طرز رسائی کے عناصر Elements of Co-operative Teaching

ڈیوڈ جانسن اور روجر جانسن (David Johnson & Roger Johnson) کے مطابق پانچ بنیادی عناصر ہیں جو کہ

چھوٹے گروپ میں اکتساب کی موثریت متعین کرتے ہیں۔

1- مثبت طور پر باہمی انحصار (Positive Interdependence)

اس طرز رسائی میں طلباء میں یہ احساس رہتا ہے کہ وہ اس عمل میں ساتھ ہیں وہ نہ صرف اپنی کارکردگی بلکہ گروپ کی کارکردگی کے بھی ذمہ دار ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس میں طلباء مختلف النوع صلاحیتوں کے حامل ہوتے ہیں اس لئے پورا گروپ ان کی اہلیتوں اور صلاحیتوں سے استفادہ حاصل کرتا ہے۔

2- روبرو یا براہ راست تعامل (Face to Face Interaction)

طلباء کو ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے اس کے علاوہ تدریسی ماحول گفت و شنید و گفت پر مبنی ہوتا ہے اور طلباء ایک دوسرے کو بھی متحرک کرتے رہنے کی ترغیب دیتے ہیں اس میں طلباء ایک دوسرے کے ساتھ مل کر مضمون و موضوعات کی تشریح و توضیح کرتے ہیں جس میں جو اہلیت و صلاحیت ہوتی ہے اس کا استعمال کرتے ہوئے وہ تعلیمی سرگرمی میں حصہ لیتا ہے۔

3- انفرادی و اجتماعی جوابدہی (Individual and group Accountability)

اس طرز رسائی میں ہر طالب علم اپنے کام کا نہ صرف ذمہ دار ہوتا ہے بلکہ جواب دہ ہوتا ہے اور گروپ کی جوابدہی ہدف کے حصول کی ہوتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہدف کے حصول کے لئے ہر طالب علم کو کچھ ذمہ داریاں سونپی جاتی ہے اور وہ کام کسی نہ کسی طرح ہدف کے حصول میں معاون ہوتے ہیں اور تمام طلباء مل کر ہدف کے حصول کی سمت میں پیش رفت کرتے ہیں۔

4- گروہی عمل (Group Processing)

گروپ کے افراد اپنے اور گروپ کے کام کرنے کی اہلیت کا تجزیہ کرتے ہیں یعنی گروپ کو کچھ ایسے وسائل فراہم کئے جاتے ہیں جس کے ذریعہ وہ تجزیہ کر کے یہ متعین کرتے ہیں کہ گروپ نے کس حد اکتساب کیا ہے۔

5- گروہی طرز عمل (Group Behaviour)

گروپ کا افراد میں مختلف مہارتوں کا نشوونما ہوتا ہے۔ یعنی طلباء میں بین شخصی، سماجی اور باہمی تعاون جیسی مہارتیں نہ صرف پیدا ہوتا ہے بلکہ ان میں فروغ بھی ہوتا ہے۔

تعاونی طرز رسائی۔ تاریخی پس منظر

دوسری جنگ عظیم سے پہلے سماجی ماہر نظریات مثلاً آل پورٹ، واٹسن شا اور میڈ کی کوششوں کے تحت تعاونی طرز رسائی کو ایک مسلمہ مقام ملنا شروع ہوا۔ ان ماہرین نے یہ پایا اور باور کرایا کہ گروپ میں کیے جانے والے عمل فرداً فرداً کیسے جانے والے عمل سے زیادہ بااثر

اور مقدار معیار اور (Productivity) میں بھی کہیں بہتر ہوتا ہے۔ مے اور ڈوب (May & Doob) نے 1937 میں محققانہ طریقہ سے یہ ثابت کیا کہ جو لوگ مشترکہ ہدف کو حاصل کرنے کے لئے معاونہ طریقہ سے کام کرتے ہیں وہ نتائج کے حصول میں زیادہ کامیاب ہوتے ہیں بالمقابل ان لوگوں کے کہ جو انہیں اہداف کو حاصل کرنے کے لئے انفرادی طور پر کوشش کرتے ہیں مزید برآں فرداً فرداً نتائج حصول کرنے والے لوگوں میں مقابلہ جاتی کردار رونما ہونے کے امکانات کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔

(1930-40) کی دہائی میں جان ڈیوی، کرٹ لیون اور مارٹن ڈش جیسے فلسفی اور ماہرین نفسیات نے تعاونی نظریہ کو کافی حد تک متاثر کیا۔ ڈیوی کی نظر میں یہ نہایت اہم تھا کہ

طلبا ایسے علم اور سماجی مہارتیں حاصل کریں کہ جن سے کلاس روم کے ماہر جمہوری معاشرے میں استفادہ کیا جاسکے۔ اس نظریہ میں طالب علم کو علم کے حصول میں متحرک تصور کیا گیا ہے۔ ایسا طالب علم کہ جو معلومات اور جوابوں کو زیر بحث لاتے ہوئے اکتسابی عمل میں گروپ کی شکل میں شرکت کرنے نہ کہ ایسا طالب علم جو غیر فعال ہو اور محض سن کر معلومات حاصل کرے یعنی استاد گفتار سے معلومات فراہم کرنے اور طالب علم انہیں سن کر حاصل کرے۔ تعاونی طریقہ اکتساب لیون کی جداگانہ دین ہے اس نے اپنے خیال کی اساس گروپ ممبران کے درمیان رشتہ پیدا کرنے پر قائم کی ہے۔ اس باہمی رشتہ کے قیام سے ہی اکتسابی ہدف کی طرف کامیابی سے بڑھا جاسکتا ہے اسی دین کو مثبت سماجی باہمی انحصار (Positive Social Interdependence) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس خیال سے مراد ہے کہ متعلم گروپ کے علم میں اضافہ کرنے کے لئے خود ذمہ دار ہیں۔ اس کے بعد ڈیوڈ اور رابرٹ جونسن نے تعاونی طرز رسائی کے تصور کو مزید تقویت بخشی۔ 1975 میں انھوں نے یہ پایا کہ تعاونی طرز رسائی سے باہمی پسند میں اضافہ ہوتا ہے۔ گفت و شنید و بحث و مباحثہ میں بہتری پیدا ہوتی ہے زیادہ مقبولیت اور تعاون حاصل ہوتا ہے مزید براں اس سے گروپ کے افراد کی طریقہ ہائے فکر کے اقسام میں اضافہ ہوتا ہے۔ دوسری طرف جو متعلمین زیادہ مقابلہ جاتی رجحان کے حامل ہوتے ہیں وہ باہمی معاملات اور دوسروں کا اعتماد حاصل کرنے میں نسبتاً پیچھے رہ جاتے ہیں۔ ایسے مقابلہ جاتی رجحان کے حامل متعلمین دوسروں کے ساتھ جذباتی میل جول میں بھی کمزور رہ جاتے ہیں۔

تعاونی اکتساب طریقہ کار (Co-operative Learning Method)

متعدد تعاونی اکتسابی طریقہ موجود ہیں جس میں کہ کچھ میں دو طلباء اور کچھ میں چار یا پانچ طلباء مل کر اکتسابی عمل میں شامل ہوتے ہیں جس میں کچھ درج ذیل ہیں۔

1- سوچ۔ جوڑا بناؤ۔ اشتراک Think-Pair-Share

اس طریقہ کار پیش رو فرینک۔ ٹی۔ لائی مین (Frank.T.Lyman) ہیں۔ اس میں طلباء خاموشی سے کئی مسئلہ پر غور و فکر کرتے ہیں اس کے بعد طلباء اپنے خیالات کو لکھ لیتے ہیں یا اسے ذہن میں اس کو مرتب کرتے ہیں۔ اس کے بعد طلباء اپنے ساتھیوں کے ساتھ جوڑے بنا لیتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال کرتے ہیں اس کے بعد معلم پورے گروپ سے رد عمل لیتا ہے اس طرح پورے گروپ کے تعاون سے تدریس کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔

2- پہلی اکتسابی تکنیک (Jigsaw Learning Technique)

اس طریقہ کار میں طلباء دو گروپ میں تقسیم ہو جاتے ہیں پہلا Home Group ہوتا ہے اور دوسرا ماہرین گروپ یعنی Expert Group۔ ہوم گروپ میں ہر طالب علم کو مختلف موضوع دیا جاتا ہے موضوع کے ملنے کے بعد طالب علم دوسرے گروپ کے پاس چلے جاتے ہیں۔ اور مواد مضمون کو مل کر پڑھتے اور سیکھتے ہیں اس کے بعد طلباء اپنے ہوم گروپ میں واپس آ جاتے ہیں گروپ میں لوٹنے کے بعد طلباء کو دیئے گئے موضوع کی تدریس کرتے ہیں یعنی باقی طلباء کو بھی سیکھاتے ہیں۔ اس طریقہ کار میں کئی ماہرین (Robert Salvia 1980)، (Imoth AHdeen 2003) نے وقتاً فوقتاً بدلاؤ کرے۔

Inside - Outside Circle باہری اور اندرونی دائرہ تکنیک

یہ ایک ایسی تکنیک ہے جس میں طلباء دو دائرہ کی شکل میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور دائرہ کی شکل میں گھومتے ہیں جہاں دائرہ رکتا ہے تو مدرس کوئی سوال کرتا ہے۔ اس سوال کے جواب کے لئے اندرونی دائرہ اور باہری دائرہ کے طلباء ایک جوڑا بنا لیتے اور اس کے جواب کے لئے آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہیں اور پھر دونوں مل کر اس سوال کا جواب ڈھونڈتے ہیں اور مدرس کو جواب دیتے ہیں۔

3- متبادل تدریس (Reciprocal Teaching)

1982 Brown&Paliscar کی اس تکنیک کے پیش رو ہیں۔ اس میں طلباء کے جوڑے بنا دیئے جاتے ہیں اور مواد مضمون و سبق کے بارے میں ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ جوڑے میں طلباء مواد مضمون کو پڑھتے ہیں ایک دوسرے سے سوال و جواب کرتے اور پوچھتے ہیں اور فوری تقویت حاصل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلباء کی علی سطح کی سوچ کی تکنیکوں کے استعمال کیلئے فروغ و حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ یہ تکنیک اس خیال کو تقویت دیتی ہے کہ طلباء ایک دوسرے کے ساتھ موثر انداز میں سیکھ لیتے ہیں۔

4- گروہی کھیل مقابلہ Team Game Tournament

طلبا کو چھوٹے۔ چھوٹے گروپ میں بانٹ دیا جاتا ہے۔ اور طلباء کو تحریری امتحان دینے سے پہلے کچھ مواد کو دہرانے کے لئے دیا جاتا ہے۔ یہ ان طلباء کے لئے تحریک کا کام کرتا ہے۔ جو کہ امتحان لکھنے سے خوف آتا ہے اور جو انھوں نے پہلے سے پڑھ لیا ہوتا ہے وہ بہتر طریقہ سے ذہن نشین ہو جاتا ہے اس کے بعد طلباء کو اس معلومات پر مبنی کرتا ہو ایک گیم (Game) تیار کرنا ہوتا ہے یہ طریقہ کار طلباء کو ایک تحریک فراہم کرتا ہے اور اس طرح سیکھنے سے طلباء لطف اندوز بھی ہوتے ہیں۔

اس طرح تعاونی طرز عمل طلباء میں خود اعتمادی، خود تصوری اور عزت نفس جیسے عنصر کا نشوونما کرتی ہے اور تمام اہلیت کے طلباء کے لئے موثر ثابت ہوتی ہے اور اشتراک و تعامل بہتر نتائج حصول میں معاون ہوتا ہے۔

3.3.6 انفرادی تدریس (Personalized Teaching Approach)

انفرادی تدریس و اکتساب کی اصطلاح اصلاً ویکٹو گریسیہ ہوز (Victo Gracia Hoz) نے بیسویں صدی کے آٹھویں دہائی میں پیش کی تھی۔ تعلیم میں انفرادی اکتساب کا تصور ہلن پارک ہرسٹ (Helen Parkhurst) نے انیسویں صدی میں دیا۔ اس نے ڈالٹن پلان بنایا اور بتایا کہ ہر طالب علم ضروریات، دلچسپیوں اور صلاحیتوں سے مطابقت رکھتے ہوئے اپنا نصاب یا اکتسابی پروگرام خود تیار کر سکتا ہے۔ تاکہ اس میں خود کفالت اور خود پراختصار کی خوبیاں پیدا ہو سکے۔ اسی عمل سے طالب علم اپنی معاشرتی مہارتوں اور دوسروں کے تئیں اپنے فرائض سے بیدار ہو سکتا ہے۔ یہاں یہ امر ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ تاحال انفرادی اکتساب کی متعدد عالمی تعریفیں ترتیب دی جا چکی ہیں یعنی مختلف اوقات میں اور مختلف خطوں میں الگ الگ تعریفیں پیش کی جا رہی ہیں ان تعریفوں کی ایک عام خوبی یہی ہے کہ ان میں اتفاق کا فقدان ہے۔ متفقہ تعریف کی عدم موجودگی کے باوجود برطانیہ کے نیشنل کالج فار اسکول لیڈرشپ کی طرف سے پیش کردہ تعریف کو انفرادی اکتساب کو سمجھنے کے لئے بیان میں شامل کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ تعریف نسبتاً واضح طور پر زیر بحث تصور کے معنوں کو شامل کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اس تعریف کے مطابق انفرادی اکتساب ہر ایک بچے اور نوجوان کی ضرورتوں کے ہم ساز ایسا اکتسابی اسلوب

ہے جو کہ نہایت ساخت شدہ (Structured) ہونے کے ساتھ ساتھ موافق (Responsive) بھی ہے۔ یہ طریقہ کار مزاج کو تشکیل دیتا ہے جس میں سبھی طلباء پیش رفتی کی اہلیت حاصل کر سکتے ہیں اور تحصیل علم کے سلسلہ کے دوران عمل جدا گانہ رول ادا کر سکتے ہیں۔ طلباء اور ان کے والدین کو شریک کرتے ہوئے یہ اسلوب اکتساب اور تدریس کے درمیان باہمی ربط قائم کرتا ہے۔

The Personalized learning Foundation کیلیفورنیا کے مطابق انفرادی اکتساب اصلاً اکتساب کا مجموعی اسلوب ہے۔ یہ اسلوب تعلیم کی ترسیل کو روایتی کلاس روم کے ماحول اور اس کے باہر کے ماحول کو یکجا وہم آہنگ کرتا ہے۔ اس سے تعلیم کے مختلف کرداروں کے درمیان اجتماعی شراکت داری پیدا ہوتی ہے۔ یعنی استاد، والدین، طلباء اور اسکول کے درمیان یہ شرکت کا ماحول اور شراکت داری سے تعلیم کے لئے راہیں ہموار کرتا ہے یہ طالب علم کی انفرادی ضرورتوں اور صلاحیتوں کا احترام کرتا ہے ان کی ضرورتوں اور وقتوں کو بھرپور وزن دیتا ہے کل ملا کر اس طریقہ کار میں یہ فکراساسی حیثیت رکھتی ہے کہ بچے اپنے طریقہ اور صلاحیت کے مطابق ہی سیکھیں۔ اس میں والدین کا رول ناگزیر ہے سمجھا جاتا ہے کہ تعلیم کا کوئی دوسرا ماڈل اس کے ہم پلہ نہیں ہے۔

انفرادی اکتساب کے عوامل

انفرادی اکتساب کے پانچ عوامل خط کشیدہ کیئے گئے ہیں۔

1- اندازہ قدر برائے اکتساب (Assessment for Learning)

انفرادی اکتساب کے عمل میں طالب علم کی فرداً فرداً کمزوری، قوتیں، صلاحیتیں، دلچسپی اور اکتسابی ضروریات کی فہم مضمربہیں۔ انہیں سمجھنے کے لئے مختلف قسم کے اندازہ قدر کا سہارا لیا جا سکتا ہے اندازہ قدر کا محور تشکیلی اندازہ قدر (Formative Assessment) ہونا چاہیے۔ اکتساب میں ترقی کی جانچ مسلسل ہو اور مکمل اکتسابی عمل اس جانچ میں شامل ہونا ضروری ہے۔

2- موثر تدریس و اکتساب (Effective Teaching & Learning)

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ موثر ترین تدریس و اکتساب کے طریقے اپنائے تاکہ طلباء تعلیمی سلسلہ میں عملاً شریک رہیں اور ساتھ ہی ساتھ ان کی صلاحیتیں بروئے کار آئیں اور اپنی تحصیل علم کی ذمہ داری خود قبول کرنے کے اہل بنیں اور اس ذمہ داری کو قبول بھی کریں۔

3- نصاب کی تدوین اور تدریسی طریقہ کار کے انتخاب میں طلباء کی شمولیت:-

انفرادی اکتساب کے تصور میں یہ امر نہاں ہے کہ نصاب مواد اور طلباء کی انفرادی ضروریات کے تعین میں خود طلباء کی صلاحیتوں کو شامل کار کیا جائے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے سلسلہ میں طلباء کے سامنے صاف و شفاف راستے اور طریقہ کار پیش کیئے جاتے ہیں۔

4- تعلیمی اداروں کے نظام میں انقلابی طریقہ کار کی ضرورت:-

انفرادی اکتساب میں طلباء کی پیش رفت ہی جماعت کی تنظیم کی اساس ہے۔ اس کے لئے درس و تدریس کے وسائل کی دستیابی کے لئے مختلف نظریہ کی ضرورت ہوتی ہے روایتی کلاس روم کی ترتیب نوع بھی درکار ہوتی ہے۔ اس نئی ترتیب و تنظیم کا نشانہ مثبت محفوظ ماحول کی تشکیل ہے۔ جو اعلیٰ معیاری تعلیم کے لئے درکار سبھی ضرورتوں کو یکجا اور یک وقت پورا کر سکیں۔

5- تعلیمی عمل کو کمرہ جماعت سے باہر یعنی خارجی دنیا میں لے جانا ضروری ہے۔

متعلقہ معاشرہ، مقامی اداروں اور سماجی خدمات سے متعلق لوگوں سے اپنے روابط قائم کرنا تاکہ وہ کامیاب انفرادی اکتسابی عمل کو موثر بنانے میں افادیت فراہم کر سکیں یعنی تعلیم سے منسوب سبھی کرداروں اور اداروں کی معاونت زیر نظر تعلیمی اسلوب کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے۔

انفرادی اکتساب میں معلم کا بدلتا ہوا رول

انفرادی اکتساب میں معلم اور اساتذہ دونوں ہی کچھ دقتوں کا سامنا کرتے ہیں، نئے اسلوب کو اپنانے کے لئے ضروری ہے معلم نئے فن تدریس کی طرز رسائی کو اپنائے کیونکہ اس کے ذریعہ اساتذہ کے رول کی نوعیت ہی بدل جاتی ہے اب ان کا رول ہدایات (Instruction) دینا نہیں بلکہ رہنمائی، مشاورت اور (Mentoring) (Counselling) ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اساتذہ نئے اسلوب اپنائے نئی تکنیکوں کا استعمال کریں اور طلباء کو متحرک کریں ساتھ ہی ساتھ وہ اپنے طالب علموں کی سرگرمیوں کا منظم طریقہ سے جائزہ بھی لیتے رہیں۔

انفرادی اکتسابی اسلوب میں اساتذہ کی حیثیت نہایت مرکزی ہے لہذا ان کے اکتساب کے نئے طریقوں سے واقفیت اور ان میں تربیت حاصل کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اساتذہ کا پیشہ ورانہ فروغ ہونا اور اس کے لئے مواقع فراہم کرنا لازم امر محسوس ہوتا ہے۔

انفرادی اکتساب کی خوبیاں:-

- 1- اس طریقہ کار میں معلم اور متعلم کے درمیان قریبی روابط ہوتے ہیں۔
- 2- اس طریقہ کار میں اکتساب خود گام (Self-paced) ہوتا ہے اس لئے طلبہ کو یہ علم ہوتا ہے کہ انہیں کب اور کیا سیکھنا ہے۔
- 3- اس طریقہ کار کے ذریعہ طلباء کو اپنے ساتھیوں سے رہنمائی اور مشاورت ملتی ہے جس سے ان میں مل جل کر کام کرنے کی مہارت کا نشوونما ہوتا ہے جس سے وہ سماجی اقدار سیکھتا ہے۔
- 4- یہ متعلم مرکوز ہوتا ہے، نا کہ معلم مرکوز۔ طلباء اس میں جمہوری انداز میں سیکھتے ہیں۔
- 5- اس طریقہ کار میں انفرادی تفاوت کو مد نظر رکھا جاتا ہے اس لئے ہر طالب علم کے سیکھنے کی گنجائش بنی رہتی ہے۔
- 6- اس میں کورس کی اعلیٰ سطح کو برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ کیوں کہ اس طریقہ کار میں مضمون پر عبور زیادہ اہمیت کا حامل ہے نا کہ گریز۔
- 7- معلم کو تدریس میں نئے تجربہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔

انفرادی اکتساب کی تحدیدات یا کمیاں

- 1- طلباء کو بذات خود نظم و ضبط بنانے رکھنا ہوتا ہے، اس لئے ہر طالب علم اس امر پر عمل نہیں کر پاتا جس سے ڈسپلن سے متعلق مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- 2- تربیت اور تدریس سے متعلم کو خود کو وقف کرنے ضرورت ہوتی ہے۔
- 3- طلباء خود گام طریقہ اپناتے ہیں اس لئے ان کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔
- 4- معلم اور متعلم دونوں کا ذمہ دار ہونا ضروری ہے۔

3.3.7 کلی یا جامع طرز رسائی (Wholistic Approach Of Teaching)

تعارف:

کلی یا جامع طرز رسائی اس بنیاد پر مبنی ہے کہ ہر انسان اپنا شخص، زندگی کا مقصد اور زندگی کا معنی اپنے سماج سے ربط کے ذریعہ پاتا ہے۔ کلی تعلیم کا مقصد زندگی کے تئیں عزت (عزت و حیات) اور علم کے تئیں محبت پیدا کرتا ہے کلی تعلیم کا تصور کو اکثر جمہوری اور انسانی تعلیم کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ کلی یا جامع سے مراد وہ خیال ہے جس میں یہ مانا جاتا ہے کہ مطالعہ کے کسی میدان کی تمام خصوصیات کا تعین قدری یا ان کی وضاحت اس تصور کے اجزائے ترکیبی کے میزان سے نہیں کیا جاسکتا ہے بلکہ پورا نظام ہی اپنے عناصر کے رول کو طے کرتا ہے یعنی اجزائے ترکیبی کے کردار کا تعین کل سے طے ہوتا ہے نہ کہ اس کے برعکس۔

نظریہ چاہے کوئی بھی کیوں نہ ہو یہ سوال اپنے سب سے اہم ہوتا ہے کہ تعلیم کا ہدف اصلاً کیا ہے؟ کلی یا جمع نظریہ کے تحت طلباء کو وہ بننے میں مدد فراہم کرتا ہے جو وہ بن سکتے ہیں۔ ابراہم میسلو نے اسے (Self-Actualization) خود ادراک کی عمل یا خود کو جامع عمل پہنچانے کہا ہے کلی تناظر میں تعلیم کا تعلق فرد کی جامع ظہور پر مبنی ہے۔ اور یہ ظہور پر مبنی انسان کو سبھی خصوصیات یعنی دانشورانہ، جذباتی، معاشرتی، جسمانی، فنی تعمیر اور روحانی صلاحیتوں کا احاطہ کرتی ہے۔ تعلیمی سلسلہ میں یہ طلباء کو اپنے درس و تدریس کے عمل میں شامل کرتی ہے جو ذاتی اور اجتماعی ذمہ داریوں کے شعور کو بیدار اور متحرک کر سکیں۔

رابن۔ این مارٹین اور اسکاٹ فارم نے کلی تعلیم کے فلسفہ عامہ کو دو زمروں میں تقسیم کیا ہے تصور منہا (Ultimacy) اور صلاحیت دانائی کا تصور (Sagacious Competency)

تصور منہا (Ultimacy)

تصور منہا کی اساس مذہب ہے اس سے مراد ہے کہ منور ہونا روحانیت کلی تعلیم کا نہایت اہم عنصر ہے کیونکہ اس میں سبھی ذی روحوں کے باہمی ربط اور داخلی اور خارجی زندگی کے درمیان توازن پر خصوصی زور ڈالا جاتا ہے۔

دوسرا اس کی اساس نفسیاتی بھی ہے جو خود ادراک کی عمل سے عیاں ہوتی ہے کلی تعلیم اس یقین پر مبنی ہے کہ ہر شخص اپنی ظہور پر مبنی کے عمل میں خود ہی کوشش کرے تاکہ زندگی میں وہ وہی بن سکے جو وہ بن سکتا ہے۔ اس تصور میں متعلم میں نہ کوئی نقص ہوتا ہے نہ کمی۔ بلکہ بین المتعلمین تفاوت ہونے میں یعنی متعلم کے درمیان فرق ہوتا ہے۔ خود متعلم میں کمیوں نہیں ہوتی ہیں۔ تیسرے تصور منہا کو الفاظ میں نہیں بانڈھا جاسکتا یہ تو ایک سلسلہ ہے جس میں ظہور پر مبنی نقطہ انتہا کی طرف جاری رہتی ہے تاکہ انسان انسانی کیفیت کے نقطہ، عروج تک پہنچ سکیں۔

صلاحیت دانائی

1- نفسیاتی اعتبار سے آزادی۔

2- خود احتسابی۔

3- انفرادی آموزش۔

4- سماجی صلاحیتیں جو سماجی اسلوب کے بڑھ کر ہوتی ہے۔

5- اقدار کی تصحیح یعنی تشکیل کردار۔

6- فہم خودی یعنی جذباتی نشوونما۔

کلی تعلیم طرز رسائی کی تدریس حکمت ہائے عملی

بچہ کی مکمل تعلیم کے مقصد کے پیش نظر کلی تعلیم نے مختلف حکمت عملیاں پیش کی ہیں ان حکمت ہائے عملی میں بچے کو پڑھانے کے طریقہ اور بچے کے سیکھنے کے طریقہ کو سامنے رکھا گیا ہے یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1- ان حکمت ہائے عملی میں سیکھنے کے تغیراتی اسلوب (Transformative Approach of Learning) کی وکالت کی گئی ہے۔ اس طریقہ کار میں سیکھنے والے کے مطمح نظر میں تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ نہ کہ تعلیم کو محض اطلاعات فراہم کرنے کا وسیلہ سمجھا جاتا ہے۔ اپنائے گئے مطمح نظر میں نقطہ، نظر، ذہنی عادتیں اور بھرپور تناظر شامل ہے۔ کلی تعلیم میں علم کو مختلف انداز میں سمجھتے ہوئے بنایا گیا ہے کہ یہ انسان کے ماحول اور پیش منظر میں تشکیل پاتی ہے۔ لہذا طلباء کو اسی امر پر غور و فکر کرنے کے لئے تیار کیا جاتا ہے کہ ہم کس طرح جانتے اور سیکھتے ہیں یا اطلاعات کو کیسے سمجھتے ہیں یعنی اس میں ماحول سے مربوط ہو کر نہ صرف ماحول کو بلکہ ماحولیاتی معلومات کو تنقیدی نقطہ نظر سے سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا اس طریقہ تدریس و طرز رسائی کا لازمی عنصر ہے۔ اگر ہم طالب علم کو تنقیدی اور مفکرانہ سوچ کا اسلوب پیدا کرنے کے لئے اور اپنے گرد نواح کے ماحول کی پرواہ کرنے کی تعلیم و ترغیب دیتے ہیں تو کچھ حد تک ذاتی اور سماجی تغیرات کے بارے میں انھیں فیصلہ کرنے کی آزادی حاصل رہنا بھی ضروری ہو جاتی ہیں۔

2- دوسرے مناسب کا تصور اپنایا گیا ہے یہ تصور اس انتشار سے قطعی مختلف ہے جو عام تعلیمی نظام میں مضامین اور طلباء کو تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ جبکہ کلی تعلیم میں زندگی کے مختلف زمروں اور خود زندہ رہنے کے عمل کو مربوط اور جڑا ہوا تصور کہا گیا ہے۔ اسی لئے تعلیم میں بھی اکتسابی عمل کو مختلف زمروں میں تقسیم کر کے جدا جدا نہیں دیکھا جاسکتا۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے مارٹن نے بیان کیا ہے کہ دوران تعلیم نظام میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ متعلم کون ہے، ان کا سابقہ علم کیا ہے، وہ کیا جانتے ہیں، اور وہ دنیا میں کیسے عمل کرتے ہیں

اور ان عوامل کو جدا جدا دیکھا جاتا ہے مگر ایک طرف یہ سبھی ایک دوسرے پر منحصر ہیں اور دوسرے یہ سب کے سب دنیا اور ہم پر منحصر ہیں اور جڑے ہوئے ہیں اس نظام تعلیم میں کلاس روم چھوٹا رکھنے کی تجویز ہے ایک ایسا کلاس روم جو مختلف استعداد اور مختلف عمر کے طلباء پر مشتمل ہو۔ متعلمین کو یہ آزادی ہوگی وہ سال میں کسی بھی وقت ایک کلاس سے دوسری کلاس میں جاسکیں یعنی وہ اسکول کی لیبڈر کے پابند نہیں ہونگے اس نظام میں لوچ و پچک کو خاص اہمیت دی گئی ہے یعنی متعلمین کو تحصیل علم میں مقدار اور وقت سے آزادی فراہم کی جاتی ہے

3- تیسرے مختلف علم کے درمیان مصنوعی دیواروں کو بھی اس نظریہ کے تحت خارج از تعلیم کہا گیا ہے یعنی علم کے مختلف شعبوں کے درمیان مضمون کے نام پر تعمیر کی گئی دیواروں کو کوئی وزن نہ دینا موجودہ نظریہ کا اصول ہے۔ اس نظریہ کے تحت جہاں کامل کو جانا اور سمجھا جاتا ہے نہ کہ اسے ٹکڑوں میں تقسیم کر کے ٹکڑوں کی فہم حاصل کی جاتی ہے۔ اس میں توجہ کا مرکز خود انکو آڑی ہے نہ کہ خاص مضمون یعنی مضامین کو انفرادی مضمون سے اُپر اٹھا کر جاننے اور سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

4- چوتھا اصول معنویت ہے یہ آموزش علم کا اہم عنصر ہے متعلمین اسی شکل میں بہتر علم حاصل کرتے ہیں جب وہ علم ان کے لئے اور انکی نظر میں اہم ہوتا ہے اسی لئے کلی طرز رسائی پر مبنی اداروں میں ہر شخص کے کام اور انکی فہم کے معنی کی عزت کرتا ہے دوسرے الفاظ میں تعلیم کا پہلا قدم یہ ہی ہونا چاہئے کہ متعلم خود یہ جانیں اور سمجھیں کہ ان کے لئے سیکھی جانے والی چیزوں کی معنویت اور افادیت کیا ہے۔ قابل توجہ امر یہ ہے کہ دوسروں کی طرف سے بتائی گئی معنویت اور افادیت تدریسی عمل کی اساس نہیں ہو سکتی۔ خود فہمی اور خود شناسی شرط ہے۔ مابعد اکتساب (Meta Learning) وہ دوسرا تصور ہے جو معنویت سے جڑا ہے سیکھنے کے عمل میں اور یہ سمجھنے کے لئے کیسے سیکھتے ہیں۔ متعلمین سے اکتسابی عمل کو خود طے کرنے کی توقع کی جاتی ہے مگر وہ یہ سب کچھ خود نہیں کر پاتے وہ اپنے اکتسابی عمل پر خود اپنی نظر رکھ سکتے ہیں بشرطہ یہ ہے کہ انھیں کلاس روم کے اندر اور باہر باہمی انحصار کے عمل سے مستفید ہونے کا اندازہ ہو اور یہ ماحول بھی دستیاب ہے۔

آخر میں یہ اصول معاشرہ کو کلی تعلیم کا لازمی عنصر قرار دیتا ہے۔ جس طرح رشتے اور رشتوں کے بارے میں جاننا اپنے آپ کو جاننے کے لازمی شرائط ہیں اسی طرح معاشرہ کے معاملات کی فہم بھی اکتسابی عمل کی ضروریات ہیں۔ کلی تعلیم میں درجہ کو معاشرہ تصور کیا جاتا ہے جبکہ اسکول خود وسطی خطہ اور عوام الناس کی کمیونٹی کا حصہ ہے۔

معلم کا کردار

کلی تدریسی طرز رسائی میں معلم کو ایک دوست، ایک سہولت کار، تجربہ کار ساتھی اور ایک سرپرست اور مربی کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے نہ کہ ایک ایسا با اختیار شخص جس کے قابو میں تمام حالات و انسان ہو اور وہ جیسے چاہے درجہ کو چلائے۔ اور اسکول ایک ایسی جگہ تصور کی جاتی ہے جہاں پر متعلم اور معلم مل کر باہمی انحصار سے ہدف کو حاصل کرتے ہیں۔ معلم اور متعلم کے درمیان مراسلات آزادانہ اور ایماندارانہ طریقہ سے ہوتے ہیں اور لوگوں کے درمیان تفاوت کو عزت و استحسان کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ کسی کو کسی پر فوقیت نہیں دی جاتی ہے۔ چاہے وہ فرق عقل کا ہو رنگ و نسل کا ہو یا معاشرتی درجات کا ہو۔ تعاون اس طرز رسائی کا معیار ہے نہ کہ مناسبت۔ یعنی تعلیم کے اہداف کے حصول تعاون سے ممکن ہوگا نہ کہ کوئی ایک دوسرے پر سبقت لینے چاہے۔ اس لئے اس طرح کے اسکولوں میں گریڈ (Grade) جیسی چیزوں سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ ایک دوسرے کی مدد اور تعاون پر زور دیا جاتا ہے نہ کہ ایک دوسرے کے مقابلہ پر۔

کلی یا جامع طرز رسائی کی خوبیاں :-

کلی یا جامع طرز رسائی کے مطابق تعلیم و اکتساب صرف قابل جانچ اور ٹھوس مہارتوں کی نشوونما نہیں ہے۔ بلکہ اس کی سب سے بڑی خوبی طلبہ کے وقوفی پہلو کی نشوونما کے ساتھ ساتھ نفسیاتی، سماجی اور جذباتی نشوونما کرنا ہے۔

اس طرز رسائی پر مبنی تدریس کے ذریعہ طلبہ میں اختراعی صلاحیت کی نشوونما ہوتا ہے اور طلبہ کو فطری طور پر سیکھنے کی آزاد فراہم کرتا ہے۔ اس طرز رسائی میں طلبہ کی انفرادیت کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔ اس تدریس کا مطلب درجہ کی تدریس نہ ہو کہ فرد کی تدریس ہوتی ہے۔

کلی یا جامع طرز رسائی کی تحدیدات :-

اس طرز رسائی میں تدریس کی اطلاق کے لئے ایک حقیقی جمہوری ماحول کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کے لئے اسکول پوری طرح تیار ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے یہ طرز رسائی پوری طرح رو بہ عمل ہو پاتی ہے۔

اس طرز رسائی کے ذریعہ تدریس کرنے کے لئے حقیقی مضمون میں بہت تربیت یافتہ معلم کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس طرز رسائی کا اگر مناسب طریقہ سے استعمال نہ کیا جائے تو طلبہ ایک آزرده اور غیر منافع بخش شہری بن کر رہ جاتا ہے۔

3.4 تدریسی ماڈل

تمہید:- ہم روزمرہ کی زندگی میں کئی بار ماڈل کا استعمال کرتے ہیں جیسے تاج محل کا ماڈل، طرز عمل میں اصلاح کے لئے ماڈل، فن کار اور معمار کا کام شروع کرنے سے پہلے کا ماڈل وغیرہ۔ تدریس میں ماڈل سے مراد وہ منصوبہ جات ہیں جو نصاب کی تشکیل، مواد کے انتخاب اور اساتذہ کے تدریسی عمل کی راہ نمائی کرتے ہیں۔ ماس کے مطابق ”تدریسی ماڈل تدریسی حکمت عملی کا ایسا ضابطہ ہیں جو مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جانس اور ویل کے مطابق تدریسی ماڈل تعلیمی سرگرمیوں اور ماحول کو تیار کرنے کے لئے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ اکتسابی اور تدریسی عمل کے لئے راہیں تخصیص کرتا ہے تاکہ مخصوص اہداف کا حصول کیا جاسکے۔

(i) تدریسی ماڈل کی خصوصیات

(۱) ہر تدریسی ماڈل کے کچھ بنیادی عناصر ہوتے ہیں جن کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ موزوں ماحول پیدا کرنا، معلم اور متعلم کے درمیان تعامل اور تدریس کو آسان، واضح اور قابل فہم بنانے کے لئے تدریسی حکموں کا استعمال۔

(۲) تدریسی ماڈل مناسب تجربات فراہم کر کے بنیادی سوالوں کے جوابات فراہم کرتا ہے مثلاً۔ معلم کا طرز عمل اور اس سے طلباء پر پڑنے والے اثرات کیا

ہوئیں۔

(۳) طلباء کے طرز عمل میں متوقع تبدیلی کے لئے ایک لائحہ عمل تیار کرتا ہے۔

(۴) سب سے پہلے کرداری انداز میں اکتسابی مقاصد کو بتایا جاتا ہے پھر مقاصد کے حصول کے لئے منظم طریقہ سے اقدامات بتائے جاتے ہیں۔

(۵) یہ معلم کی اسی طرح مدد کرتا ہے جیسے کہ کسی عمارت کو بنانے میں پہلے سے بنایا گیا ماڈل انجینیر کی مدد کرتا ہے۔

(۶) تدریسی وسائل کا صحیح استعمال کرنا بتاتا ہے جس سے وقت اور توانائی کا اصراف کم ہوتا ہے۔

(ii) تدریسی ماڈل کے بنیادی اجزاء

تدریسی ماڈل مندرجہ ذیل اجزاء پر مبنی ہوتے ہیں۔

۱- مرکز (Focus):- یہ تدریس و اکتساب کے خصوصی مقاصد کو واضح کرتا ہے۔ کیونکہ ہر ماڈل کسی نہ کسی مقصد پر مبنی ہوتا ہے۔

ترکیب (Syntax):- ترکیب سے مراد تعلیمی مقاصد کے حصول کی سرگرمیاں، تدریسی حکمت عملی، معلم اور متعلم کے درمیان باہمی روابط ترکیب میں شامل ہوتے ہیں۔ ان تمام نکات کی ترتیب مقاصد کے حصول کو ذہن میں رکھ کر کی جاتی ہے۔

۲- سماجی نظام (Social System):- سماجی نظام ماڈل کے مقصد پر منحصر کرتا ہے۔ مختلف ماڈل کے مقاصد بھی مختلف ہوتے ہیں اس لئے

انکا سماجی نظام بھی الگ ہوتا ہے کچھ ماڈل میں معلم کا رول سہولت کار کا ہوتا ہے تو کچھ میں مشاورتی کردار نبھاتا ہے۔ کچھ ماڈل میں معلم تدریسی عمل کا مرکز اور اطلاعات کا فراہم کرنے والا اور تدریسی عمل کو آگے بڑھانے والا ہوتا ہے جبکہ کسی ماڈل میں معلم اور متعلم کی سرگرمیاں برابری کے ساتھ تقسیم کی ہوئی ہوتی ہے۔ کچھ ماڈل میں طلباء کو سماجی اور ذہنی آزادی ہوتی ہے۔ یعنی سماجی نظام ایک قسم کا تعلیمی و تدریسی نظام اور اسکے سماجی تعامل کی نوعیت ہے کیونکہ تعلیم کا اثر انسان کے سماجی تعلق اور طرز عمل میں ہی منعکس ہوتا ہے۔

۳- ردعمل کے اصول (Principles of reaction) :- ردعمل کے اصول طلباء کے لئے معلم کے ردعمل کو متعین کرتا ہے اس کے ذریعہ یہ پتہ چلتا ہے کہ طلباء کے طرز عمل پر معلم کس قسم کا ردعمل دیتا ہے۔ کچھ ماڈل میں طلباء کے طرز عمل کو منظور کرتا ہے۔ کچھ ماڈل طلباء کے طرز عمل پر کوئی بھی ردعمل ظاہر نہیں کرتا ہے۔ یعنی یہ اصول معلم کو یہ استعداد بخشتا ہے کہ وہ طلباء کے طرز عمل یا انکے ذریعہ کیے گئے کام پر صحیح ردعمل ظاہر کریں۔

۴- تعاون کرنے والا نظام (Support System) :- تدریسی ماڈل کے نفاذ کے لئے ضروری معاون حالات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ یعنی انسانی وسائل کے علاوہ تدریس میں معاونت کرنے والے سمعی بصری آلات جیسے فلم، لیبارٹری کا سامان، متفرق کتب، کسی مخصوص جگہ پر طلباء کو لیکر جانا وغیرہ کا اس میں تذکرہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ماڈل کے لحاظ سے تعین قدر کس طرح کیا جائے گا زبانی ہوگا یا تحریری یہ بھی اس نظام کے تحت آتا ہے۔

۵- اطلاق (Application) :- یہ ماڈل کا سب سے اہم حصہ ہے۔ یہ ماڈل کے استعمال اور نفاذ کے بارے میں بتاتا ہے اور یہ بھی بتاتا ہے کہ ماڈل کن مخصوص مقاصد، مخصوص مواد اور مخصوص حالات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تعلیمی ماہرین، نفسیاتداں، اور تدریسی حکمت عملی کو متعین کرنے والے ماہرین نے کچھ نظریات متعین کیے اور انہیں کے نتیجہ میں تدریسی ماڈل کا عمل میں آیا بروس جانس نے اپنی کتاب Model of Teaching میں کچھ ماڈل پیش کیے۔ جن کی درجہ بندی چار گروپ میں کی۔

۱- سماجی تعامل پر مبنی ماڈل (Social Interaction Model)

۲- معلومات کے عمل پذیر پر مبنی ماڈل (Information Processing Model)

۳- شخصی/ذاتی ماڈل (Personal Model)

۴- طرز عمل پر مبنی ماڈل

انہیں گروپ سے کچھ ماڈل کا ہم آگے کے صفحات میں مطالعہ کریں گے۔

3.4.1 تحصیل تصورات ماڈل (Concept Attainment Model) :- اسکول میں کرائی گئی سرگرمیوں کا بنیادی مقصد تصورات کا موثر

انداز میں حصول کرنا ہے۔ 1960 میں جب امریکہ میں تعلیم میں سدھار لانے کی ایک تحریک چلی تو اس میں تصورات کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ اسی دور میں بردن نے 'A Study of Thinking' نام کی کتاب شائع کی۔ جس میں انہوں نے تحقیق پر مبنی عملیات و طرز رسائی کی تشریح کی جس کی بنا پر تصورات بنتے ہیں۔ بردن کی تحقیق کو بنیاد بنا کر بروس جانس نے تحصیل تصورات ماڈل کو عملی شکل عطا کی۔ اس ماڈل کے ذریعہ تدریس کرنے پر طلباء مختلف چیزوں، لوگوں اور واقعات کے درمیان نہ صرف فرق کر سکتے ہیں بلکہ انکو ترتیب وار منظم بھی کر سکتے ہیں۔

ماڈل سے واقفیت۔

هدف و تصورات :- بروز اور انکے ساتھیوں کا کہنا ہے کہ انسان کے اس پاس کا ماحول بہت پیچیدہ ہے اور اسکے مختلف پہلوؤں کو جاننے کے لئے انسان کو اپنی

تفریق کرنے کی اہلیت و استعداد کا استعمال کر کے اسے سمجھنا ہے۔ انسان میں ایسی تفریق کرنے کی اہلیت کے نشوونما سے ہی اپنے اطراف کے ماحول کی پیچیدگی سے واقف ہوتا ہے۔ ماحول سے تعامل کے دوران اس میں موجود اشیاء اور واقعات میں مماثلت کی تلاش کرتا ہے۔ اور اسی کی بنیاد پر انکی درجہ بندی کرتا ہے۔ اسی درجہ بندی سے وہ تصورات بناتا ہے۔ انہیں درجات میں ہم کچھ اشیاء کو جو یقیناً الگ تو ہیں مگر ان میں کچھ مماثلت یا ایک جیسی خصوصیات موجود ہیں اس درجہ بندی کا حصہ بناتے ہیں۔ اس سے ہمارے

اطراف کے ماحول کی پیچیدگی بقدر کم ہو جاتی ہے۔ یہ درجہ بندی ہمارے تصورات کو بنانے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

بروز کے مطابق مختلف ثقافتوں میں درجہ بندی مختلف ہو سکتی ہے۔ مگر انکے سوچنے اور تصورات کے حصول کا طریقہ ایک جیسا ہوتا ہے۔

تصورات کا بننا اور اس کا حصول۔

درجہ بندی کے عمل میں اشیاء یا واقعات و حالات کو پہچاننا اور انہیں کسی اہم خصوصیات کی بنا پر کسی مخصوص درجہ بندی میں رکھنا ہوتا ہے۔ بروز کے مطابق درجہ بندی کے دو حصہ ہوتے ہیں ایک تصورات کا بننا۔ تصورات کے حصول کی طرف پہلا قدم ہے بلڈاٹا با کا استقرائی سوچ کا ماڈل (Indretive twenty model) تصورات کو بتاتا ہے اس میں طلباء و مثالوں کو اکٹھا کر انہیں کچھ مماثلت کی بنیاد پر گروپ میں تقسیم کرتے ہیں۔ ہر گروپ کا الگ۔ الگ تصور کی مثال ہوتا ہے۔

تصورات کے حصول کی تدریس

اس ماڈل کے لئے کچھ حد تک مماثل چند مختلف مثالوں کی ایک فہرست چاہیے۔ یہ مثالیں طلبہ کے سامنے رکھی جاتی ہیں اور ان کو بتائے گئے طریقے سے ان سے تصورات کو طے کرنا ہوتا ہے، طلبہ پر مثالوں کو لے کر تصور بناتا ہے۔ پھر اگلی مثال کے لحاظ سے اسے بدلتا ہے۔ اسی طرح اگلی مثال کو وہ تصور کی بنیاد پر جانتا ہے اور اس طرح وہ تصور کے لئے مفروضہ کی تعمیر نو کرتا ہے۔ ان سبھی مثالوں کے ذریعہ طلبہ کو تصور کی خصوصیات کا علم ہوتا ہے۔ حصول تصورات تدریسی ماڈل کا مرکزی نقطہ ”ہاں“ یا ”نہیں“ کی بنیاد پر مثالوں کو انتخاب اور درجہ بندی کرنا ہے۔

3.4.1.1 ترکیب (Syntax)

اس مندرجہ ذیل مراحل میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا مرحلہ۔ طلباء کو معطیات فراہم کرنا تاکہ وہ خیال و تصور کے متعلق رائے قائم کر سکیں۔

دوسرا مرحلہ۔ تصورات کے حصول کے لیے طلباء کی حکمت عملی کا تجزیہ کر دینا۔

تیسرا مرحلہ۔ غیر منظم مواد کے ذریعہ دیے گئے تصور کو اس کے متعلقہ گروپ میں شامل کرنا۔

3.4.1.2 معاشرتی نظام (Social System)

اس ماڈل کے ذریعہ تدریس کے عمل میں استاد فاعل کردار ادا کرتا ہے۔ یعنی تدریس سے پہلے مدرس تصورات کا انتخاب کرتا ہے۔ اسکے لحاظ سے مواد مضمون کو چنتا ہے۔ منظم کرتا ہے مگر اسکے ساتھ۔ ساتھ طلباء کو بھی آزادی فراہم کرتا ہے اور تدریس کے عمل میں اسکی شرکت کے لئے حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے۔

3.4.1.3 تعاون کرنے والا نظام (Support System)

تخصیص تصورات ماڈل کے اسباق میں تصورات اور انکے ماڈل کو دھیان میں رکھ کر تیار کئے گئے وسائل اور امدادی اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں مثالیں منظم کر کے طلباء نہ صرف نئے تصورات بناتے ہیں بلکہ ان مثالوں میں موجود تصورات کی پہچان و نشاندہی بھی کر لیتے ہیں۔

3.4.1.4 اطلاق۔ اس ماڈل کے ذریعہ ہر سطح اور عمر کے بچوں کی تدریس کی جاسکتی ہے۔ ابتدائی سطح پر اور جب کہ بچوں میں تصورات کا ارتقاء کا عمل ہوتا ہے اس کے لئے یہ ماڈل بہت سودمند ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ تعین قدر کے لئے بھی یہ ماڈل کارآمد ہے۔ یہ جاننے کے لئے کہ سیکھے ہوئے تصورات میں طلباء کو مہارت ہوتی ہے یا نہیں۔

3.4.2 جدید منظم ماڈل (Advance Organizer)

ڈیوڈ اوسوبیل ایک ذکی شخص تھے۔ وہ طریقہ تدریس میں ہمیشہ اصلاح کی بات کرتے تھے۔ جب کہ ماہرین بیانیہ طریقہ تدریس کی مخالفت کر رہے تھے اور انکشافی طریقہ کار، تجربہ پر مبنی طریقہ کار کی تشہیر میں لگے تھے۔ اوسوبیل کے اس وقت مواد پر زیادہ عبور کی بات کہی

اوسوبیل اکتساب، تدریس اور مواد مضمون و درسیات پر ایک ساتھ ہی بات کرتے تھے۔ ان کے با معنی زبانی اکتساب (Meaningful Verbal Learning) کی اساس ہے۔

(۱) علم و اطلاعات (درسیات و مواد مضمون) کو کیسے منظم کیا جا رہا ہے۔

(۲) نئی اطلاعات کا ذہن میں کس طرح انجذاب کرتے ہیں (اکتساب)

(۳) طلباء کو نیا مواد مضمون دینے میں معلم مواد مضمون اور اکتساب کے ان نکات کا دھیان کیسے رکھ سکتا ہے۔

ماہرین تعلیم نے یہ ضرور بتایا کہ کیسے اکتساب کیسے ممکن ہے مگر درسیات و مواد مضمون کا نظم کیسے ہو یہ نہیں بتایا۔ با معنی زبانی اکتساب نظریہ سے پیدا ہوا Advance Organizer Model معلم کو نئی اطلاعات کے انتخاب، نظم اور پیش کش کے بارے میں علم فراہم کرتا ہے۔

ماڈل سے واقفیت Orientation of the Model

هدف و تصور۔

اوسوبیل معلم کو زیادہ سے زیادہ اطلاعات کو با معنی اور موثر انداز سے طلباء کے سامنے پیش کرنے میں معاونت دیتا ہے ان کا ماننا ہے کہ اطلاعات کا انجذاب اسکول کے اہم مقاصد میں سے ایک ہے۔ اور طلباء کے اکتساب کو ہی ذہن میں رکھ کر علم فراہم کرنا معلم کی ذمہ داری ہے۔ اور طلباء کو ان اطلاعات و خیالات کا زیادہ سے زیادہ حصول و انجذاب کرتا ہے۔ اس ماڈل میں معلم ایک توضیح کارول بھاتا ہے یہ ماڈل طلباء کی وقوفیت کی ساخت کو مضبوطی دیتا ہے اوسوبیل اس وقوفیت ساخت کا استعمال کسی انسان میں مواد مضمون کے علم کے نظم، جامعیت، وضاحت اور دیرپا ہونے کے لئے کرتے ہیں۔ طلباء کی سابقہ معلومات کی جامعیت اور وضاحت میں اضافہ کرائیں نئے علم سے روبرو کرانا چاہیے۔ اس لیے نئے علم کے حصول اور اسکویا رکھنے میں سہولت ہوتی ہے۔

با معنی اکتساب کا سابقہ علم سے ایک تعلق ہوتا ہے۔ نئے علم کا حصول کرنے حالات میں اس کا اختراعی انداز میں استعمال کرنا چاہیے ایسا اوسوبیل کا ماننا تھا۔ انکے مطابق تعلیمی مقاصد مختلف انداز کے ہوتے ہیں۔ یعنی وقوفی کے علاقہ میں بھی علم، تفہیم، اطلاق وغیرہ کے مقاصد الگ ہوتے ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے اکتسابی طرز رسائی بھی مختلف ہونی چاہئے۔ لیکچر یا بیانیہ طریقہ صرف سننے پر زور نہیں دیتا ہے بلکہ یہ اس بات پر منحصر کرتا ہے کہ معلم اس طریقہ کار کا استعمال کیسے کر رہا ہے۔ انھوں نے اس بات کی نفی کی کہ طلباء با معنی اکتساب صرف عملی طریقہ کار سے سیکھتا ہے ان کے مطابق مواد مضمون کا با معنی ہونا طلباء اور مواد مضمون میں باہمی ربط پر منحصر کرتا ہے نہ کہ اس کی پیش کش پر یعنی طلباء اور مواد مضمون میں جتنا ہم تعلق و ربط جوڑنے لگیں وہ اس کے لئے اتنا ہی با معنی ہو جائے گا۔

اوسوبیل اس بات کی سخت مخالفت کرتے تھے کہ بیانیہ طریقہ کار میں طلباء غیر فعال رہتے ہیں۔ انکے مطابق طلباء ذہنی طور پر علم کے حصول میں فعال رہتے ہیں اور اس عمل میں انکی پوری طرح شراکت ہوتی ہے۔ اگر بیانیہ طریقہ سے تدریس مناسب انداز میں نہ کی جائے تب تو رٹنا، غیر فعال اور بے معنی تدریس ہو سکتی ہے۔

اطلاعات کی نظم۔

مواد مضمون کی ساخت اور قونی کی ساخت۔

ہمارے ذہن میں علم کی نظم کرنے کا طریقہ اور مواد مضمون کو نظم کرنے کا طریقہ کا متوازی ہے۔ اس کو واضح کرتے ہوئے انھوں نے لکھا کہ ہر علم کی اوپری سطح پر وسیع اور مجرد (Abstract) تصورات کو رکھتے ہیں جبکہ غیر مجرد (Concrete) اور واضح و مقرر (Define) تصورات چلی سطح پر ہوتے ہیں اس لئے آوسوبیل کا خیال تھا کہ ہمیں طلباء تصورات کی ساخت کا علم و تفہیم کرانا چاہئے۔ تاکہ وہ طلباء ایک اطلاعات کو عملی طریقہ (Information Processing System) سے ذہن میں ایک خاکہ (Intellectual Map) تیار کر لیں۔ اوسوبیل کے مثال دیتے ہوئے بتایا کہ اگر طلباء کو ایک فلم دکھائی جائے جس میں ایک زراعتی فارم، ایک کرانہ کی دکان، دلالی کرنے والے آفس (Brokage Home) پر مبنی کچھ Case Study ہو ہر کیس میں متفرق اطلاعات فراہم کی گئی ہیں۔ طلباء دیکھے گئیں کہ لوگ مختلف قسم کی سرگرمیوں میں مصروف ہیں، انکا مشاہدہ کریں گے انکے بات چیت اور تعامل کو سنیں گے اس کے بعد طلباء سے اس کا اقتصادی انداز میں تجزیہ کرنے کو کہا جائے تو طلباء انکے طرز عمل کو بازار کی مانگ اور سپلائی اور لوگوں کے ذریعہ مہیا کی گئی خدمات، خریدار اور سامان کے نقطہ نظر سے تجزیہ کریں گے۔ یہ تصورات کئی طریقہ سے مدد کریں کی سب سے پہلے طلباء زیادہ اطلاعات کی درجہ بندی کرنا سیکھ گئیں اطلاعات میں موجود مماثلت، تفریق کا تجزیہ کریں گے۔ ان کا ماننا تھا کہ اگر نئے اطلاعات و خیال سابقہ معلومات و تصورات سے متعلق ہونگے تو طلباء جلدی سیکھ جائیں گے اور اس کے حافظہ میں زیادہ دیر تک محفوظ رہے گی ورنہ وہ بھول جائیں گے۔ اس لئے معلم کو نئی اطلاعات کو پرانی سے یعنی سابقہ معلومات سے جوڑ کر پڑھانا ہوگا تبھی تدریس و اکتساب موثر ہوگا۔

اوسوبیل کے مطابق یہ تدریسی ماڈل قونی کی ساخت کو موثر بنانے اور نئے علوم کے احفاظ کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس کا مقصد اکتساب کو واضح کرنا، منظم و انضمام کرنا اور سابقہ معلومات و علم سے نئے علوم میں باہمی رنگی اور تفریق کو سمجھنا ہے۔ زیادہ موثر Organizer وہ ہوتے ہیں جو معلم کے ذہن میں پہلے سے موجود علم، تصورات، ذخیرہ الفاظ کا سہارا لیتے ہیں۔

اوسوبیل نے اسے ایک مثال کے ذریعہ واضح کیا۔ مان لیجئے آپ تو انائی کی قلت و وسائل سے طلباء کو رو برو کرنا چاہئے۔ اس کے لیے بطور مدرس آپ تو انائی کے ذرائع، تو انائی کے استعمال اور تو انائی کے پیداوار کرنے کے ذرائع کے بارے میں اطلاعات، اقتصادی اور صنعتی ترقی، تو انائی کے تعلق مستقبل کے منصوبہ جات کے بارے میں اخبار، رسائل، فلم، تصویریں وغیرہ سے رو برو کرائیں گے۔ طلباء کے سامنے جو اکتسابی عمل ہے وہ ہے ان اطلاعات کا انجذاب کرنا، اہم نکات کو یاد رکھنا، ان اکتسابی مواد سے طلباء کو رو برو کرانے سے پہلے Advance Organizer کی شکل میں تمہید کے ذریعہ نئے حقائق و مضمون ملتی جلتی اطلاع فراہم کرے گا۔ Advance Organizer دو طرح کے ہوتے ہیں توضیحی و موازنائی توضیحی ناواقف علوم کے لئے اور موازنائی میں کچھ واقف علوم کے لئے۔

Advance Organizer Model

ا۔ ترکیب (Syntax)

اس میں تین مرحلہ کی سرگرمی ہے۔

پہلا مرحلہ۔

- Advance Organizer کی پیش کش۔ سبق کے مقاصد واضح کرنا

- Organizer کی پیش کش۔

- متعارف کرنے والی خصوصیات کی نشاندہی

- مثالیں فراہم کرنا۔

- پس منظر یا سیاق و سباق پیش کرنا۔

- دوہرانا

- طلباء کے متعلقہ علم اور تجربات سے آگاہی فراہم کرنا۔

دوسرا مرحلہ

اکتسابی یا مواد مضمون کی پیش کش

- مواد مضمون کا پیش کرنا

- دھیان و توجہ بنائے رکھنا

- نظم و تنظیم کو واضح کرنا

- مواد مضمون کی مدد انداز میں تشریح کرنا۔

تیسرا مرحلہ

قوفی کے نظم کو مضبوطی دینا

- انضمامی اصولوں کا استعمال

- افعال اکتساب کو فروغ دینا

- مواد مضمون کے لئے تجزیاتی طرز رسائی کا فروغ

۲۔ معاشرتی نظام (Social System)

اس ماڈل میں معلم طلباء کے وقوفی کی ساخت و نظم کو قابو میں رکھتا ہے اور یہ ضروری بھی ہوتا ہے کیونکہ اس میں نئے علوم کو منظم کر کے پرانے علوم سے مماثلت اور تفریق بھی بتائی جاتی ہے حالانکہ اسی ماڈل میں اکتسابی حالات کافی تعالیٰ ہوتے ہیں مگر طلباء کئی سوالات کرتے ہیں اور اپنی رائے پیش کرتے ہیں۔ لیکن کامیاب حصول طلباء کی انضمام کرنے کی خواہش پر منحصر کرتا ہے یعنی وہ کس حد تک نئے علوم سے ربط بنا رہا ہے، اور معلم مواد مضمون کو کیسے نظم و پیش کش کر رہا ہے۔

۳۔ ردعمل کے اصول (Principles of Reaction)

معلم کا رول پیش کنندہ کا ہوتا ہے۔ طلباء کے ردعمل پر معلم ردعمل اس پر منحصر کرتا ہے کہ وہاں پر نئے مواد کو واضح کرنا پڑنے لگے ہوئے مواد مضمون سے تفریق کرنی ہے اور طلباء کے اندر ایک تجزیاتی سوچ پیدا کرنی ہے۔

تعاونی نظام (Support System)

مواد مضمون کا منظم ہونا اس ماڈل کی ایک اہم ضرورت ہے۔ Advance Organizer کی موثریت مواد مضمون تصوراتی Organizer کے انضمام اور باہمی تعلق پر منحصر کرتی ہے۔ یہ ماڈل ہدایتی و تدریسی مواد کو ترتیب نوکی کے ایک راہ ہموار کرتا ہے۔

3.4.3 فقہی تحقیق ماڈل (Jurisprudential Inquiry Model)

آج کے دور میں متعدد تنازعہ مدے موجود ہیں جس پر لوگوں کے خیالات اور زاویہ نظر ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ اسی زمرے میں طلباء میں اس طرح کے مدوں پر ایک منظم طریقہ سے سوچنے اور وچا کرنے کی اہلیت پیدا کرنے کے لئے ڈانلڈ آلیور اور جسمیں، شور نے فقہی تحقیق ماڈل کا ارتقاء کیا۔ اس ماڈل کے ذریعے سے طلباء میں یہ امید کی جاتی ہے کہ ان مدوں کو منظم کر کے اس کے متبادل پہلوؤں کا تجزیہ کریں گے۔

سماج اور ثقافتیں خود میں تغیر پذیر ہیں۔ اس میں برابر تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ یہ ماڈل ایک ایسے شہری پیدا کرنا چاہتا ہے تو عوام کے مدوں کا سمجھداری سے تجزیہ کر ایک موقف پر کھڑا ہو اور یہ موقف انصاف اور انسانی فلاح و بہبود پر مبنی ہو۔ ہمارے طلباء مستقبل کے ایک معزز شہری بننے جا رہے ہیں۔ اس لئے انسانی اقدار کی توضیح میں انکی شراکت اہم ہے۔

ماڈل سے واقفیت۔

یہ ماڈل ایسے سماج پر مبنی ہے جس میں لوگوں کی رائے الگ۔ الگ اور انکے ترجیحات میں بھی نمایاں فرق ہے اور کبھی کبھی ایک دوسرے سے بالکل ضد بھی ہوتی ہے۔ ایک ترقی پذیر سماج میں یہ اہم ہے کہ کچھ مشکل و دقیق مدوں اور تنازعہ مسائل پر بات کرنے اور ان کا حل ڈھونڈنے کے لئے لوگوں کا آپس میں بات چیت و تعامل کرنا ضروری ہے تاکہ وہ ان مسائل کو مناسب انداز میں سلجھا سکیں۔ اس لئے ترتیب یافتہ شہری اس کا تجزیہ کر کے صحیح انداز میں اس کا حل نکال سکتے ہیں۔ ایک جمہوری ملک کی یہ اساس ہے کہ لوگ رائے مشورہ اور بات چیت کے ذریعے مسائل کا حل ڈھونڈ کے۔ اس کے لئے تین مہارتوں کا ہونا ضروری ہے پہلا ملک کے قانون کا صحیح اور پورا علم۔ کیونکہ مسائل کا حل قانون کے دائرے میں ہی رہ کر کیا جاتا ہے۔ دوسرا ہے کہ مسائل کی مناسب انداز میں توضیح و تشریح کر کے اس کا حل کھونجنے کی اہلیت میں مہارت عام طور پر قنازعہ جب پیدا ہوتا ہے جب دواہم اقدار میں تکرار کی نوعیت پیدا ہو جا کچھ ایسا ہو جو سماج کی اساسی اقدار کے برخلاف ہو۔ تیسری اہلیت یا مہارت ہے معاصر سیاسی عوام کے مسائل کا مناسب علم۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ طلباء کو ملک و سماج کے سیاسی، سماجی، اقتصادی مدوں مسائل سے پوری طرح واقف کرایا جائے۔ ان مسائل کا سیاسی پس منظر، نوعیت کا بھی پوری طرح علم و واقفیت ہونا ضروری ہے۔

تدریسی حکمت عملی کا جائزہ۔

اس ماڈل میں متعدد تصورات موجود ہیں۔ یہ سماج کا ایک آئینہ بل نمونہ پیش کرتا ہے۔ اقدار کی تصورات اور تبادلہ خیال کا ایک طریقہ کار اس کے علاوہ نصاب و فن تدریس کے تصورات کو بھی یہ متعین کرتا ہے۔ اس میں ایک طالب علم کسی مسئلہ کے حل کے ایک پہلو پر اپنا موقف رکھتا ہے اور اسکو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ باقی طلباء اور معلم اس پر سوالات کرتے ہیں۔ وہ طالب علم اپنے موقف کو صحیح بتاتے ہوئے مدلل جواب دیتا ہے۔ اور دوسرے کے موقف میں کمیوں کو نکالتا ہے۔

تدریسی ماڈل

ترکیب (Syntax)

حالانکہ اس ماڈل کی مرکزیت طلباء میں کھوج و تفتیش و عمیق مطالعہ و سوچ و تبادلہ خیال کے ذریعہ اپنا موقف رکھنا ہے۔ مگر اس کے علاوہ بھی بہت ساری سرگرمیاں ہیں جو ہم ہیں جیسے طلباء میں اپنا موقف طے کرنے میں مدد فراہم کرنا تاکہ مباحثہ اور تبادلہ خیال کے دوران وہ اپنے موقف صحیح ہونے کا جواز پیش کر سکیں۔ بحث و دلائل کے بعد وہ اپنے موقف میں اگر ضرورت سمجھیں تو مناسب اصلاح و ترمیم کر سکتے ہیں۔ اسی لحاظ سے اس ماڈل کے چھ اقدام ہیں۔ (۱) مسائل سے واقفیت (۲) مسائل کے مدوں کی پہچان (۳) موقف کا طے کرنا (۴) موقف کا پس منظر کی کھوج بن کرنا (۵) موقف کی خصوصیات بتانا (۶) حقائق و نتائج کے بابت تصورات کی جانچ کرنا

معاشرتی نظام

اس میں معاشرتی نظام کی شکل اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرز ہوتا ہے۔ پہلے معلم ماڈل کے اقدام کی شروعات کرتا ہے اور ایک سطح یا قدم سے دوسری کی طرف طلباء کی پیش رفت کراتا ہے۔ ہر قدم یا سطح پر متعینہ کام پورا کر کے اگلے سطح پر جاتا طلباء کی اپنی اہلیت و استعداد پر منحصر کرتا ہے۔ کچھ تجربات کے بعد طلباء خود ہی سبھی سرگرمیوں کو مکمل کر لیتے ہیں۔ اس ماڈل کی معاشرتی نوعیت کافی قوی مگر تصادم سے بھرپور ہے۔

ردعمل کے اصول

اس میں معلم کے سوالات دراصل مواد کی گہرائی کی جانچ کرتے ہیں اور طلباء کی اپنے موقف کے تئیں مطابقت، استحکام، علمی وضاحت، عمومیت تخصیص کی جانچ کرتا ہے۔ معلم یہ کوشش کرتا ہے۔ طلباء کے خیالات و انداز فکر میں ایک مسلسل قائم رہے تاکہ وہ سطح سے دوسری سطح کی طرف خود ہی آگے بڑھ سکیں اور ایک دلیل سے دوسری دلیل جڑی ہوئی اور اگلی سطح پر لے جانے والی ہو۔ معلم کو یہ واضح کرنا ہوتا ہے کہ ایک مسئلہ کی وضاحت کرنا اور اس میں اپنا موقف طے کرنا اس عمل کا اساسی مقصد ہے معلم کے سوال دشمن پر پھینکے گئے تیروں کی طرح نہ ہوں بلکہ وہ صحیح جواب دینے میں معاون اور فروغ دینے والے ہوں۔

تعاونی نظام (Support System)

مسائل پر مبنی وسائل اور امدادی اشیاء اس ماڈل کا اہم تعاونی نظام ہے۔ مطبوعہ مواد، خود تیار کردہ حوالہ جاتی امدادی اشیاء بھی بہت معاون ہوتی ہے۔ اشیاء و رسائل بھی اس میں ایک تعاونی کردار نبھاتے ہیں۔

3.4.4 تحقیقی تربیت ماڈل (Inquiry Theory Model)

طلباء کو غیر فطری حقائق کی کھوج و تشریح کے عمل میں تربیت فراہم کرنے کے لئے رابرٹ سچ میں نے تحقیقی تربیت ماڈل کا ارتقاء کیا۔ یہ ماڈل طلباء کو ماہرین کے

ذریعہ علم کو منظم کرنے اور اسکے اصول کی شکل دینے کے عمل کی راہ پر بچپا تا ہے۔ سائنسی طریقہ کار پر مبنی کچھ ماہرین کی استعدادات سے طلباء کو واقف کرایا جاتا ہے۔

ماڈل سے واقفیت

انکوائری تریگ ماڈل کا ارتقاء باختیار و متعلم کے نشوونما کے لئے ہوا ہے۔ اس ماڈل کے ذریعہ طلباء کو سائنسی کھوج میں فعال شراکت مقصد ہوتا ہے۔ بچوں میں تجسس اور آگے بڑھنے کی خواہش فطری ہے اور بچوں کی اسی فطرت پر انکوائری تریگ ماڈل مبنی ہے۔ طلباء کو نئی راہیں کو دریافت کرنے اور نئے علوم کی کھوج کے لئے رائے ہموار کیے جاتے ہیں۔ اس کا عمومی مقصد طلباء میں وقوفی کی اہلیت و مہارت کا نشوونما کرنا ہے۔ جس سے کہ وہ اپنے تجسس کو پورا کرنے کے لئے سوالات کریں اور ان کے جوابات تلاش کریں۔ سچمیں کی دلچسپی طلباء کو آزادانہ، باختیار اور نظم و ضبط میں رہ کر کھوج و تفتیش کرنے کے لئے آمادہ کرنا اور حوصلہ افزائی کرنے میں تھی۔ وہ چاہے کہ طلباء اس بات پر سوال اٹھانے کہ جو بھی ان کے آس پاس ہو رہا ہے خواہ وہ معاشرتی ہو، اقتصادی ہو، طبعی ہو یا کیمیائی وہ کیوں ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق سوالات کریں، حقائق کو جمع کریں۔ انکا تجزیاتی اور مدلل مطالعہ کریں اور اس طرح وہ وقوفی کی مہارتوں کا حصول کریں اور جان سکیں کہ ان کے آس پاس کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے۔

اس ماڈل کا آغاز و شروعات طلباء کے سامنے ایک الجھن بھرے مسئلہ کے پیش کرنے سے ہوتا ہے۔ سچمیں کا ماننا تھا کہ اگر انسان کے سامنے ایسا کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو وہ اس کا حل ڈھونڈنے کے لئے آمادگی دکھاتا ہے اور متحرک ہوتا ہے۔ طلباء کو ضوابط کے مطابق کھوج کے طور طریقے سیکھانے کے لئے ہم اس فطری طریقہ کار استعمال کر سکتے ہیں۔ سچمیں کا یہ عقیدہ تھا کہ طلباء میں یہ دلچسپی بڑھانا کہ سارا علم تغیر پذیر ہے۔ جب طلباء میں یہ بات ذہن نشین ہوگی کہ آج جو علم ہم جان رہے ہیں وہ مستقل نہیں ہے بلکہ اس میں کچھ حد تک یا پوری طرح تبدیلی رونما ہو سکتی ہے تو طلباء اس پر سوالیہ نشان بھی لگا سکتے ہیں طلباء عام علوم کو مقدس سمجھ کر نہ پڑھیں کہ اس میں تبدیلی ممکن ہی نہیں ہے۔ ماہرین کچھ اصول و قوانین دیتے ہیں اور کچھ سالوں بعد ان اصولوں کو ہٹا کر نئے اصول آتے ہیں۔ مستقل جواب تو کہیں نہیں ملتا ہے مگر اپنی توضیحات میں اصلاح و ترمیم کر سکتے ہیں اور کئی مسائل کے تشریح و توضیح ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ انھیں یہ بھی جاننا اور سمجھنا ہوگا کہ دوسرے لوگوں کے زاویہ نظر و نقطہ نظر ہماری سوچ و فکر کو افزائش ہی کرتے ہیں اس لئے ہمیں دوسروں کے زاویہ نظر کو سہن و برداشت کرنا آنا چاہئے اور ان سے اپنے علم کو ہی فروغ ملتا ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے علم کے فروغ کے لئے ہی دوسروں کے زاویہ نظر کو سمجھنا چاہئے سچمیں کے اصول ہیں کہ

- ۱۔ جب انسان کسی مسئلہ کا شکار ہوتا ہے تو فطری طور پر وہ کھوج و تفتیش کرنے لگتا ہے۔
- ۲۔ اپنی کھوج کو عمل کے تینوں وہ باشعور ہوتا ہے اور اس کا تجزیہ کرنے لگتا ہے۔
- ۳۔ نئی حکمت عملی طلباء کو سیدھے بھی سکھائی جاسکتی ہے اور طلباء کے موجودہ کو بڑھا بھی سکتی ہے۔
- ۴۔ شراکتی تفتیش یا انکوائری سوچ کو فروغ دہ کرتی ہے اور طلباء کو علم کی عارضی یا مستقل نہ ہونے سے واقف کراتی ہے۔

تدریسی حکمت عملی کا جائزہ۔

سچمیں کے مندرجہ بالا تصورات کے مطابق طلباء کے سامنے ایک مسئلہ رکھا جاتا ہے۔ طلباء اس کے تفتیش و جانچ کرتے ہیں۔ ماڈل کا مقصد طلباء کو تجزیہ کے ذریعہ نئے علوم کی کھوج کروانی ہے۔ اس لئے انھیں ایسے سوچ و سرگرمیوں سے دوچار کروایا جائے جو کہ اصل میں کھوجے جاسکیں۔ مثال کے طور پر دھات کی دو پتیاں (اسپات و تانبہ) کو اس طرح جوڑا گیا کہ وہ ایک ہی پتی نظر آئیں اس کے ایک سرے پر لکڑی کی دستہ لگا ہے جسے پکڑ کر اس پتی کو لیمپ کی لو پر گرم کیا جاتا ہے تو پتی مڑ جاتی ہے۔ مگر ٹھنڈی ہونے پر سیدھی ہو جاتی ہے۔ اس تذبذب والے حالات کو سمجھنے کے لئے طلباء سوالات کی جھڑی لگا دیتے ہیں۔ دھات کے گرم ہو کر پھیلنے کی الگ۔ الگ طریقہ و رفتار سے مڑنے کی وجہ ہے وہ حقائق جمع کر کے انکا تجزیہ کر سبھ پاتے ہیں۔

تجربین جان بوجھ کر ایسے واقعات و حالات ڈھونڈتا تھا جس کے نتائج حیران کر دینے والے ہوں تاکہ طلباء کو اس تذبذب والے حالات سے خود کو الگ رکھنا مشکل ہو جائے مندرجہ بالا مثال میں طلباء دھات کا گرم ہو کر پھیلنا تو جانتے ہیں پردھات کی پتی کا گرم ہو کر مڑنا انکے لئے حیران کر دینے والا ہے۔ انکی اس نئی کھوج سے نئے شعور سے نئے تصورات و اصولوں کا و بصیرت بنتی ہے۔ اور وہ اس نئے علم کو کبھی بھلا نہیں پاتے ہیں۔

اس تذبذب والے حالات میں طلباء معلم سے سوالات یو پوچھتے ہیں۔ ان سوالات کے جوابات معلم کو صرف 'ہاں' یا 'نا' میں دینے ہیں۔ طلباء معلم سے حقائق کی تشریح کرنے کو کہیں گے بلکہ انھیں اپنے مسئلہ کے حل کو تلاش کرنے کے لئے سوالات اور انکے جوابات پر دھیان دینا ہوگا۔ طلباء اس میں یہ نہیں پوچھے گئیں کہ حدت کا دھات پر کیا اثر ہوتا ہے۔ بلکہ اس کو اس طرح پوچھے گا کہ کیا سبھی دھات کا پھیلاؤ گرم کرنے پر ایک سا ہوتا ہے۔ انھیں سوالات کے جواب پر مبنی طلباء اپنا مفروضہ بنائیں گے اور معلم سے اس مفروضہ پر قبولیت مانگیں گے۔ طلباء معلم سے سوالات پوچھتے رہے گے اور جب بھی کوئی طالب علم ایسا سوال پوچھے گا جس کا جواب 'ہاں' یا 'نا' میں نہیں ہوگا تو معلم اس کا جواب نہیں دے گا اور ان سے کہے گا کہ ایسا سوال پوچھو جس کا 'ہاں' یا 'نا' میں جواب دے سکوں۔

اسی ماڈل کی مدد سے طلباء کو یہ سکھایا جاتا ہے۔ کہ انکو اتری کے پہلے قدم پر موجودہ حالات میں حقائق کی جانچ ہوتی ہے جس میں موجودہ چیزوں کی پہچان و نوعیت، تذبذب میں ڈالنے والے حالات کو ان کے پس منظر کے لحاظ سے سمجھا جاتا ہے۔ جیسے جیسے طلباء حقائق سے واقف ہونگے اسی کے لحاظ سے مفروضہ بنا کر اسی سیاق و سباق میں جانچ و تلاش کرتے جائیں گے۔ اپنے سابقہ معلومات کا استعمال کرتے ہوئے طلباء مختلف حالات اور چیزوں کے باہمی تعلق کو سمجھیں اور زبانی جانچ و تجزیہ کر کے ان تعلق کو جانچنے گئیں نئے حقائق یکجا کریں گے یا موجودہ حقائق کو ہی نئے طریقہ سے منظم کریں گے۔ نئے حالات کا استعمال کر یا موجودہ حالات میں کچھ ترمیم کر طلباء چیزوں یا حالات کے درمیان باہمی تعلق اثرات کا مطالعہ کریں گے۔

تدریسی ماڈل

ترکیب۔

اس کے پانچ مراحل ہیں

پہلا۔ مسئلہ کا سامنا کرنا

دوسرا۔ حقائق کو مجتمع کرنا، جانچنا اور تصدیق کرنا

تیسرا۔ حقائق کا تجرباتی مطالعہ

چوتھا۔ مسئلہ کا حل

پانچواں۔ انکو اتری کے عمل کا تجزیہ کرنا

معاشرتی نظام۔

اس ماڈل میں ماحول میں ایک طرح کا کھلا پن ہوتا ہے۔ طلباء اور معلم تبادلہ خیال میں برابر کا حصہ لیتے ہیں۔ مگر پھر بھی درجہ کا معاشرتی نظام معلم کے ہاتھ میں ہی رہتا ہے۔ جیسے جیسے طلباء انکو اتری کے عمل کو اصول سیکھ جاتے ہیں۔ تب وہ اس عمل کے وسیع تر حصوں میں یعنی وسائل، دوسرے طلباء سے تبادلہ خیال، تجزیہ اور معلم سے تبادلہ خیال میں

شامل کیے ہیں۔ شروعاتی مشق کے بعد طلباء اپنی پہل پر ہی زیادہ اپنے طریقہ کار اور اپنے حساب سے انکوائری کر سکتے ہیں۔

شروعاتی دور میں تمام عملیات معلم مرکوز ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے مسئلہ کا انتخاب کرنا پھر انکوائری میں نمایاں کردار نبھانا طلباء کی انکوائری کو صحیح سمت دینا، اور طلباء میں تبادلہ خیال کی حوصلہ افزائی کرنا وغیرہ معلم کے ذریعہ ہی زیر عمل آتا ہے۔ ایک بار طلباء تربیت یافتہ ہو جائیں تو کافی کام طلباء خود ہی کر لیتے ہیں۔

ردعمل کے اصول۔ معلم کا اہم ردعمل دوسرے تیسرے مرحلہ پر ہوتا ہے دوسرے مرحلہ پر معلم طلباء کو جانچ کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ اگر وہاں یا نہیں کے علاوہ کوئی سوال کرتے ہیں تو معلم انہیں اپنے سوالات کی اصلاح کرنے کو کہتا ہے۔ معلم نئی اطلاعات کو فراہم کر طلباء کو جانچ میں مصروف رکھ سکتا ہے۔ آخری مرحلہ میں معلم جانچ کو انکوائری کے عمل پر ہی مرکوز رکھتا ہے۔ اس ماڈل کا مرکز دراصل طلباء اور انکی انکوائری کا عمل ہی ہوتا ہے۔ معلم صرف وسیلہ ہوتا ہے جو کہ انکوائری کے عمل کی سمت و رفتار کو بنائے رکھتا ہے۔

تعاونی نظام (Support System)

اس ماڈل کے تمام مراحل میں کتب، چارٹ، ماڈل تجربات کے اصولوں اشیاء، رسائل و میگزین جن کا تعلق زیر غور مسئلہ سے ہے دراصل تعاونی نظام کا حصہ ہیں۔ معلم خود بھی انکوائری کے تعلق سے امدادی اشیاء تیار کر سکتا ہے۔

اطلاق (Application)

اس ماڈل کا ارتقاء، دراصل طبیعی سائنس کے لئے کیا گیا تھا۔ مگر انکے طریقہ عمل دوسرے مضامین بھی افادہ بخش ہیں۔ کوئی بھی واقعہ جو کہ تذبذب کے حالات میں رکھا جا سکے اس ماڈل کے لئے مناسب ہے۔ یہ ہر عمر اور سطح کے طلباء کے لئے مناسب ہے۔ محض مسئلہ طلباء کی سطح کا ہونا چاہئے اس ماڈل کا استعمال کنٹرولنگ کے طلباء پر بھی ہوا ہے۔

یاد رکھنے کے نکات

تدریس۔۔ اکتساب میں سہولت فراہم کرنے کا عمل تدریس کہلاتا ہے۔ تدریس، علم، مہارتوں اور اوصاف کا وہ خصوصی اطلاق ہے جو فرد اور سماج کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے میں یگانہ کردار ادا کرتا ہے

حافظہ کی سطح کی تدریس۔۔ حافظہ سے مراد اکتساب کا راست استعمال ہے یا داشت کے اس درجہ کے لئے کسی سوچ و فہم کی ضرورت پیش ہوتی ہے۔ اس درجہ میں سب سے زیادہ زور معلومات اور حقائق کو پیش کرنے اور ان کو ذہن میں محفوظ کرنے پر دیا جاتا ہے۔

فہم کی سطح کی تدریس۔۔ فہم کی تدریس میں معلم کا پورا زور حقائق کو سمجھنے اور اس کی تعلیم کی فہم پر ہوتا ہے۔ یعنی معلم طلباء کو زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرتا ہے تاکہ وہ اپنے ذہنی طرز عمل کو بہتر بنا سکیں۔ یہ طلباء کو خاص و عام اصولوں اور حقائق کے درمیان تعلق بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

فکری درجات کی تدریس۔۔ فکری درجہ کی تدریس کا مطلب مسئلہ مرکوز (Problem Centered) تدریس سے ہے۔ اس میں درجہ کے ماحول میں کھلا پن ہوتا ہے معلم ایک ایسے مسئلہ کو تیار کرتا ہے جس کو طلباء حل کرنے کی جہت میں لگ جاتے ہیں

ماقبل فعال مرحلہ۔ ما قبل فعال مرحلہ پر تدریس اور تدریسی عمل کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے اس مرحلہ میں وہ تمام سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں جو درجہ میں جانے سے پہلے معلم کرتا ہے۔

تعلیمی مرحلہ۔ تعلیمی مرحلہ میں وہ تمام سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں جو ایک استاد درجہ میں داخل ہونے سے لیکر تدریسی مقاصد کے حصول تک کرتا ہے

بعد تعلیمی مرحلہ۔ بعد تعلیمی تدریس کا اختتامی مرحلہ ہوتا ہے۔ اس میں مدرس یہ جاننے کی سعی کرتا ہے کہ جو کچھ درجہ میں سرگرمیاں کی گئیں ان کی موثریت کیا ہے۔ یعنی جن مقاصد کے حصول کے لئے وہ تمام کارکردگیاں کی گئی ہیں اصل میں ان کا حصول ہوا بھی یا نہیں

کرداریت طرز رسائی (Behaviourism) کرداریت پسند مفکرین بنیادی طور پر انسانی طرز عمل کے قابل مشاہدہ اور قابل جانچ پہلوؤں کے بارے میں ہی بات

کرتے ہیں۔ کرداریت طرز رسائی میں تدریس و اکتساب کو محرکہ اور رد عمل کے درمیان ایک ربط کے طور پر دیکھتے ہیں۔ اس طرز رسائی کے مطابق اکتساب کچھ فطری رد عمل (اضطرابی عمل) سے شروع ہوتا ہے اور نئے ربط (محرکہ اور رد عمل کے درمیان) تجربات کے ذریعہ تکمیل پاتے ہیں یعنی ایک محرکہ اور رد عمل کے درمیان جب ایک ربط قائم ہو جاتا ہے اس محرکہ کے آتے ہی وہ رد عمل ظاہر ہوتا ہے یہ کیفیت ربط کی ہوتی ہے تو اس ربط کو ہی کرداریت طرز رسائی میں اکتساب سے موسوم کیا گیا ہے

وقوفی طرز رسائی۔ وقوفی ایک ایسا تصور ہے جس میں علم و جاننا، ادراک، حافظہ یعنی یاد رکھنا تصور، فیصلہ و استدلال کے تمام طریقہ کار کو محور کیا جاتا ہے۔

تعمیریت طرز رسائی۔ تعمیریت طرز رسائی اس عقیدہ پر مبنی ہے کہ اکتساب کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو کہ معلم کے ذریعہ درجہ میں طلباء کے ڈیسک کے سامنے دے دی جائے بلکہ یہ ایک وقوفی کے عمل کا نشوونما ہے جس میں متعلم فعال رہ کر نئے علم کو تعمیر کرتے ہیں اس میں متعلم کا رول علم اور معنی کا تخلیق کرنے والا اور تعمیر کرنے والا ہوتا ہے۔

اشتراکی طرز رسائی اشتراکی طرز رسائی جو کہ فریرین طرز رسائی کے نام سے بھی جانی جاتی ہے اس طرز رسائی میں کہ اس میں سیکھنے والوں کو خود سے سوچنے کا موقع دیا جاتا ہے اور حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، اس طرز رسائی میں سیکھنے والے فعال رہتے ہیں اور متعلم ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں اور باہمی تعاون سے پیش آنے والی دقتوں کا حل تلاش کرتے ہیں

تعاونی طرز رسائی تعاونی طرز رسائی ایک ایسی طرز رسائی ہے جس میں متعلمین کی بھرپور شراکت کے ساتھ تدریسی عمل کو لاگو کیا جاتا ہے تدریس کی تعاون طرز رسائی کو چھوٹے۔ چھوٹے گروپوں کی تدریس و اکتساب سے موسوم کیا جاتا ہے اس طرز رسائی میں طلباء کو چھوٹے۔ چھوٹے گروپوں میں تقسیم کر کے تدریسی اور عملی مقاصد کا حصول کیا جاتا ہے۔

انفرادی اکتساب انفرادی اکتساب ہر ایک بچے اور نوجوان کی ضرورتوں کے ہم ساز ایسا اکتسابی اسلوب ہے جو کہ نہایت ساخت شدہ (Structured) ہونے کے ساتھ ساتھ موافق (Responsive) بھی ہے۔ یہ طریقہ کار مزاج کو تشکیل دیتا ہے جس میں سبھی طلباء پیش رفت کی اہلیت حاصل کر سکتے ہیں اور تحصیل علم کے سلسلہ کے دوران عمل جدا گانہ رول ادا کر سکتے ہیں۔ طلباء اور ان کے والدین کو شریک کرتے ہوئے یہ اسلوب اکتساب اور تدریس کے درمیان باہمی ربط قائم کرتا ہے۔

کلی یا جامع طرز رسائی۔ کلی یا جامع طرز رسائی اس بنیاد پر مبنی ہے کہ ہر انسان اپنا تشخص، زندگی کا مقصد اور زندگی کا معنی اپنے سماج سے ربط کے ذریعہ پاتا ہے۔ کلی تعلیم کا مقصد زندگی کے تین عزت (عزت و حیات) اور علم کے تین محبت پیدا کرتا ہے کلی تعلیم کا تصور کو اکثر جمہوری اور انسانی تعلیم کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

تدریسی ماڈل۔۔ تدریس میں ماڈل سے مراد وہ منصوبہ جات ہیں جو نصاب کی تشکیل، مواد کے انتخاب اور اساتذہ کے تدریسی عمل کی راہ نمائی کرتے ہیں۔ تدریسی ماڈل تدریسی حکمت عملی کا ایسا ضابطہ ہیں جو مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

فرہنگ

تدریس۔۔ تدریس، علم، مہارتوں اور اوصاف کا وہ خصوصی اطلاق ہے جو فرد اور سماج کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے میں یگانہ کردار ادا کرتا ہے

حافظہ کی سطح کی تدریس۔۔ معلومات اور حقائق کو پیش کرنے اور ان کو ذہن میں محفوظ کرنے کی تدریس۔

فہم کی سطح کی تدریس۔۔ حقائق کو سمجھنے اور اس کی تعمیل کی فہم پر مبنی تدریس

فکری درجات کی تدریس۔۔ مسئلہ مرکوز (Problem Centered) تدریس یعنی معلم ایک ایسے مسئلہ کو تیار کرتا ہے جس کو طلباء حل کرنے کی جہت میں لگ جاتے ہیں

ماقبل فعال مرحلہ تدریس اور تدریسی عمل کی منصوبہ بندی پر مبنی مرحلہ جس میں وہ تمام سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں جو درجہ میں جانے سے پہلے معلم کرتا ہے۔

تعالیٰ مرحلہ وہ تمام سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں جو ایک استاد درجہ میں داخل ہونے سے لیکر تدریسی مقاصد کے حصول تک کرتا ہے

بعد تعالیٰ مرحلہ۔ تدریس کا اختتامی مرحلہ جس میں درجہ کی سرگرمیاں کی کی موثریت دیکھتے

کرداریت طرز رسائی کرداریت طرز رسائی میں تدریس و اکتساب کو محرکہ اور رد عمل کے درمیان ایک ربط کے طور پر دیکھتے ہیں

وقوفی طرز رسائی۔ وقوفی طرز رسائی میں علم و جاننا، ادراک، حافظہ یعنی یاد رکھنا تصور، فیصلہ و استدلال کے تمام طریقہ کار کو محور کیا جاتا ہے۔

تعمیریت طرز رسائی۔ تعمیریت طرز رسائی ایک وقوفی کے عمل کا نشوونما ہے جس میں متعلم فعال رہ کر نئے علم کو تعمیر کرتے ہیں اس میں متعلم کا رول علم اور معنی کا تخلیق

کرنے والا اور تعمیر کرنے والا ہوتا ہے۔

اشتراکی طرز رسائی اشتراکی طرز رسائی میں متعلم ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں اور باہمی تعاون سے پیش آنے والی دقتوں کا حل تلاش کرتے ہیں

تعاونی طرز رسائی اس طرز رسائی میں طلباء کو چھوٹے۔ چھوٹے گروپوں میں تقسیم کر کے تدریسی اور عملی مقاصد کا حصول کیا جاتا ہے۔

کلی یا جامع طرز رسائی۔۔ کلی یا جامع طرز رسائی اس بنیاد پر مبنی ہے کہ ہر انسان اپنا شخص، زندگی کا مقصد اور زندگی کا معنی اپنے سماج سے ربط کے ذریعہ پاتا ہے۔۔ -
تدریسی ماڈل۔۔ وہ منصوبہ جات جو نصاب کی تشکیل، مواد کے انتخاب اور اساتذہ کے تدریسی عمل کی راہ نمائی کرتے ہیں۔

نمونہ امتحانی سوالات

طویل جوابی سوالات

- (۱) تدریس کی نوعیت کو بیان کریں۔
- (۲) تدریسی مراحل کی وضاحت کریں
- (۳) ماقبل فعال مرحلہ پر معلم کے ذریعہ کی جانے والی تیاریوں کی فہرست سازی کریں۔
- (۴) فغالی یا تعالیٰ مرحلے کی سرگرمیاں بیان کریں۔
- (۵) ماقبل فعال مرحلے کی تشریح کریں۔
- (۶) تدریس کی حافظہ اور فہم کی سطح واضح کریں۔
- (۷) تدریس کے مختلف طرز رسائی کی فہرست سازی کریں۔
- (۸) تدریسی ماڈل کو بیان کریں۔

مختصر جوابی سوالات

- (۱) حافظہ کی سطح کی تدریس کو بیان کریں
- (۲) فہم کی سطح کی تدریس سے کیا مراد ہے
- (۳) فکری درجات کی تدریس کیسے کریں گے
- (۴) ماقبل فعال مرحلہ میں کون سی سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں۔
- (۵) بعد تعالیٰ مرحلہ اہمیت بتائیے

Suggested Books

سفارش کردہ کتابیں

- (۱) جدید تعلیمی نفسیات: پروفیسر محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ
- (۲) تعلیمی نفسیات کے پہلو: ڈاکٹر آفاق ندیم خاں وسید معاز حسین، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ
- (۳) نفسیاتی اساس تعلیم: مرزا شوکت بیگ، محمد ابراہیم خلیل، سید اصغر حسین، دکن ٹریڈرس بک سیلر حیدرآباد
- (۴) تعلیم اور اس کے اصول: محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ
- (۵) نایاب تعلیمی نفسیات: شاذیہ رشید جدران پبلی کیشنز لاہور
- (۶) تعلیمی نفسیات اور رہنمائی: ملک محمد موسیٰ رشاذیہ رشید، جدران پبلی کیشنز

7) Cronbach, I.J. (1970), Essentials of Psychological Testing, 3rd ed., New

York, Harper and Row Publishers

- 8) Dandapani, S. (2007). Advanced Educational Psychology, New Delhi,
Anmol Publications Pvt. Ltd
- 9) Ebel, Robert L. (1979), Essentials of Psychological Measurement,
London, Prentice Hall International Inc.
- 10) Kulshrestha, S.P. (1997), Educational Psychology - Raj Printers -
Meerut
- Kuppuswamy, B. (2006), Advanced Educational Psychology, New Delhi.
11)
Publishers Private Ltd. Sterling
- 12) Mangal, S.K (2007), Advanced Educational Psychology Prentice Hill of
India Pvt.
Ltd. New Delhi
- 13) Mathur, S.S. (2007), Educational Psychology, Agra .Vinod Pustak
Mandir.
- 14) Schopler, J. Weisz, J. King R & Morgan, C (1993), Introduction to
Psychology -
Prentice Hill of India Pvt. Ltd., New Delhi

اکائی-4 تدریس ایک پیشہ کے طور پر

Unit-4 Teaching as a Profession

- 4.1 تمہید
- 4.2 مقاصد
- 4.3 تدریس ایک پیشہ کے طور پر
- 4.3.1 معلم کا کردار اور افعال (Role & Functions of a Teacher)
- 4.3.2 معلم کے لیے درکار مہارتیں اور استعداد
- (Skills & Competencies Required for a Teacher)
- 4.3.3 معلم کے لیے پیشہ ورانہ اخلاقیات (Professional Ethics for a Teacher)
- 4.4 معلم کا پیشہ ورانہ فروغ/ترقی (Teacher's Professional Development)
- 4.4.1 تصور Concept
- 4.4.2 عوامل Factors
- 4.4.2.1 ذاتی اور موقعاتی عوامل (Personal & Contextual Factors)
- 4.5 معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کی طرز رسائی (Approaches to Teachers Professional Development)
- 4.5.1 خودمیز/ہدایتی طرز رسائی (Self Directed Approaches)
- 4.5.1.1 فوائد Advantages
- 4.5.1.2 تحدید Limitations
- 4.5.2 امداد باہمی کی طرز رسائی (Co-operative Approaches)
- 4.5.2.1 فوائد Advantages
- 4.5.2.2 تحدید Limitations
- 4.5.3 اشتراکی طرز رسائی (Collaborative Approach)
- 4.5.3.1 فوائد Advantages
- 4.5.3.2 تحدید Limitations
- 4.6 معلم اور کمرہ جماعت کا نظم/انتظام (Teacher & Classroom Management)
- 4.7 فرہنگ
- 4.8 یاد رکھنے کے نکات
- 4.9 نمونہ امتحانی سوالات

4.1 تمہید:-

انسان ذریعہ معاش کے لیے مختلف پیشہ اختیار کرتا ہے، جس میں تدریس ایک اہم پیشہ ہونے کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کا ذریعہ بھی ہے۔ اس میں وہی شخص کامیابی اور کامرانی حاصل کر سکتا ہے جو اپنی پسند اور خواہش سے منصوبہ بند طریقے سے اس پیشہ میں داخل ہوا ہونہ کہ کسی زور و بردستی یا مجبوری کے تحت۔ لیکن ایک مرتبہ پیشہ میں داخل ہونے کے بعد اسے اپنی تمام صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے اس پیشہ سے وابستگی کا اظہار کرنا ہوتا ہے اور اپنی صلاحیتوں اور استعداد میں مزید اضافہ کرتے ہوئے خود کی اور اپنے طلباء کی، خاندان، سماج اور ملک کی ترقی کا باعث بننا ہوتا ہے۔ اس ضمن میں یہ کائی آپ کو ایک معلم کی حیثیت سے ترقی اور فروغ کی راہ پر گامزن ہونے میں معاون ثابت ہوگی۔ اس میں معلم کے متنوع کردار اور افعال کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ معلم کے لیے ضروری مہارتوں اور استعداد کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ معلم کے پیشہ سے متعلق اصول و ضوابط پر مفصل وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ معلم کے پیشہ وارانہ فروغ کا تصور، اس کو متاثر کرنے والے عوامل، پیشہ وارانہ فروغ کے طریقے پر بحث کی گئی ہے۔ آخر میں کمرہ جماعت کے انتظام میں معلم کے کردار کو واضح کیا گیا ہے۔ امید ہے ان تمام معلومات کا آپ ایک معلم کی حیثیت سے اپنی پیشہ وارانہ زندگی میں اطلاق کریں گے۔

4.2 مقاصد:-

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ

- (1) معلم کے متنوع کردار اور افعال کی فہرست سازی کر سکیں گے۔
- (2) تدریسی پیشہ کے لیے درکار مہارتوں اور استعداد کی فہرست سازی کر سکیں گے۔
- (3) معلم کے لیے پیشہ وارانہ اخلاقیات کے معیارات کی نشاندہی کر سکیں گے۔
- (4) معلم کے پیشہ وارانہ فروغ کا تصور واضح کر سکیں گے۔
- (5) معلم کے پیشہ وارانہ فروغ کو متاثر کرنے والے عوامل کی فہرست سازی کر سکیں گے۔

(6) معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کی طرز رسائی کا موازنہ کر سکیں گے۔

(7) کمرہ جماعت کے انتظام میں معلم کے کردار کی اہمیت بیان کر سکیں گے۔

انسان اپنی زندگی بسر کرنے کے لیے کئی قسم کے پیشہ اختیار کرتا ہے جس میں تدریس ایک مقدس، افضل اور عظیم پیشہ ہے۔ اسے نبیوں والا عمل کہا جاتا ہے۔ اسی پیشے سے دنیا کے تمام پیشے وجود میں آتے ہیں۔ یہ پیشہ نئی نسل کو ترقی کی جانب گامزن کرتے میں رہنمائی کرتا ہے۔ اس پیشے کو انجام دینے والے شخص اساتذہ کہلاتے ہیں۔ یہ وہ طبقہ ہے جو تدریس کے ساتھ ساتھ خود کی اصلاح اور مزید سیکھنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ استاد سب سے پہلے ایک فعال متعلم ہوتا ہے جو اپنے علم، تجربات اور مہارتوں کو معاشرے کے دوسرے لوگوں میں منتقل کرتا ہے۔ ماضی میں وہ جن مشق کو شدید محنتوں اور مشقتوں سے کر چکا ہے انہیں موجودہ دور میں طلباء کو کرنا ہوتا ہے۔ معلم اس پیشے میں داخل ہونے سے قبل کچھ لازمی اہلیت اور سند حاصل کرتا ہے۔ وہ یہ سیکھتا ہے کہ کمرہ جماعت میں طلباء کو کس طرح سکھایا جائے۔ وہ انہیں سکھانے کے لیے ان سے زیادہ محنت اور کام کرتا ہے۔ اس کا حتمی مقصد ہوتا ہے کہ کسی طرح طلباء مواد مضمون کی تفہیم کے ذریعہ تعلیمی اہداف کا حصول کر سکے۔ اس کے لیے وہ منصوبہ بناتا ہے۔ جس میں درسی کتاب کے علاوہ مختلف ذرائع جیسے حوالہ کتب، لغت، قاموس، اخبار، رسالہ، جریدہ، انٹرنیٹ وغیرہ کی مدد لیتا ہے۔ تاکہ طلباء کے تجسس کی تسکین کی جاسکے۔ وہ منصوبے کے ہر ایک مرحلے سے انسیت رکھتا ہے۔

4.3.1 معلم کا کردار (Role and Functions of a Teacher)

کسی ملک کے اساتذہ وہ طاقت ہیں جو اس ملک کے تعلیمی نظام کو متعین کرتے ہیں۔ یہ وہ عظیم افراد ہیں جو کمرہ جماعت میں مختلف النوع طلباء سے تعامل کرتے ہیں اور معاشرے میں ان کے والدین سے تدریس کے علاوہ ایک معلم کو کئی امور اور کردار انجام دینا ہوتے ہیں۔ ایک جانب جہاں اسے بچوں کے دوست کا کردار ادا کرنا ہوتا ہے وہیں دوسری جانب اسے مختلف اقدار، نظم و ضبط سکھانے کے لیے والدین کا کردار بھی ادا کرنا ہوتا ہے۔ وہ مسئلہ پیش آنے پر طلباء کی رہنمائی بھی کرتا ہے۔ کامیابی حاصل کرنے پر ان کی حوصلہ افزائی اور ناکامی کی صورت میں دوبارہ محنت کرنے کی تحریک بھی پیدا کرتا ہے۔ وہ انہیں معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے خوب محنت اور تیاری کر کے موثر تدریس کا عمل بھی انجام دیتا ہے۔ اس طرح سے معلم کرداروں کا ایک پیچیدہ مجموعہ ہوتا ہے جو معاشرے، ملک، تعلیم کی سطح، اسکولوں کی اقسام کے مطابق تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں سے کچھ کردار اور افعال درج ذیل ہیں:

(1) آموزش کا ثالث (Mediator of Learning)

(2) طلباء کو نظم و نسق سکھانے والا اور ان کے برتاؤ کو قابو میں رکھنے والا

(3) والدین کی طرح محبت، شفقت اور فکر کرنے والا

(4) طلباء کی حصولیابی کا فیصلہ کرنے والا

(5) درسیات متعین کرنے والا

(6) متعلم اور تحقیق کار

(7) مختلف تنظیموں کا رکن

(8) سماجی خادم

(9) معاشرے کا لیڈر

(10) سماجی تبدیلی کا ایجنٹ

- (11) تدریسی اکتسابی عمل کا منصوبہ کار
 - (12) اکتساب کا سہل کار (Facilitator of Learning)
 - (13) اکتسابی ماحول کو سازگار بنانے والا
 - (14) طلباء کا رول ماڈل اور لیڈر
 - (15) طلباء کے مسائل کو حل کرنے والا
 - (16) اتالیق (Mentor)
 - (17) کوچ (Coach)
 - (18) نگران کار اور مینیجر (Supervisor and Manager)
 - (19) اخلاقی، قومی، سماجی اقدار پیدا کرنے والا
 - (20) وسائل کے استعمال میں کفایت شعاری سکھانے والا
 - (21) ماحولیاتی بیداری پیدا کرنے والا
 - (22) جمہوری، شہری، سیکولر
 - (23) طلباء کی خوبیوں اور خامیوں کی شناخت کرنے والا
 - (24) معیاری آزمائش بنانے والا
 - (25) طلباء کی ترقی سے والدین کو واقف کرانے والا
 - (26) ہم نصابی سرگرمیاں، کھیل کود اور تعلیمی سیر کے پروگرام منعقد کرنا
 - (27) مختلف سرکاری پالیسیوں کو نافذ کرنا
 - (28) قومی تہوار، کسی عظیم شخصیت کی یاد میں اجلاس، سمینار، کانفرنس منعقد کرنا
- اس طرح سے ایک معلم کو اسکول اور معاشرے میں مختلف فرائض کو انجام دینا ہوتا ہے۔ جو کہ بچوں کی نشوونما پر مرکوز ہوتے ہیں۔ اس کا عظیم میں تعلیم کی مختلف ایجنسیاں اپنا اپنا کردار رسمی اور غیر رسمی شکل میں ادا کرتی ہیں۔ ایک معلم طلباء میں مناسب اقدار، رویوں، دلچسپیوں، عقائد اور مہارتوں کا فروغ کرتا ہے جو بچوں کو ہمہ جہت نشوونما کے ساتھ ساتھ معاشرے، ملک و ملت کی ترقی کا باعث بھی بنتے ہیں۔ اسی لیے ایک معلم کو ملک کا معمار کہا جاتا ہے۔

4.3.2 معلم کے لیے درکار مہارتیں (Skills & Competencies Required for a Teacher)

کسی بھی سطح کا معلم بننے کے لیے ایک خاص سند کے علاوہ اقل ترین معلومات اور مہارتوں کا ہونا ضروری ہے۔ جو حکومت، اسکول کی اقسام اور اسکولوں کی سطح کے مطابق مختلف ہو سکتی ہیں۔ ان میں عام طور پر گریجویٹیشن کے ساتھ ساتھ کسی تربیتی کورس کی ڈگری ہونا لازمی ہوتا ہے۔ یہ کورس معلم میں مطلوبہ مہارتوں اور استعداد کا فروغ کرتے ہیں جن کا استعمال وہ دوران تدریس کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں سرکاری اسکولوں میں اساتذہ کی تقرری کے لیے اب ایک اہلیتی امتحان کو پاس کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے جو پڑھنے، لکھنے، ریاضی، منطق جیسی بنیادی مہارتوں کی پیمائش کرتے ہیں۔ یہ مہارتیں روزمرہ کے امور کو انجام دینے کے لیے لازمی مانی جاتی ہیں اور انہیں طلباء میں منتقل کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اعلیٰ (کالج کی) سطح پر معلم کے فرائض انجام دینے کے لیے NET/Ph.D. کو لازمی اہلیت قرار دیا گیا ہے۔

موجودہ دور میں کسی بھی معلم کے لیے ICT کے استعمال کی مہارت لازمی ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ مطلوبہ دیگر مہارتیں اور استعداد درج ذیل ہو سکتی ہیں:

- | | |
|--|--|
| (1) مواد مضمون پر عبور | (22) نئی معلومات سیکھنے کے لیے ہمیشہ آمادہ |
| (2) ترسیل (لکھنے اور بولنے) کی مہارت | (23) معاون و مددگار |
| (3) وسیع تر ذخیرہ الفاظ | (24) تسہیل کار |
| (4) ریاضی اور شماریات کی بنیادی تکنیکوں کا اطلاق | (25) مشیر اور رہنما |
| (5) مسائل کا حل کرنے والا | (26) ٹیم لیڈر/ منیجر/ فیصلہ ساز |
| (6) کمرہ جماعت میں نظم و ضبط قائم کرنے والا | (27) مہتمم |
| (7) تدریسی اشیاء کی تشکیل کرنا | (28) جدت کار/ اختراعی/ تخلیقی |
| (8) وضاحت کرنے کی مہارت | (29) تحقیق کار |
| (9) سوالات پوچھنے کی مہارت | (30) طلباء کو صلاحیت کے مطابق مشغول رکھنے والا |
| (10) محرکات میں تغیر پذیری کی مہارت | (31) تنقیدی منتشر اور مرکز فکر |
| (11) تختہ سیاہ کا استعمال کرنے کی مہارت | (32) صبر و تحمل |
| (12) مناسب اور موزوں مثال دینے کی مہارت | (33) مشفق و مربی |
| (13) تمہید کی مہارت | (34) جوشیلہ/ پھرتیلا |
| (14) تجربات کرنے کی مہارت | (35) حوصلہ افزائی کرنے والا |
| (15) اکتسابی ماحول بنانا | (36) ہم نصابی سرگرمیاں منعقد کرنے والا |
| (16) اچھا منصوبہ سبق اور مقاصد کی تشکیل | (37) اچھا سامع |
| (17) طلباء کا تعین قدر کرنا | (38) والدین اور معاشرے سے ربط رکھنے والا |
| (18) طلباء کی ضروریات کی شناخت | (39) قابل رسائی |
| (19) طلباء کی تدارک تدریس | (40) حساس اور عملی |
| (20) متنوع طریقہ تدریس کا استعمال | (41) منظم اور وقت کا پابند |
| (21) پیشہ کی جانب ذمہ داری کا ظہور | (42) مصنف |

اس طرح سے ایک معلم کی شخصیت مختلف النوع/ کثیر جہتی مہارتوں اور استعداد کی حامل ہونا چاہئے تاکہ طلباء سے رول ماڈل بنا کر اپنی شخصیت میں اتار سکیں۔

4.3.3 معلم کے پیشہ وارانہ اخلاقیات (Professional Ethics for a Teacher)

چونکہ معلم کی شخصیت کا طلباء کی زندگی پر راست اثر پڑتا ہے اس لیے معلم کو بلند اور اعلیٰ معیار والا ہونا چاہئے۔ اپنی تمام مہارتوں اور استعداد کے ساتھ فرائض کی انجام دہی کرتے ہوئے اسے اخلاقیات کے پیکر کے طور پر خود کو پیش کرنا چاہئے۔ اس کا برتاؤ اور سلوک طلباء، ساتھیوں، والدین، اعلیٰ افسران،

بزرگوں، غریبوں، امیروں، سیاستدانوں، تیسوں، معذوروں، خواتین، ماتخوں سبھی کے ساتھ اعلیٰ معیار کا ہونا چاہئے۔

(1) طلباء کے ساتھ معاملات میں اخلاقی برتاؤ

(2) پیشہ کے ساتھ اخلاقیات

(3) پیشہ ورانہ رفقاء کے ساتھ اخلاقیات

(4) والدین اور معاشرے کے ساتھ اخلاقیات

I **طلباء کے ساتھ اخلاقیات:** طلباء کے ساتھ معاملات میں معلم کو درج ذیل اصولوں پر پابندی کے ساتھ عمل کرنا چاہئے:-

(1) ایک معلم کو باثروت اور منصفانہ طریقے سے طلباء کے مسائل کو قانون اور اسکولی پالیسی کی روشنی میں حل کرنا چاہئے۔

(2) ایک معلم کو طلباء کے عیوب کو ذلت اور توہین کی غرض سے عیاں نہیں کرنا چاہئے۔

(3) معلم کو طلباء سے متعلق خفیہ معلومات کو (جب تک قانوناً اس کی ضرورت نہ ہو) اجاگر نہیں کرنا چاہئے۔

(4) اسے طلباء کو نقصان دہ حالات سے محفوظ رکھنے کی ہر ممکنہ کوشش کرنا چاہئے۔

(5) اسے طلباء کی معلومات و حقائق کو تعصب اور مسخ کیے بغیر پیش کرنا چاہئے۔

(6) اسے طلباء کے سامنے لغویات، فحش اور نازیبا حرکت و کلام سے گریز کرنا چاہئے۔

II **پیشہ کے ساتھ اخلاقیات:** ایک معلم کو اپنے پیشہ کے ساتھ درج ذیل اصولوں کی پابندی کرنی چاہئے:-

(1) ایک معلم کو اپنی لیاقت اور عہدے کے مطابق ذمہ داری کو قبول کرنا چاہئے اور تقرری کے بعد معاہدہ کی شرائط کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

(2) اسے ملک اور ادارے کے قانون کا احترام کرتے ہوئے پیشہ کے وقار کو برقرار رکھنا چاہئے۔

(3) اسے مسلسل نیا علم اور مہارتیں سیکھتے رہنا چاہئے اور اپنی پیشہ ورانہ ترقی کرتے رہنا چاہئے۔

(4) اسے ادارے اور سرکاری پالیسیوں کو غلط طریقے سے پیش نہیں کرنا چاہئے اور اپنی ذاتی رائے کو واضح طور پر بیان کرنا چاہئے۔

(5) مال اور اشیاء سے متعلق تمام فنڈ کا ایمانداری سے حساب و کتاب رکھنا چاہئے۔

(6) اسے ذاتی فائدے کے لیے ادارہ جاتی سہولیات کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

(7) اسے وقت کی پابندی سے باقاعدہ (روزانہ) اپنے فرائض کو انجام دینا چاہئے۔

(8) اسے اپنے اعلیٰ افسران کے تمام جائز حکم کی تعمیل کرنا چاہئے۔

III **پیشہ ورانہ رفقاء کے ساتھ اخلاقیات:** ایک معلم کو اپنے عملے کے ساتھ درج ذیل طریقے سے معاملات کرنا چاہئے:-

(1) اسے اپنے دیگر ساتھی کی اس کی غیر حاضری میں چغلی اور غیبت نہیں کرنا چاہئے۔

(2) اسے ساتھیوں سے متعلق پوشیدہ معلومات (جب تک قانونی ضرورت نہ ہو) ظاہر نہیں کرنا چاہئے۔

(3) اسے اپنے ادارے اور ساتھیوں سے متعلق بدگمانی نہیں پھیلانا چاہئے۔

(4) اسے اپنے ساتھی کے ذاتی معاملات میں مداخلت نہیں کرنا چاہئے۔

(5) اسے پیشہ ورانہ سالمیت کو خطرہ پہنچانے والے عناصر اور محاذوں پر قابو کرنے کی تدابیر فراہم کرنا چاہئے۔

(6) اسے اپنے ساتھیوں کے مسائل حل کرنے میں ہر ممکنہ کوشش کرنا چاہئے۔

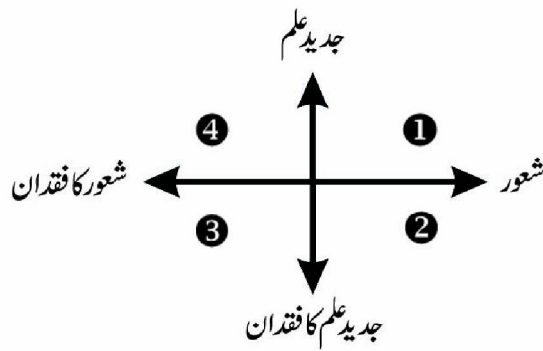
IV **والدین اور معاشرے کے ساتھ اخلاقیات:** معلم کو طلباء کے والدین اور معاشرے کے ساتھ ہمیشہ ربط میں رہنا چاہئے اور

ذیل کے طریقوں سے پیش آنا چاہئے:-

- (1) اُسے طلباء کے مفاد میں ان کے والدین سے بچے کی تمام معلومات فراہم کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔
- (2) اسے کمرہ جماعت میں نمائندگی کرنے والی معاشرے کی مختلف اقدار، روایات، عقائد اور ثقافتوں کا احترام کرنا چاہئے۔
- (3) اسے معاشرے اور اسکول کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے فعال کردار ادا کرنا چاہئے۔
- (4) اسے طلباء کے والدین اور معاشرے کے دیگر افراد کے ساتھ حسن سلوک اور عزت و احترام سے پیش آنا چاہئے۔

4.4 معلم کا پیشہ ورانہ فروغ/ترقی (Teachers Professional Development)

آج کے تیزی سے بدلتے اس دور میں علم کا انہجار ہو رہا ہے۔ بچے رسمی تعلیم کے علاوہ غیر تدریسی تعلیم کے عوامل سے زیادہ سیکھ رہے ہیں۔ ایسے میں معلم کو زمانے اور بچوں سے قبل اور ان سے زیادہ معلومات و مہارتوں کا حاصل کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ ورنہ وہ ترقی کی ریس سے باہر ہو جائے گا اور نہ ہی کمرہ جماعت میں وہ طلباء کے تجسس کی تسکین کر پائے گا۔ اس لیے اپنی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے ہمیشہ کوشاں رہنا چاہئے۔ ایک اچھا معلم اچھے طلباء پیدا کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔ بلکہ تحقیقات یہ ثابت کرتی ہے کہ ایک تازہ ترین اور جدید معلومات رکھنے والا اور طلباء کو متحرک کرنے والا ایک معلم اسکول سے تعلق رکھنے والا سب سے خاص عنصر ہے جو طلباء کی حصولیابی کو متاثر کرتا ہے۔ اس لیے نئے اور تجربہ کار دونوں طرح کے معلمین کے لیے تربیت اور امداد پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔



4.4.1 تصور (Concept)

پیشہ ورانہ ترقی سے مراد مختلف النوع اور وسیع الاقسام خصوصی تربیتی پروگرام، رسمی تعلیم اور جدید پیشہ ورانہ آموزش سے ہے جو ناظمین تعلیم، اساتذہ اور معلم برائے اساتذہ کو ان کے پیشہ ورانہ علم، استعداد اور موثریت میں اصلاح کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔

عملی طور پر پیشہ ورانہ ترقی کا خاکہ اور اس کے تحت شامل کیے جانے والے عنوانات کا دائرہ بہت وسیع ہوتا ہے۔ اس کے لیے مالی تعاون ریاستی یا مرکزی سرکار، ضلع یا شہر، اسکول کا مینجمنٹ یا غیر سرکاری ادارے فراہم کرتے ہیں۔ ان پروگراموں کی وسعت ایک روزہ سے لے کر چار ہفتہ تک ہوتی ہے۔ یہ اسکولی اوقات اور دنوں میں بھی منعقد کیے جاتے ہیں اور چھٹیوں میں بھی۔ اس میں ادارے کے علاوہ معروف اساتذہ کی خدمات (Resource Person) کی شکل میں لی جاتی ہیں۔

پیشہ ورانہ ترقی کو متاثر کرنے والے عوامل (Factors Influencing Professional Development)

معلم کے لیے منعقدہ تمام طرح کے پیشہ ورانہ ترقی کے پروگرام طلباء کی آموزش پر مرکوز ہوتے ہیں۔ لیکن اس طرح کے پروگراموں سے معنی خیز نتائج حاصل نہیں ہو پاتے ہیں۔ اس کی ممکنہ وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ ان کے نفاذ میں کچھ خامی رہ جاتی ہو یا ان کے نفاذ میں چند عوامل خلل ڈالتے ہیں جو اس طرح سے ہو سکتے ہیں:

- (1) پیشہ ورانہ ترقی کے پروگراموں میں اساتذہ کی ضروریات کی نشاندہی نہ کرنا اور پروگرام کی منصوبہ بندی میں انہیں شامل نہ کرنا۔
- (2) پیشہ ورانہ ترقی کے عمل اور نتائج کا تشفی بخش نہ ہونا۔
- (3) اس طرح کے پروگراموں میں سیکھی گئی تکنیکوں اور نظریات کا قابل عمل نہ ہونا۔
- (4) تمام سطحوں، جماعتوں، طلباء کے معیار کے لیے یکساں پروگرام کا انعقاد کرنا اور ان کی مشمولات جیسے آموزش کے اصول، تدریسی مشق وغیرہ کا یکساں ہونا۔
- (5) ان پروگراموں میں طرز تقریر میں تنوع کی کمی ہونا۔
- (6) تمام اساتذہ کو پیشہ ورانہ ترقی کے یکساں مواقع میسر نہ ہونا۔
- (7) پیشہ ورانہ ترقی کے پروگراموں میں سیکھے گئے علم اور مہارتوں کی کمرہ جماعت میں منتقلی میں عدم تعاون۔
- (8) مختلف تدریسی تجربہ اور مختلف سطحوں پر تدریس کرنے والے تمام اساتذہ کے لیے ایک ہی پروگرام منعقد کرنا۔
- (9) پیشہ ورانہ ترقی کا منظم اور باقاعدہ تعین قدر نہ ہونا۔
- (10) اساتذہ کی اکتسابی خصوصیات سے نابلد ہونا۔
- (11) اساتذہ کا سیکھنے کے بجائے حصول سند پر اور مالی، رہائشی، غذائی، آمدورفت کی سہولیات پر زیادہ توجہ دینا۔
- (12) تربیت فراہم کرنے والے اساتذہ کا اس طرح کے پروگرام میں تربیت کا تجربہ نہ ہونا اور اس کا خود غیر تربیت یافتہ ہونا۔
- (13) اساتذہ میں وقف کرنے کا جذبہ ہونا (Dedication) اور ذمہ داری (Commitment) کا فقدان۔
- (14) اساتذہ کا اڑیل اور منفی رویہ۔
- (15) اداروں میں وسائل اور فنڈ کی عدم موجودگی۔

4.4.2.1 ذاتی اور موقعاتی عوامل (Personal and Contextual Factors)

پیشہ ورانہ ترقی کو متاثر کرنے والے ایسے عوامل جو اساتذہ کی زندگی سے راست تعلق رکھتے ہیں، ذاتی عوامل کہلاتے ہیں۔ مثلاً گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے پروگراموں میں شرکت نہ کر پانا، صحت و تندرستی کی وجہ سے پروگراموں میں شرکت نہ کرنا، عدم شعور و بیداری، منفی رویہ۔ جبکہ موقعاتی عوامل وہ ہوتے ہیں جن کا تعلق حالات یا صورت حال سے ہوتا ہے۔ جیسے وسائل اور مواقع کی عدم دستیابی، شرکاء کی تعداد زیادہ ہونے

پر درخواست قبول نہ ہونا، ادارے میں اسٹاف کی کمی ہونے کی وجہ سے اجازت نہ ملنا، پروگرام کی معلومات نہ ہونا یا تاخیر سے ہونا، شرکاء کے انتخاب میں تعصب/ امتیاز ہونا وغیرہ۔

4.5 معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کی طرز رسائی (Approaches to Teacher Development)

معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کو موثر، کامیاب اور یقینی بنانے کے لیے ان کے لیے منعقدہ پروگراموں کو اعلیٰ معیار کا اور اساتذہ کی ضروریات پر مشتمل ہونا چاہئے۔ معلم کی پیشہ ورانہ ترقی ایک ایسا وسیلہ ہے جس کے ذریعے اساتذہ میں وسیع النظری، تنقیدی معلومات کی منتقلی اور ان کی رہنمائی کی جاسکتی ہے۔ اساتذہ کی ترقی کے موثر پروگرام کی ضروریات، ادارے کے ماحول اور نوعیت کی تفہیم سے ہوتی ہے۔ ان میں کئی قسم کی طرز رسائی اور تکنیک استعمال میں لائی جاتی ہیں جو ان کی آموزش میں اضافہ کرتی ہیں، ان کی مطلوبہ مدد کرتی ہیں، اسکولی قیادت کو مشغول رکھتی ہیں اور اثر آفرینی کے لیے تعین قدر کا استعمال کو یقینی بناتی ہیں۔ یہ تمام پروگرام اساتذہ کو فعال متعلم کی طرح مشغول رکھتے ہیں۔ ان پروگرام کے لیے استعمال میں لائی جانے والی طرز رسائی درج ذیل ہیں:

- (1) خودمبر/ ہدایتی (Self Directed)
- (2) املا دباہمی (Co-operative)
- (3) اشتراکی (Collaborative)

4.5.1 خودمیز/ ہدایتی طرز رسائی (Self Directed Approaches)

اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی کی ایسی طرز رسائی جس میں ترقی کے اہداف خود معلم متعین کرتے ہیں اور ان اہداف کو حاصل کرنے میں معاون سرگرمیوں کا انتخاب بھی خود ہی کرتے ہیں۔ خودمیز/ ہدایتی طرز رسائی کہلاتی ہے۔ اس کے تحت مطالعہ کتب و جرائد، اخبارات، کمرہ جماعت کے ساتھیوں کی تدریس کا مشاہدہ، انٹرنیٹ یا یوٹیوب پر معیاری تدریس کی ویڈیو دیکھنا، سمینار، ورک شاپ، کانفرنس وغیرہ میں شمولیت، کیس اسٹڈی، تحقیق اور پروجیکٹ کا انعقاد، کسی ڈگری، ڈپلوما یا سٹیٹیکٹ کورس میں داخلہ اور تکمیل وغیرہ جیسی سرگرمیاں شامل کی جاتی ہیں۔ کبھی کبھی اساتذہ غیر رسمی طریقے سے اپنے شبہات دور کرنے کے لیے سینئر اور تجربہ کار ساتھیوں سے صلاح اور مشورہ بھی کرتے ہیں۔

اس میں ترقی کی تمام ذمہ داری اساتذہ کی ہوتی ہے اور ادارے کی بالکل کم۔ کبھی کبھی ادارہ اپنے اساتذہ کو وسائل فراہم کیے بغیر کسی خاص شعبے میں مہارت حاصل کرنے کی ہدایت بھی دیتا ہے۔ جس میں اساتذہ کو وسائل کا اہتمام اور انتظام خود سے ہی کرنا ہوتا ہے۔ اس میں اسے دقتوں اور چنوتیوں کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔

اس طرز رسائی کے لیے ضروری ہے کہ اساتذہ خود متحرک، فعال، پیش قدمی کرنے والے، مواد مضمون پر دسترس رکھنے والے اور قلیل ترین تدریسی صلاحیتوں، مہارتوں اور استعداد کے حامل ہوں۔ اس طرز رسائی کا استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جب منظم پیشہ ورانہ ترقی کے دیگر متبادل دستیاب نہ ہوں۔ جب جدت پسند اساتذہ کو آموزشی مواقع کی ضرورت ہو اور وہ ان سے محروم ہوں۔ پیشہ ورانہ ترقی کے کسی ایک پروگرام میں اس طرز رسائی کو جزوی طور پر تکملہ (Complementary) کی حیثیت سے استعمال کرنا چاہئے۔ اسے مزید موثر بنانے کے لیے منتظمین کو ترغیب و تحریک کے ساتھ دیگر سہولیات بھی فراہم کرنا چاہئے۔

4.5.1.1 فوائد (Advantages)

اس طرز رسائی کے مثبت پہلو درج ذیل ہیں:

- (1) اس میں لچیلپن (Flexibility) ہوتا ہے۔
- (2) اساتذہ کی انفرادی تفاوت کے مطابق ترقی کے مواقع فراہم کرتی ہے۔
- (3) اساتذہ جدید ترقیوں اور انکشافات سے باخبر رہتے ہیں۔
- (4) اساتذہ معاشرے (خصوصاً تدریسی معاشرے) سے جڑے رہتے ہیں۔
- (5) دیگر اساتذہ کے لیے ایک محرک کے طور پر مثال بنتے ہیں۔

4.5.1.2 تحدید (Limitations)

اس اکائی کی تحدید اس طرح ہیں:

- (1) چونکہ اس کے لیے اقل ترین اور بنیادی مہارتوں کا ہونا لازمی ہوتا ہے۔ اس لیے یہ تمام طرح کے اساتذہ کے لیے یکساں طور پر مفاددی نہیں ہے۔
- (2) اس کے لیے کمپیوٹر، انٹرنیٹ کی دستیابی اور رسائی ہونا ضروری ہے۔
- (3) اس کے لیے اساتذہ کا خود متحرک اور پیش قدمی کرنے والا ہونا چاہئے۔
- (4) اس رسائی پر مکمل انحصار نہیں کیا جاسکتا۔

4.5.2 امداد باہمی طرز رسائی (Co-operative Approach)

پیشہ ورانہ ترقی کے موثر طرز رسائی کے ذریعے تعلیم کے مجموعی معیار کو اونچا اٹھایا جاسکتا ہے۔ زیر ملازمت (In-service) تربیتی پروگرام، سمینار، ورک شاپ، کانفرنس وغیرہ اس میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ امداد باہمی کی طرز رسائی میں اختصاص علم اور مہارت کے حامل اساتذہ کے گروہ بنائے جاتے ہیں جو آپس میں مل جل کر ایک دوسرے کی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے کام کرتے ہیں۔ اس کے تحت پانچ امور شامل کیے جاتے ہیں:

- i پیشہ ورانہ مکالمہ Professional Dialogue
- ii درسیات کی تشکیل Curriculum Development
- iii ساتھی کی نگرانی Peer Supervision
- iv ساتھی کی کوچنگ Peer Coaching
- v عملی تحقیق Action Research

4.5.2.1 فوائد (Advantages)

پیشہ ورانہ ترقی کی امداد باہمی کی رسائی کے فوائد حسب ذیل ہیں:

- (1) اس میں اساتذہ آزادانہ طریقے سے سیکھتے ہیں۔

- (2) اس کے ذریعے خصوصی علم اور مہارتوں کو سیکھا جاسکتا ہے۔
- (3) معلم کی تدریس کو موثر بنا کر اس کی کارکردگی میں اضافہ کرتی ہے۔
- (4) اساتذہ کے درمیان تعلقات کو بہتر بناتی ہے۔
- (5) ہر ایک معلم دوسرے کو سیکھانے میں تعاون کرتا ہے۔

4.5.2.2 تحدید (Limitations)

امداد باہمی کی طرز رسائی کی تحدید درج ذیل ہیں:

- (1) اساتذہ پر دوسروں کو سیکھانے کا بوجھ رہتا ہے۔
- (2) اساتذہ میں اعلیٰ صلاحیتوں کا ہونا لازمی ہوتا ہے۔
- (3) اساتذہ کے درمیان تصادم (Confhit) ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔
- (4) اساتذہ کے خود سیکھنے اور دیگر کو سیکھانے کے جذبے میں فرق ہو سکتا ہے۔
- (5) تمام اساتذہ یکساں طور پر سیکھانے کے قابل نہیں ہوتے۔

4.5.3 اشتراکی طرز رسائی (Collaborative Approach)

امداد باہمی کی طرز رسائی کے برعکس اشتراکی طرز رسائی میں کسی قسم کی گروہ بندی لازمی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی لازمی طور پر اس میں تمام سیکھنے والے اساتذہ کو سکھانا لازمی ہوتا ہے۔ بلکہ رضا کارانہ طریقے سے اپنا تعاون دینا ہوتا ہے۔ اس لیے اس میں باہمی انحصار کا جزو نہیں پایا جاتا ہے۔ اشتراک تعامل اور ذاتی طرز زندگی کا ایک فلسفہ ہے جس میں افراد اپنے خود کے اعمال بشمول آموزش کے لیے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اور اپنے ساتھیوں کی صلاحیت اور خدمات کا احترام کرتے ہیں۔ اس میں ایک دوسرے کے وسائل، خیالات، تجربات اور ذمہ داریوں کو Share کیا جاتا ہے۔ اساتذہ اپنے ساتھیوں کے علاوہ تحقیق کار، معلمین برائے تربیت اساتذہ، اسکولوں، تحقیقی اداروں، کالجوں، یونیورسٹیوں سے تعاون لے کر پیشہ ورانہ ترقی کر سکتا ہے۔

4.5.3.1 فوائد (Advantages)

اشتراکی طرز رسائی کے فوائد اس طرح ہیں:

- (1) جدت اور اختراعیت کا فروغ ہوتا ہے۔
- (2) ذمہ داری اور کام کو بانٹنے سے وہ بہ آسانی اور جلد مکمل ہو جاتے ہیں۔
- (3) معلم کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔
- (4) عمل میں موثریت پیدا ہوتی ہے۔
- (5) سماج کے دیگر افراد اور اداروں سے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔

4.5.3.2 تحدید (Limitations)

اس کی تحدید درج ذیل ہیں:

- (1) کام کرنے کے مختلف طریقوں سے ٹکراؤ پیدا ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔
- (2) عمل کے دوران متعدد قائد ابھر کر سامنے آجاتے ہیں اور ہر کوئی باقیوں کو مرعوب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
- (3) اس طرح کے پروگرام کی منصوبہ بندی دشوار کن اور پیچیدہ عمل ہے۔

4.6 معلم اور کمرہ جماعت کا نظم/انتظام (Teacher & Classroom Management)

کمرہ جماعت کے نظم یا انتظام کا مطلب ہے معلم کا وسیع اور مختلف النوع مہارتوں اور تکنیکوں کے استعمال کے ذریعے طلباء کو منظم کرنا، ترتیب سے بیٹھانا، ان کو مستعدی اور توجہ مرکوز کروانا، ان کے برتاؤ کو نظم و نسق میں رکھ کر قابو میں رکھنا۔ کمرہ جماعت کے لائحہ عمل کو موثر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے معلم ان عوامل کو اور برتاؤ کم کرنے کی کوشش کرتا ہے جن سے آموزش میں خلل پیدا ہوتا ہے اور ان عوامل اور برتاؤ میں اضافہ کرنے کی کوشش کرتا ہے جن سے آموزش میں اضافہ ہوتا ہے۔ عام طور پر معلم کمرہ جماعت کی قوی مہارتوں کے حامل ہوتے ہیں۔ جبکہ کم تجربہ کار معلم میں ان مہارتوں کا فقدان پایا جاتا ہے۔

روایتی طور پر اور محدود معنی میں کمرہ جماعت کے موثر انتظام سے مراد اسکول انتظامیہ اور معلم کے ذریعے تشکیل شدہ اصول و قوانین کے نفاذ سے ہوتا ہے۔ لیکن جدید معنوں میں اس سے مراد ہر وہ کام ہے جسے معلم طلباء کی آموزش میں اضافہ کرنے کے لیے کرتا ہے۔ مثلاً خود کا برتاؤ (مثبت رویہ، خوش نما چہرے کے تاثرات، حوصلہ افزائی کے بیانات، طلباء کے ساتھ عزت، احترام اور غیر جانب دارانہ طریقے سے معاملات اور برتاؤ، وغیرہ)۔ کمرہ جماعت کا ماحول (جیسے طلباء کی خوش آمدید، استقبال، جمہوری اور ہم آہنگ ماحول، خوش نما اکتسابی ماحول، وغیرہ)۔ توقعات (طلباء کی حصولیابی اور آموزش کی توقعات، طلباء کے آپسی معاملات اور برتاؤ کے توقعات، معلم کے طلباء سے کیے گئے معاہدے اور وعدے، وغیرہ)۔ انشاء کا استعمال، اکتسابی تجربات فراہم کرنے کے لیے منعقد کی گئی سرگرمیاں، وغیرہ وغیرہ۔ اگر کوئی معلم ناقص منصوبہ بندی کرتا ہے یا اس کے مقاصد واضح نہیں ہیں یا طریقہ تدریس موثر نہیں ہے یا آموزش وسائل موزوں نہیں ہیں تو کمرہ جماعت میں طلباء کی عدم دلچسپی، ان کے برتاؤ سے متعلق مسائل، نظم و نسق کے مسائل، غیر منظم جماعت جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ تمام کمرہ جماعت کو کمرہ جماعت میں معلم کے ذریعے لیے گئے فیصلوں اور اقدامات سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے کمرہ جماعت کا اچھا انتظام ایک موثر تدریس کی عکاسی کرتا ہے اور اس کے لیے سب سے زیادہ ذمہ دار شخص معلم ہی ہوتا ہے۔

کمرہ جماعت کا موثر انتظام ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ درسیات کی منتقلی میں راست طور سے مدد کرتا ہے۔ اس کے ذریعے جماعت میں خوشگوار اکتسابی ماحول پیدا کیا جاسکتا ہے۔ جس کے نتیجے میں طلباء کی حصولیابی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس لیے یہ معلم کی ذمہ داری اور اہم ترین فریضہ ہے کہ وہ اپنی جماعت میں موثر نظم و نسق قائم کرنے کے لیے ہر ممکنہ کوشش کرے۔

4.7 فرہنگ :-

تدریس :- کمرہ جماعت میں معلم کے ذریعے درسیات کے کسی جزو کی طلباء تک منتقلی۔

پیشہ :- وہ طریقہ کار جس میں سماجی خدمت کے جذبے کے ساتھ داخل ہو کر، متعین اصول و ضوابط پر عمل کرتے ہوئے، مقررہ اہلیت اور

تربیت حاصل کر کے ذریعہ معاش کے لیے جستجو کی جاتی ہے۔

منصوبہ:- کسی عمل کو انجام دینے سے قبل اس سے متعلق طے کرنا کہ کیا کرنا ہے، کب کرنا ہے، کیسے کرنا ہے اور کن وسائل کے ذریعے کرنا ہے، منصوبہ کہلاتا ہے۔

درسی کتاب: کسی بورڈ یا یونیورسٹی کے نصاب پر تشکیل کی گئی کسی مخصوص مضمون کی کتاب۔

لغت: Dictionary

فنا موس: Encyclopedia

جریدہ: Journals، کسی مخصوص، مضمون یا عنوان پر تحقیقی مقالات کا مجموعہ۔

اقدار: سماج کے پسندیدہ اور منظور شدہ وہ اعمال جن کو کرنے سے تسکین حاصل ہو اور ترجیحات کا جزو ہو۔

نظم و ضبط: Discipline، اصولوں کے تحت راہ راست پر رہتے ہوئے کام کرنا۔

رہنمائی: کسی فرد کی اس طرح مدد کرنا کہ وہ خود اپنی مدد کرنے کے لائق بن جائے۔

ثالث: Mediator

حصولیابی: کسی مضمون میں طلباء کے حاصل کردہ نشانات۔

مشیر: فرد کے پیچیدہ مسائل کو حل کرنے والا۔

اثالیق: سرپرست۔

کوچ: کسی خاص شعبے کا علم و ہنر سیکھانے والا۔

کفایت شعاری: کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ نتائج حاصل کرنا۔

معیاری آزمائش: ایک مخصوص اور سائنسی طریقے سے آلہ کی تشکیل۔

استعداد: کسی کام کو کرنے کی خاص صلاحیت، مادہ۔

اہلیتی امتحان: Eligibility Test

منطق: Logic

مہارت: عملی کام جسے مشق کے ذریعے بہتر بنایا جاسکے۔

:NET National Eligibility Test

:ICT Information and Communication Technology

ترسیل: Communication

ذخیرہ الفاظ: Vocabulary

تدریسی اشیاء: تدریس و اکتساب میں معاون وسائل

جدت کار: Innovative

تنقیدی: Critical

منتشر: Divergent

مرکز: Convergent

سامع: Listener، سننے والا

منصف: عدل وانصاف کرنے والا

مختلف النوع: Various

کثیر جہتی: Multidimensional

اخلاقیات: کسی خاص شعبے کی اقدار کا مجموعہ

پیشہ ورانہ فروغ: اپنے پیشے کے نئے علم، مہارت اور استعداد کو حاصل کر پیشہ میں ترقی کرنا

غیر رسمی تعلیم: علم حاصل کرنے کے وہ ذرائع اور ایجنٹ جہاں وقت، جگہ، مواد مضمون کی قید نہ ہو

ذاتی عوامل: اساتذہ کی زندگی سے راست تعلق رکھنے والے عوامل

موافقاتی عوامل: اساتذہ کی ترقی کے لیے ذمہ دار وہ عوامل جن کا تعلق حالات سے ہوتا ہے

طرز رسائی: نقطہ نظر/مکتب فکر

خود ممیز/ہدایتی: خود کے ذریعہ متعین کئے جانے والے اہداف، سرگرمیاں اور پروگرام

امداد باہمی: گروہ میں ایک دوسرے کے انحصار کے ساتھ کام کو مل کر مکمل کرنا

اشتراکی: رضا کارانہ طریقے سے چند افراد کا اپنے ساتھیوں کو سیکھانا، گروہ اور باہمی انحصار کے بغیر

4.8 یاد رکھنے کے نکات:-

- (1) انسان اشرف المخلوقات ہے اور تمام پیشوں میں تدریس افضل ترین پیشہ ہے۔
- (2) کمرہ جماعت میں معلم کثیر جہتی کردار اور افعال انجام دیتا ہے۔
- (3) موثر تدریس کے لیے معلم میں متنوع مہارتوں اور استعداد کا ہونا لازمی ہوتا ہے۔
- (4) تدریسی اکتسابی عمل کو منظم اور موثر طریقے سے جاری رکھنے کے لیے پیشہ ورانہ اخلاقیات کی پابندی معلم کو کرنا چاہئے۔
- (5) اپنے پیشہ کے لیے علم، مہارت اور استعداد کو حاصل کرنا اور اس کے ذریعے اعلیٰ تر منصب کو حاصل کرنا پیشہ ورانہ ترقی کہلاتا ہے، اس ترقی کے ذریعے معلم اپنے طلباء کی حصولیابی میں اصلاح بھی کرتا ہے۔
- (6) معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کی خود ممیز/ہدایتی طرز رسائی خود معلم کے ذریعے اہداف، سرگرمیوں اور پروگرام متعین کرنے پر زور دیتی ہے۔
- (7) معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کی امداد باہمی کی طرز رسائی، باہمی انحصار کے ذریعے ایک دوسرے کی ترقی کرنے پر زور دیتی ہے۔
- (8) معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کی اشتراکی طرز رسائی، رضا کارانہ طریقے سے، بغیری کسی لازمی شرط کے اور بغیر کسی انحصار کے اپنے ساتھیوں کی ترقی پر زور دیتی ہے۔

4.9 نمونہ امتحانی سوالات:-

- سوال-1 معلم کے متنوع کردار اور افعال کی فہرست سازی کیجئے؟
- سوال-2 تدریسی پیشہ کے لیے درکار مہارتوں اور استعداد کی فہرست سازی کیجئے؟

- سوال-3 معلم کے پیشہ ورانہ اخلاقیات کے معیارات کی نشاندہی کیجئے؟
- سوال-4 معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کا تصور واضح کیجئے؟
- سوال-5 معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کو متاثر کرنے والے عوامل کی فہرست سازی کیجئے؟
- سوال-6 معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کی طرز رسائی کا موازنہ کیجئے؟
- سوال-7 کمرہ جماعت کے انتظام میں معلم کے کردار کی اہمیت بیان کیجئے؟

Suggested Books

سفارش کردہ کتابیں

- (۱) جدید تعلیمی نفسیات: پروفیسر محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ
- (۲) تعلیمی نفسیات کے پہلو: ڈاکٹر آفاق ندیم خاں وسید معاز حسین، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ
- (۳) نفسیاتی اساس تعلیم: مرزا شوکت بیگ، محمد ابراہیم خلیل، سید اصغر حسین، دکن ٹریڈرس بک سیلر حیدرآباد
- (۴) تعلیم اور اس کے اصول: محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ
- (۵) نایاب تعلیمی نفسیات: شاذیہ رشید جدران پبلی کیشنز لاہور
- (۶) تعلیمی نفسیات اور رہنمائی: ملک محمد موسیٰ رشاذیہ رشید، جدران پبلی کیشنز

- 7) Cronbach, I.J. (1970), Essentials of Psychological Testing, 3rd ed., New York, Harper and Row Publishers
- 8) Dandapani, S. (2007). Advanced Educational Psychology, New Delhi, Anmol Publications Pvt. Ltd
- 9) Ebel, Robert L. (1979), Essentials of Psychological Measurement, London, Prentice Hall International Inc.
- 10) Kulshetra, S.P. (1997), Educational Psychology - Raj Printers - Meerut
- Kuppuswamy, B. (2006), Advanced Educational Psychology, New Delhi.

- 12) Mangal, S.K (2007), Advanced Educational Psychology Prentice Hill of
India Pvt.
Ltd. New Delhi
- 13) Mathur, S.S. (2007), Educational Psychology, Agra .Vinod Pustak
Mandir.
- 14) Schopler, J. Weisz, J. King R & Morgan, C (1993), Introduction to
Psychology -
Prentice Hill of India Pvt. Ltd., New Delhi

اکائی 5۔ اکتساب و تدریس کے نظریات

ساخت

- 5.1.1 تمہید
- 5.1.2 مقاصد
- 5.2.1 رابرٹ گینگے کا اکتسابی و تدریسی نظریہ
- 5.2.2 اکتساب کی قسمیں
- 5.2.3 سکھنے کا عمل
- 5.2.4 اکتساب کے مراحل۔
- 5.3.1 دماغ پڑنی / ذہن پڑنی اکتساب
- 5.3.2 دماغ / ذہن پڑنی اکتساب کا مقصد
- 5.4.1 تعمیراتی نظریات
- 5.4.2 بروزر کا دریافت کا اکتساب کا نظریہ
- 5.4.3 بروزر کے تدریسی نظریہ کی خوبیاں
- 5.4.4 انکشافی اکتساب کے فوائد
- 5.4.5 آسو ویل کا حصول اکتساب کا نظریہ
- 5.4.6 با معنی اکتساب کا عمل
- 5.4.7 تشریحی تدریسی کیا ہے۔
- 5.4.8 تعلیمی اطلاق
- 5.5.1 تعاون پڑنی تدریس
- 5.5.2 برین اسٹورمنگ
- 5.5.3 تصوراتی خاکہ بندی
- 5.5.4 معکوسی تدریس
- 5.6.1 خلاصہ
- 5.6.2 فرہنگ
- 5.6.3 نمونہ امتحانی سوالات
- 5.1.1 تمہید:-

تعلیم و تربیت ایک با مقصد عمل ہے۔ ہر با مقصد عمل نتائج پیدا کرتا ہے۔ لیکن نتائج کا انحصار مقصد اور حصول مقصد کے لئے اختیار کئے گئے طریقہ کار پر ہوتا ہے۔ نتائج کو یقینی بنانے کے لئے مقصد کا صحیح انتخاب اور حصول مقصد کے لئے موضوع طریقہ کار اختیار کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اس بناء پر مقصد، طریقہ کار اور نتائج کو بار بار دہرایا گیا ہے۔ چونکہ یہ اکتسابی عمل کے لازمی اجزاء ہے اس لئے اس بلاک میں

ہم تدریسی طریقے کے نظریات کو زیر بحث لائیے۔ طریقہ تدریس اور تدریسی نظریات و مقاصد میں گہرا تعلق ہوتا ہے۔ اُسکی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

تدریسی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے تدریسی نظریات کے زیرِ تَحْت کامیابی سے انجام دیا جانے والا عمل ”طریقہ تدریس“ کہلاتا ہے۔

طریقہ تدریس یا طریقہ تعلیم تعلیمی نظریات کے حصول ہے۔ اس کا اہم مقصد تعلیمی مقاصد کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ معلم کے ذہن میں عام اور خاص دونوں قسم کے مقاصد ہوتے ہیں لیکن اکثر سبق کے خاص مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ایک اہم مقصد طلباء کی پوشیدہ صلاحیتوں اور ان کی دلچسپیوں کو اجاگر کرنے کی اور ان کے منتشر خیالات کو مرکوز کرنے کی کوشش بھی ہے۔ طلباء میں خود سے جاننے اور سیکھنے کا شوق پیدا کرنا مختلف تعلیمی مشغلوں کے ذریعے ان کے شوق اور جستجو میں اضافہ کرنا، طلباء میں اس بات کا احساس پیدا کرنا کہ وہ کس مقصد کے تحت سیکھ رہے ہیں۔ یہ سب معلم کے مقاصد میں شامل ہے طلباء کے تجسس کو ابھار کر سبق کو پیش کیا جائے۔ جب طلباء معلم سے رجوع ہوتے ہیں۔ تب معلم کا کام شروع ہوتا ہے۔ معلم آسان سے مشکل کی جانب طلباء کو راغب کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ طلباء کی توجہ موضوع سے ہٹنے نہ پائے۔ تدریس کو موثر بنانے کے لئے کمرہ جماعت میں معلم ایک ہی طریقہ کار استعمال نہیں کرتا بلکہ موقع و محل کے لحاظ سے اپنی تدریس کے طریقوں کو بدلتا ہے ہر معلم کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنی قابلیت کے مطابق اپنے طریقہ تدریس میں ندرت اور جدت پیدا کرے۔ وہی طریقہ تدریس موثر سمجھا جاتا ہے۔ جس کے ذریعے طلباء میں خود سے سیکھنے اور سوچ سمجھ کر آگے بڑھنے کا ذوق پیدا کیا جائے۔ اسی نظریے کو پختگی دینے کے لئے اکتساب کے نظریات جیسے گینگے کا اکتساب کا نظریہ، ذہن پر مبنی اکتساب، تعمیراتی نظریہ وغیرہ وجود میں آئے۔ تعمیراتی نظریے کے ماتحت برنارڈ اور آسونیل کے نظریات بھی اہمیت کے حامل ہے۔ اس اکائی میں ہم برین اسٹورمنگ، تصور کی خاکہ بندی و تعاون اور انعکاسی تدریس کا مطالعہ کریں گے۔ تعاون پر مبنی نظریہ (Cooperative Teaching Approach) وجود میں آیا۔ Reciprocal Teaching Approach یا جوہانی / معکوسی / بالمقابل نظریہ اس سلسلے کی دوسری کڑی ہے۔

5.1.2 مقاصد:-

۱۔ اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائے گے کہ:

(۱) اکتسابی، تدریسی نظریات سے بہ خوبی واقف ہوں گے۔

(۲) اکتسابی، تدریسی نظریات کے مقاصد کی نوعیت اور اہمیت کو بیان کر سکیں گے۔

(۳) نظریے کی خوبیوں و خامیوں کا تنقیدی جائزہ لیے سیکیں گے۔

5.2.1 رابرٹ ایم گینگلے کا نظریہ اکتساب

رابرٹ ایم گینگلے (اپریل 28/2002 - اگست 21/1916) ایک امریکی تعلیمی ماہر نفسیات تھے۔ دوسری جنگ عظیم میں بطور امریکن ہوائی پائلٹ (Air Pilot) کی خدمت بھی پیش کی تھی۔ 1987 تک اُنکی کئی کتابیں منظر عام پر آچکی تھی اُنکی کتاب ”The Conditions of Learning“ جو کہ 1965 میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں موثر اکتساب کے لئے ضروری ذہنی حالات و کیفیت کی شناخت کی گئی ان کے نظریات نے آن لائن اکتساب کو جلاء بخشی ہے۔ رابرٹ گینگلے کے 9 تدریسی مرحلات و اکتساب کے 8 conditions تعلیمی میدان میں اہم مقام رکھتے ہیں انہوں نے 5 قسم کے اکتساب کو تحریر کیا ہے۔ رابرٹ کے مطابق اکتساب سلسلہ وار انداز میں وقوع پذیر ہوتا ہے اور اگلا اکتساب سابقہ اکتساب پر قائم ہوتا ہے اُنکی دوسری کتاب Instructional Theory Foundations بھی تدریس کے میدان میں اپنا مقام رکھتی ہے۔

5.2.2 اکتساب کی پانچ قسمیں :-

(۱) زبانی معلومات (حرف تہجی سیکھنا) Verbal Information

(۲) ذہنی مہارت (جمع اور منفی) (اضافی اور گھٹانا) Intellectual Skills

(۳) ادراکی لائحہ عملی (استقرائی و استخراجی وجوہات) (مقناطیس کی حرکت بیان کرنا) Cognitive Strategies

(۴) حرکی مہارتیں (بٹن بند کروانا) Motor Skills

(۵) رویہ برتاؤ / نقطہ نظر Attitude کتاب پڑھنے کے بعد کیا محسوس ہوا؟

ہر قسم کے اکتساب کے لئے مختلف تدریسی طریقوں کی ضرورت ہوتی ہے جس کی بناء پر مخصوص مہارت کو سیکھا جاتا ہے۔ اکتساب کے انداز و قسموں کے مد و نظر رکھ کر انہوں نے ہدایت تدریس کی سائنس کو فروغ دیا۔ کمپیوٹر پر مبنی تربیت اور ملٹی میڈیا پر مبنی تعلیمی کے ڈیزائن کے لئے تدریسی نظریہ کے تصورات کو لاگو کرنے میں پیش پیش تھے۔ انکا کام ”Gagne کے مفروضات“ (Gagne's Assumption) کے طور پر مشہور ہے۔ جیسے کہ مندرجہ بالا بیان کیا گیا ہے کہ سیکھنے کی 5 مختلف قسمیں ہیں اور اُسکے ساتھ ساتھ تدریسی حالات کی 9 قسمیں موجود ہیں۔ جو مختلف قسم کے اکتساب کو عمل میں لاتی ہے۔

5.2.3 سیکھنے کا عمل :-

Gagne کے نظریہ کے مطابق یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اکتساب کی کئی قسمیں اور سطح موجود ہے۔ ہر قسم اور سطح برائے

اكتساب كے لئے تدریس ر ہدایات كی ضرورت ہوتی ہے۔ جو كہ طالب علم كی ضرورت كو پورا كرنے كے مطابق ہوں۔ ان كا نظریہ اكتساب كے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے لیكن مركزیت دانشورانہ مہارتوں كو برقرار ركھنا ہے Gagne كے اصول اكتساب تمام شعبوں میں تدریس كے ڈیزائن پر لاگو كئے جاسكتے ہیں۔ دراصل اسكے ابتدائی دور میں ملٹری رفوجی تربیت میں زیر عمل لاگیا تھا۔

5.2.4 اكتساب سیکھنے كے 8 مراحل :-

گینگے نے 1956 میں ذہنی عمل كی پیچیدگی كی بنیاد پر اكتساب كی حالتوں كا تجزیہ كرنے كا ایک نظام تجویز كیا۔ یہ ایک با ترتیب تجزیہ ہے جو ماتحت ذیلی مہارتوں كی بناء پر اعلیٰ مراحل درجے پر ہونے والے اكتساب كی پیش كرائی كرتے ہیں۔ ذیلی چار مراحل اكتساب كے برتاؤ روئے كے پہلوؤں پر مركزیت ركھتے ہیں۔ جبكے اعلیٰ 4 مراحل ادرا كی پہلوؤں زیادہ توجہ مركز كرتے ہیں۔

(1) اشارتی اكتساب (Single Learning):

یہ سیکھنے كا سب سے آسان ذریعہ ہے اس مرحلے كو روئے كے ماہر نفسیات Pavlov كی طرف سے پیش كردہ كلاسیكى مشروطیت (Classical Conditioning) سے جوڑا جاسكتا ہے۔ اس طرح كے سیکھنے میں محر كہ رد عمل كے ساتھ مشروط ہو جاتا ہے یعنی جب وہ محر كہ پیش كیا جائے گا تو متوقع رد عمل فوراً آئے گا شر وعاتی اور بنیادی اكتساب میں یہ طریقہ كار كا فادی ہوتا ہے۔ اس كے علاوہ بحر كیاتی سیکھنے میں بھی معاون ہوتا ہے۔ سڑك پر چلتے ہوئے ہارن كی اوازن كر سائڈ ہو جانا یا بچنے كی كوشش كرنا اسكی مثال ہے۔ انسانی تعلیم كو آسان و موثر بنانے میں كلاسیكى كنڈیشننگ كی افادیت تاہم بہت محدود ہے۔

(2) محر كہ رد عمل اكتساب (Stimulus- Response Learning):

سیکھنے كی یہ نسبتاً جدید شكل ہے۔ اسے عملی مشروط سے موسوم كیا ہے۔ ویسے تو سیکھنے كو محر كہ رد عمل کہا جاتا جب كوئی ذی روح (organism) کسی محر كہ كے لئے كوئی رد عمل رضا كارانہ طور پر كرے (voluntary response) كرتا ہے۔ جس كا نتیجہ اطمینان بخش ہوتا ہے۔ اور وہ دھیرے دھیرے اس محر كہ كے لئے وہی رد عمل كرنے سیکھ جاتا ہے۔ سیکرنے اسے عملی مشروطی آموزش كا نام دیا۔ اس میں مطلوبہ رد عمل كو سیکھانے كے لئے اسے ایک تقویت سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ یعنی جب وہ مطلوبہ رد عمل دے گا تو اس كو اس رد عمل كے لئے تقویت فراہم كی جائے گی۔ تقویت مثبت اور منفی دونوں ہو سكتی ہیں۔ یہ عملی مشروطی اكتساب پاولو كے كلاسیكى مشروطی اكتساب سے فرق تھی۔ کیونكہ اس میں تقویت رد عمل كے بعد فراہم كی جاتی تھی۔ سیکرنے اسے ٹائپ آر مشروط (Type R conditioning) بھی کہا ہے۔

تسلسل / آموزش یازنجیری سلسلہ (Chaining)

لگنے نے اس طرح کے سیکھنے سے مراد ایک تسلسل میں ہونے والے الگ الگ کئی محرکہ ردعمل کے تعلق کے سیٹ سے بتایا ہے۔ اس طرح کا سیکھنا حرکیہ اکتساب میں پایا جاتا ہے۔ جیسے کار چلانا، پیانو بجانا وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔ اس اکتساب کے تحت کئی چھوٹے چھوٹے ردعمل آپس میں جڑ جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر کار چلانے میں اسٹیرنگ کا گھمانا، بریک لگانا، کلچ کا دباننا وغیرہ کئی ایسے ردعمل ہیں کہ ان کے درمیان ایک تسلسل قائم ہو جاتا ہے نتیجتاً انسان اس مخصوص کام کو سیکھ لیتا ہے۔ کار چلانے میں انسان کو یہ معلوم ہونا اور سیکھنا ہوتا ہے کہ بریک کس مخصوص وقت پر کتنا دباننا ہے۔ چھوٹی جگہ پر موڑنے کے لئے اسٹیرنگ کو کتنا گھمایا جائے یا بڑی جگہ پر موڑنے کے لئے کتنا۔ یہ تمام ردعمل سیکھنے پر وہ کار چلنا سیکھ جاتا ہے۔

ارتباط کلامی (Verbal Association)

یہ اکتساب بھی ایک طریقہ کی تسلسلی اکتساب ہے، بس اس میں فرق اتنا ہے کہ تسلسل کی نوعیت حرکی نہ ہو کر لفظی ہوتی ہے جیسے کہ نظم کا یاد ہونا، کہانی سنانا، وغیرہ۔ لسانی نشوونما میں یہ ارتباط کلامی ایک بنیاد یا اساس کا کام کرتا ہے۔ اس اکتساب میں حروف، الفاظ، علامات، آوازوں وغیرہ کو موثر ڈھنگ سے سمجھنے کی سرگرمی موجود ہوتی ہے۔

تفریقی اکتساب Discrimination learning

جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے اس میں متعلم میں تفریق کرنے کی اہلیت نشوونما پاتی ہے۔ یعنی اس میں متعلم میں ایک جیسے محرکہ کے لئے وقت اور حالات کے مطابق کس طرح مختلف طریقہ سے ردعمل کرتا ہے۔ اس عمل سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ تفریق بھی دو قسم کی ہوتی ہے۔

واحد (single) متعدد (Multiple)

واحد تفریق کا عمل متعلم کہیں نہ کہیں 'محرکہ ردعمل اکتساب' کے دوران اور 'تسلسل اکتساب' کے دوران بھی کرتا ہے۔ یعنی مثبت تقویت والے ردعمل کو دو ہرانا اور منفی تقویت والے ردعمل سے گریز کرنا ایک قسم کا تفریق کا عمل ہے مگر متعدد تفریق ایک اعلیٰ سطح کی اکتساب ہے اس میں استدلال کے بعد نتائج اخذ کر کے ردعمل دینا ہوتا ہے جیسے کہ ایک لفظ مختلف مضامین میں مختلف معنی میں لیا جاتا ہے۔ مضامین کے لحاظ سے الفاظ کی گہرائی متعین ہوتی ہے۔ وجدان کا معنی جو نفسیات میں لیا جاتا ہے۔ اس سے کافی مختلف فلسفہ اور تصوف میں اس کا معنی ہے۔ یہ متعلم تفریق کر لیتا ہے کہ مخصوص مضمون میں اس کے کیا معنی ہیں۔

تصوری اکتساب (Concept Learning)

کچھ مخصوص خصوصیات کے بنا پر کسی نئے لفظ کو سیکھنا تصوری اکتساب کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر جب متعلم کوئی بھی علم سے سائنس، جغرافیہ پڑھتا ہے تو اس کے مختلف تصورات بنتے ہیں کسی بھی تصور کی اہم خصوصیات ہوتی ہیں جیسے انکی مثالیں دی جاسکتی ہیں جیسے ہم نے طلباء کو پڑھایا کہ زمین ایک سیارہ ہے۔ اب سیارہ کیا ہے سیارے کی کیا اہم خصوصیات ہوتی ہیں۔ سیارہ کی مثالیں کیا ہیں۔ اب اس کے بعد سیارہ کا تصور طلباء میں واضح ہو جاتا ہے جب تصور بچہ جانتا ہے تو وہ تارہ، سیارہ، سیٹلائٹ وغیرہ میں تفریق کرتا ہے۔ سورج ایک

ستارہ ہے تو کیوں ہے زمین ایک سیارہ ہے تو کیوں ہے۔ یہ عمل بچہ کو درجہ بندی کرنا، مثالیں دینا وغیرہ کی فہم پیدا ہو جاتی ہے۔

اصولی اکتساب (Rule Learning)

اصولی سیکھنا ایک اہم سیکھنا ہے۔ اس طرح کا سیکھنا تصوری آموزش پر زیادہ مبنی ہوتا ہے۔ اصولی سیکھنے میں ایک یا ایک سے زیادہ تصور کے مابین ایک منظم یا باقاعدگی ہم رشتگی کا پتہ چلتا ہے۔ اس طرح کے سیکھنے سے بچہ کا علم کے ذخیرہ میں بڑھوتری ہوتی ہے۔ یہ ایک اعلیٰ درجہ وقوفی کا عمل ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس کو اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اصولی آموزش محرک کے لئے طرز عمل کرنے کی اہلیت کا نام ہے۔ ہماری زندگی سے جڑے ہوئے تمام کام، کاج، پیش رفت وغیرہ کو موثر اور مربوط بنانے میں اصولی آموزش کا ایک اہم رول رہتا ہے۔ ہمارا بولنا، لکھنا، ہمارے روزمرہ کے کام، ہمارے، طرز عمل رد عمل و سرگرمیاں واقعتاً ان اصولوں سے متعین ہوتے ہیں جو کہ ہم نے سیکھے ہیں۔ مثال کے طور پر لکھنے کو ہی لے لیں۔ لکھتے وقت ہم اس زبان کی قواعد، اوقاف و نقطہ گذاری (punctuation) وغیرہ کے مطابق لکھتے ہیں جو ہم نے زندگی کے کسی مرحلہ پر سیکھا ہے اور اس زبان کے اصول کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اپنی بات کو قلمند کرتے ہیں معاشرے میں انتشار کی حالت (anarchy) کے علاوہ کسی بھی شکل کے تعامل اور ترسیل کے لئے لوگوں کو ایک متعینہ اصولوں کے تحت پیش رفت کرنی ہوتی ہے۔ اور وہ اصول زندگی کے ہر مرحلہ پر سکھائے جاتے ہیں جیسے ہم اپنے اسکول کے وقت کو یاد کریں تو ہمیں اسکولوں میں خطوط نگاری کے اصول سکھائے گئے تھے اس کے علاوہ رسمی خطوط کے مواد غیر رسمی خطوط کے مواد کو منظم کرنا ایک اصول کی حیثیت سے سکھایا گیا تھا۔ اگر دیکھا جائے تو تمام ریاضی اصول اکتساب کے تحت آتے ہیں۔

مسائل کے حل کی اکتساب (Problem Solving Learning)

گیگنے کے پرائڈ میں یہ سیکھنا سب سے اعلیٰ سطح پر آتا ہے اس طرح کے سیکھنے میں انسان کسی اصول کا استعمال کرتے ہوئے کسی مسئلہ کا حل تلاش کرتا ہے اور نئے حقائق سے روبرو ہوتا ہے۔ اس طرح کے سیکھے میں سے سیکھنے ہوئے اصولوں کا انتخاب اور ان کو ایک منفرد طریقہ سیٹ کی شکل دی جاتی ہے کہ ایک اعلیٰ سطح کی اصول قائم ہو جاتے ہیں جس سے متعلم پہلے نابلد تھا یا اس کو علم نہیں تھا۔ جیسے ریاضی میں اعلیٰ سطح کے طریقہ کار کو سیکھنا ہے مثال کے طور پر ریاضی کے ایک مسئلہ کی بات کرتے ہیں جب ہم دو اعداد ضرب کرتے ہیں تو اگر اعداد ایک جیسے ہیں تو اسے دوسری طرح سے بھی آسان کرنے کے لئے لکھ سکتے ہیں جیسے $axa = a^2$ یعنی a اگر یکساں عدد ہے تو اسکے اوپر کچھ نہیں لکھا ہو تو اسے ایک مانکر دونوں کی پاور (Power) کو جوڑ دیتے ہیں۔ اسی طرح جب عدد الگ الگ ہوں تو انکی Power جڑے گی نہیں بلکہ انہیں الگ سے لکھنا ہوگا جیسے $a \times b = a.b$ اسے علاوہ دو سے زیادہ اعداد الگ ہوں گے تب بھی یہی لکھنا ہوگا۔ $a \times b \times c = a.b.c$ اگر زیادہ اعداد ایک جیسے ہوں تو انکی Power کو بھی جمع کر لیا جائے گا۔ مثال کے طور پر $a \times b \times c \times a = a^2bc$ اب اسی اصول کی بنیاد پر تصور بن

جاتا ہے کہ اگر $(a + b)$ اور $(a + b)$ ہے تو اسے اس طرح لکھیں گے۔

$$(a + b)(a + b) = a^2 + ab + ba + b^2 = a^2 + 2ab + b^2$$

اب یہاں سے یہ فارمولا بن جائے گا اور جہاں بھی ضرورت ہوگی وہاں ہم $(a + b)^2$ یا $(a + b)(a + b)$ یا $a^2 + 2ab + b^2$ لکھ سکتے ہیں۔

اكتسابی ترتیب میں اصولی آموزش اور مسائل کے حل کی آموزش دراصل کچھ ایسی مہارتوں کا سیکھنا ہے جس میں پہلے ان مہارتوں پر عبور حاصل کرنا ہوتا ہے جو اسکی مہارتوں یا اعلیٰ مہارتوں کے لئے بنیاد یا اساس کا کام کرتی ہیں۔ ایک مہارت کے سیکھنے کے بعد وہ اگلی مہارت کے اساس کا کام کرتی ہے۔ جب اس کو سیکھ لیتے ہیں تو وہ اگلی سطح کے سیکھنے کے لئے اساس بن جاتی ہے اور اسی طرح متعلم سطح سطح سیکھنا جاتا ہے۔ گینگے کے مطابق اکتساب ایک ایسی تبدیلی ہے جس کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے اور اس ترتیب اہلیت کا نہ صرف مشاہدہ کیا جاسکتا ہے بلکہ اس کو تعین قدر و اندازہ قدر بھی ممکن ہے۔

5.3.1 دماغ رزہن پر مبنی اکتساب Brain Based Learning

برین پر مبنی اکتساب ”دماغ کس طرح سیکھتا ہے۔“ اس کلیہ پر مبنی ہے۔ جدید سائنسی تحقیق سے تدریسی طریقہ کار، اسباق کے ڈیزائن و اسکول اور نئے نئے پروگرامس تدریسی میدان کو مہیا کئے ہیں۔ جس کا نصب العین ’طلباء کے دماغ کے اکتساب کو جاننا ہے۔ اس نظریے میں بچوں کی ادراکی نشوونما کو اہم مقام حاصل ہے۔ ان میں موجود انفرادی اکتسابی تفاوت اس بات کی دلیل پیش کرتا ہے کہ عمر، نشوونما، سماجی، جذباتی و ادراکی پختگی اکتساب پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ”برین پر مبنی اکتساب“ نظریے کا اہم پہلو با معنی اکتساب ہے۔

برین بیسڈ لرننگ اس میں اس بات پر دھیان دیا جاتا ہے کہ اکتساب میں تناؤ، خطروں کا کیا کردار ہے۔ سب سے پہلے یہ بات کی ہمارا دماغ ایک عام پروسیسر کی طرح کام کرتا ہے اس نظریے میں دماغ کی کارکردگی دوران اکتساب کس طرح وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ اس کی تفہیم کی گئی ہے۔ کین و کین (1994) کے مطابق:

”دماغ بھی دیگر اعضاء کی طرح ایک عضو ہے۔ جس کا کام سیکھنا ہے۔ اس کے پاس سیکھنے کی بے پناہ / غیر محدود صلاحیتیں ہیں۔ اور اکتساب کے لئے دماغ کی کارکردگی بہت ضروری ہے۔“

اس نظریے کے ذریعے اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ دوران اکتساب ہمارا دماغ کس طرح سے کام کرتا ہے اور

با معنی اکتساب کس طرح وقوع ہوتا ہے۔ یہ نظریے سطحی اکتساب (Surface learning) اور با معنی (Meaningful)

Learning) اکتساب میں فرق بتلاتا ہے ساتھ ہی اس بات کی وضاحت پیش کرتا ہے زیادہ سے زیادہ اکتساب (Learning Maximum) کس طرح کی جائے۔ حفظ پذیری (Memorization) کے لئے یہ نظریہ انتہائی اہم ہے۔ ہر با معنی معلومات علمی کامیابی کے لئے اشد ضروری ہے۔

سابقہ علم معلومات و حالیہ علم کے درمیان ربط و تعلق با معنی اکتساب کے لئے بنیادی عنصر کی اہمیت رکھتے ہیں۔ BBL دماغ کے عمل کے اصول اور اسکے تحت تدریس کی تنظیم پر اتفاق رکھتی ہے یہ وہ تصور ہے جو ہمیں بتلاتا ہے کہ کس طرح عام تصور (common sense) انسان کے تجربات اور ادراک کی تحقیق کی آمیزش تدریس کے لیے قوانین و اصول (Principles) اور فائدہ مند آلات تشکیل کرتے ہیں۔ یہ کوئی خاکہ مہیا نہیں کرتے بلکہ یہ فیصلہ سازی کے وقت ہمارے دماغ کا خاکہ شکل کس طرح ہوتی ہے اس پر روشنی ڈالتے ہیں۔

"Brain based Learning is to learn with the brain in our mind." (Jensen, 2000)

”ذہن پر مبنی اکتساب یعنی ذہن کی مدد سے ذہن میں سیکھنا ہے۔“

دماغ پر مبنی اکتساب کیوں؟ Why Brain Based Learning

ہم پہلے ہی اس بات سے واقف ہو چکے ہیں۔ پھر اس میں نئی بات کیا ہے؟ ایسی سوچ والے لوگوں کے لئے جواب یہ ہے کہ ”ہر ایک اکتساب سیکھنے کا عمل دماغ پر مبنی ہوتا ہے پر اگر ہم صرف سیکھنا کہے تو وہ لوگ یہ نہیں سمجھ سکے گے کہ سیکھنا یعنی دماغ پر مبنی سیکھنا۔“ ہر انسان کے پاس دماغ ہے جو حیرت انگیز خوبیاں رکھتا ہے اور اس کے پاس لامحدود مواقع ہیں۔ لہذا جب ہم دماغ پر مبنی سیکھنے کی بات کرتے ہیں تب ہمارا منشا یہ ہوتا ہے کہ اکتساب کے دوران ہمارا دماغ کس طرح کام کرتا ہے وہ بھی اُسکی بہتر و اعلیٰ سطح پر کس طرح اکتساب ہوتا ہے اس کی سطح میں کس طرح اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ انہیں بتایا جاسکے۔“ پول 1997

اس طرح سے BBL دماغ کی ہدایات کے تحت اکتساب کے عمل کو انجام دیتا ہے۔

5.3.2 دماغ پر مبنی اکتساب کا مقصد: The Aim of Brain Based Instruction

BBL کے نظریے کی حامی ماہر نفسیات یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ تدریس کی تکنیکوں کی بنیاد Neuroscience ہے۔ جو کہ دماغ کے سیکھنے کے عمل کو موثر انداز میں طویل مدت رعرصے کے اکتساب میں تبدیل کرتا ہے BBL کا مقصد تدریس کو Memorizing (یاد دہانی کروانا) جو کہ ہر معنی اکتساب سے ہو کر گزرتا ہے۔ اس عمل کے لئے مندرجہ ذیل تین اہم عناصر

کی ضرورت ہے۔

(1) پرسکون آمادگی (Relaxed alertness)

(2) ہدایتی مستغرق (Orchestrated Immersion)

(3) فعال عملی کارکردگی Active Processing

(1) پرسکون آمادگی (Relaxed alertness):۔

اس مقام پر تفہیم کے لئے جو خصوصیات ضروری ہے وہ یہ ہے۔

(a) عام رجزل آرام General Relaxity

(b) غیر معمولی حوصلہ افزائی محرکہ فراہم کرنا۔ Innate Motivation

تفہیم کے لئے ایسے ماحول کی ضرورت ہوتی ہے جو محفوظ خطروں / Risk لینے کے مواقع فراہم کرے جو کتاب کو اعلیٰ سطح پر لے جائے۔ محفوظ رہنے کا احساس اس بات کو بتلاتا ہے کہ موزوں سطح پر خطرہ یا رسک کو اس نے قبول کیا ہے اس لئے وہ آرام (Relax) سے ہیں۔ معلم کا کام ہی کہ تدریس کی شروعات کھلے رجوڑی والے مباحثے Open or Pair discision سے کرے اور اسکے لئے کافی وقفہ استعمال کرے۔

(2) ہدایتی مستغرق (Orchestrated Immersion):۔

ہدایتی مستغرق سے مراد تدریس کے دوران ایسا ماحول تیار کرنا کہ طالب علم پوری طرح اکتسابی تجربات میں مستغرق ہو جائے

(3) فعال عملی کارکردگی (Active Processing):۔

طالب علم کے ذہن کو متحرک کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ معلم خود طالب علم کے ساتھ با مقصد انداز میں کام کرے کیونکہ طلباء کو معلومات کے ساتھ جڑنا اور Knowledge کو فطری انداز میں جوڑنا ہے یہ جوڑنا بمعنی انداز میں اُن کے کردار اور تصورات میں ظاہر ہونا چاہئے۔

5.4.1 تعمیریاتی نظریات Constructivist Theories

روایتی طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ بچے کا دماغ ایک خالی ڈبہ ہے۔ اس ڈبے میں استاد معلومات بھرتا ہے یا پھر بچے رٹ لگا کر معلومات کو اپنے طور پر اپنے دماغ کی تجوری میں بھر لیتا ہے۔ امتحان میں پرچہ سوالات ایک چیک کام کرتا ہے اور دماغ

کابینک، حسب فرمائش معلومات لوٹا دیتا ہے۔ اس طرح آخر کار دماغ کی تجوری یا بینک خالی کا خالی رہ جاتا ہے۔ تحقیق کے مطابق اس طریقے سے بچہ کچھ نہیں سیکھتا۔ کیونکہ سیکھنے کے عمل کی پہلی سیڑھی معلومات کو سمجھنا ہے۔

سیکھنے کے تعمیراتی عمل کی ابتداء:-

بیسویں صدی کے وسط میں یورپ میں روایتی طور پر اجتماعیت اور اس کی قربان گاہ پر افراد کی قربانیوں کی گنجائش ختم ہو گئی سرمایہ دارانہ نظام کی کامیابی صارفانہ مزاج پر تھی اور صارفانہ مزاج کی روح انفرادیت پسندی پر تھی۔ یہ وہ دور تھا جب بڑوں سے بچوں کو جاننے کے بارے میں اپنے نظریات کو تبدیل کرنے کی کوشش شروع کی۔ انہوں نے بچے کی دنیا، اس کی انوکھی حیثیت کو دریافت کرنے کے لئے تحقیقات شروع کیں۔ اس طرح وسیع تر معنوں میں انفرادی تربیت اور اجتماعی شعور سازی سے متعلق تبدیلیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اسی دور میں سیکھنے کے عمل کو تعمیر (Construct) کرنے کا تصور پیش کیا گیا۔ اس نظریے میں یہ بات سمجھائی گئی کہ سیکھنے والا بچہ سیکھنے کے عمل کو اپنے طور پر تعمیر کرتا ہے یہ عمل پہلے سے سیکھی گئی معلومات پر تعمیر کیا جاتا ہے۔ جین پیا جے (1898-1980) نے سب سے پہلے یہ بات سمجھائی کہ بڑوں کی طرح بچوں کی بھی اپنی سمجھ بوجھ کی ایک منفرد دنیا ہوتی ہے۔

سیکھنے کے تعمیراتی عمل کے بنیادی اصول:-

- ۱۔ آپ جو نئی بات سیکھتے ہیں ان کی بنیاد ان باتوں پر ہوتی ہے جو آپ پہلے سے جانتے ہیں۔
- ۲۔ جب آپ نئی باتیں سیکھ لیتے ہیں تو پرانی باتیں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ یعنی یہ کہ پرانی باتوں کے خاتمے یا ان میں ترمیم ہونا۔ اس بات کی شہادت ہمیکہ سیکھنے کا تعمیراتی عمل رو پذیر ہوا ہے۔
- ۳۔ سیکھنے کے عمل کی شروعات سوال کرنے سے ہوتی ہے۔ جب کوئی بھی موجود صورت حال آپ کے فکری تناظر میں ارتعاش پیدا کرے گی تو اس کی علامت سوال کی صورت میں ظاہر ہوگی۔ ایسی صورت حال جامد نہیں ہو سکتی بلکہ اس کے ارد گرد تعلق داری کا ایک جال ہوتا ہے اس تعلق داری کے باعث یہ صورت حال متحرک ہوتی ہے۔ جامہ معلومات پر سیکھنے کا تعمیراتی عمل شروع نہیں ہو سکتا۔

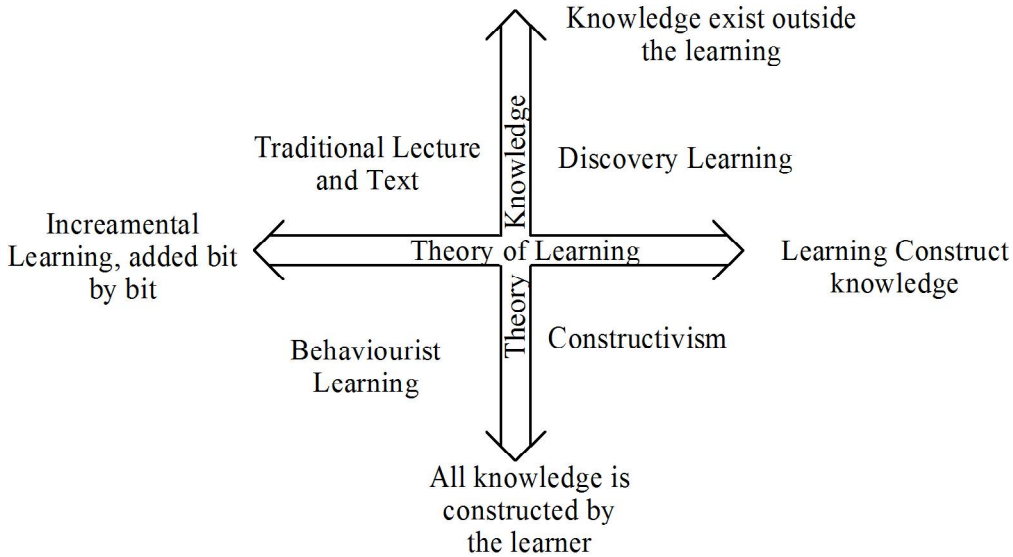
(۴) سیکھنے کا تعمیراتی عمل چونکہ زندہ اور متحرک رشتوں پر ہو سکتا ہے اس لئے اس میں تبدیلی کی گنجائش ہوتی ہے۔ تبدیلی ہوگی تو پرانے نظریات تبدیل ہوں گے۔ نئے نظریات پیدا ہوں گے تو نیا شعور پیدا ہوگا اور اس طرح ایک مسلسل کبھی نہ رکنے والا عمل چلتا رہے گا۔

سیکھنے کا تعمیراتی عمل اہم کیوں ہے؟

سیکھنے کے روایتی طریقوں سے دراصل سیکھنے کا عمل رو پذیر ہی نہیں ہوتا۔ سیکھنے کے ان طریقوں سے صرف معلومات کی منتقلی ہوتی ہے چونکہ پہلے سے موجود سمجھ میں نئی معلومات کے اضافے سے کسی قسم کا ارتعاش سرے سے پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے صورت حال ٹنجر رہتی ہے۔ اگر ارتعاش نہیں ہوگا تو سوالات بھی پیدا نہیں ہوں گی۔ سوالات نہیں ہوگے تو اس مطلب یہ ہے کہ سیکھنے کا عمل رو پذیر نہیں ہو رہا۔ مثال کے طور پر آپ نے کولسٹروں کے ٹیسٹ کروائے۔ لیبارٹری نے کولسٹروں سے متعلق مختلف معاملات سے متعلق رپورٹ دے دی۔ یہ چند ہندسے ہیں۔ آپ کو ان ہندسوں کی ترسیل ہوگئی۔ مگر ان ہندسوں میں معانی اس وقت پیدا ہوں گے جب ڈاکٹر ان کا تقابل کر کے آپ کے خون میں کولسٹروں کی کمی یا زیادتی کا فیصلہ کرے گا۔

سیکھنے کے تعمیراتی عمل کا بنیادی نقطہ نظر کیا ہے؟

سیکھنے کے تعمیراتی عمل میں بنیادی نقطہ نظر یہ ہوتا ہے کہ کوئی عمل رو پذیر ہو۔ نہ کہ یہ عمل کے ذریعے پیدا ہونے والے اصول یا نتیجے پر توجہ دی جائے اگر آپ کرکٹ کے رسیا ہیں۔ تو آپ کو صرف کھیل کے نتیجے میں دلچسپی نہ ہوگی۔ کھیل کا مزا اس کے رو پذیر ہونے والے عمل میں ہے۔ اس عمل کا تجربہ کرتے ہوئے آپ خوش ہوں گے تو کبھی افسردہ ہو جائیں گے۔ کبھی آپ اس قدر مایوس ہو جائیں گے شاید میچ دیکھنا ہی چھوڑ دیں۔ سپینس اور لطف کے اس زہرہ دم میں سے گزرتے ہوئے آپ میچ کے اختتام تک پہنچیں گے۔ ضروری نہیں کہ میچ میں آپ کی پسندیدہ ٹیم جیت جائے۔ اصل لطف میچ کے عمل کو دیکھنے میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر آپ کسی وجہ سے براہ راست میچ نہ دیکھ سکیں تو اسکے ریکارڈنگ کے منتظر رہوں گے۔



5.4.2 بروزکا دریافتی اکتساب کا نظریہ:-

- Bruner's Discovery Learning

درس و تدریس کا پیشہ وہ پیشہ ہے جو نہ صرف طلبہ کے مستقبل کو سنوارتا ہے بلکہ اس ملک کا مستقبل بھی تاننا کرتا ہے۔ چنانچہ طلباء کی شخصیت سازی ذمہ داری اساتذہ کے کندھوں پر ہے۔ عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ اساتذہ اکثر دوسروں کے ذریعے فراہم کردہ معلومات طلبہ تک پہنچانے میں وقت صرف کرتے ہیں۔ لیکن حقائق کا مجموعہ، اصول اور تصورات طلبہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ وقت کا تقاضہ ہے کہ طلباء نہ صرف حقیقی معلومات پر مہارت حاصل کریں بلکہ ان معلومات کا صحیح استعمال بھی سیکھیں۔ انکشافی دریافتی اکتساب کے نظریے میں اکتساب کو معنی خیز کی شکل میں پیش کرتا ہے۔ دو مشہور ماہر نفسیات جیرم ایس بروز اور ڈیوڈ پی۔ آسویل نے تعمیراتی اکتسابی عمل کو بنیاد بنا کر دریافتی اکتساب کے نظریے کو پیش کیا۔ بروز (1915 میں نیویارک) میں پیدا ہوئے۔ وہ ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر تھے۔ یہ روسی تعلیمی مفکر اور ماہر نفسیات پیاجے (Piaget) کی تحریروں سے کافی مرعوب تھے پیاجے کی ادراکی نشوونما کے نظریے نے ہی بروز کے خیالات کو ساخت بخشی تھی۔ یعنی بروز کا نظریہ ادراکیت پر مبنی ہے۔ ان کے مطابق سیکھنے والے کا فہم اُس وقت تعمیر پاتا ہے جب ذاتی تجربات خارجی محرک کے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہیں۔ یہاں انکشاف پر زور دیا گیا ہے۔ 1966ء میں بروز نے اپنے کچھ مقالات میں وقوفی اور تدریسی نظریہ سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور ساتھ ہی اُسکی وضاحت بھی پیش کی۔ بروز کا نظریہ تدریس کی طرز رسائی پر مبنی ہے۔ ان کے مطابق تعلیم دریافت کا ایک عمل ہے۔ بروز علم اور مہارت حاصل کرنے کے اصولوں کو بیان کرتے ہیں۔ اور حصولیابی کی پیمائش اور تعین قدر کے طریقے بھی بتاتے ہیں۔ بروز کا تدریسی نظریہ حاصل کئے گئے مقاصد اور معیاری کی بھی وضاحت کرتا ہے۔ بروز کے نظریے پر تعمیراتی عمل (Constructivism) اور انکشافی اکتساب کا اثر ہے۔

بروز کے دریافتی نظریہ کے مطابق اکتساب اور نشوونما ایک دوسرے سے متعلق اور ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب "Towards Theory of Instruction" میں اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ تدریس ایک ایسا عمل ہے جس میں معلم اور متعلم دونوں ملکر آگے بڑھتے ہیں۔

بروز کے مطابق تعلیم سے مراد کسی مواد مضمون کو ایک ذہن سے دوسرے ذہن میں منتقل کرنا نہیں ہے۔ ان کے مطابق جب بچہ اسکول آتا ہے تو وہ اساسی علم اپنے ساتھ لاتا ہے۔ معلم کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس کے سابقہ معلومات یعنی اس کے اساسی علم کو بروئے کار لا کر ان کی بنیاد پر نئے علم کی تعمیر کرے۔

برونز کا انکشافی اکتساب کا نظریہ:-

برونز کے مطابق آموزش کا عمل انفعالی (Passive) نہیں ہے بلکہ یہ انکشاف دریافت (Discovery) کا عمل ہے۔ جو متعلم (طالب علم) کی سابقہ معلومات اور صلاحیت سے متاثر ہوتا ہے چنانچہ معلم کو چاہئے کہ وہ طلبہ کے سامنے ایسے مسائل پیش کریں جو طلبہ کو مضمون کی ساخت (ہیت) کو دریافت یا منکشف کرنے کے لئے متحرک کریں۔ یہاں ساخت سے مراد مضمون یا موادِ تعلیم کے بنیادی خیالات، تعلقات اور نقشوش (نمونے) ہے۔ مخصوص حقائق اور تفصیلات بنیادی ساخت کا حصہ ہوتے ہیں۔ برونز کے مطابق جماعت میں اکتساب کا عمل استقرائی طریقے سے طے پانا چاہئے یعنی معلم مخصوص مثالیں پیش کریں اور طلبہ سے تعلیم (Generalisation) کروائے۔

برونز Piaget کی طرح ادراکی نشوونما پر یقین رکھتا تھا۔ اس بنا پر انہوں نے مندرجہ ذیل مراحل کو پیش کیا۔ اسے

نمائندگی کے طریقے یا ذرائع (Modes of Representation) بھی کہتے ہیں۔

(۱) حرکاتی مرحلہ (Enactive Stage) پیدائش سے اس سال تک:-

بہر طفل دنیا کے متعلق حرکت (عمل) کے معنوں میں سوچتا ہے۔ برونز نے اسے پیشکش کا حرکاتی طریقہ قرار دیا

ہے۔ مثال کے طور پر ہرنچے کھلونے کو دیکھ کر رینگتا ہے، تچچے کو چوستا ہے، گیند کو گھماتا ہے، ڈرم بجاتا ہے غرض اس کا عمل

حرکاتی ہوتا ہے اس میں ہر ایک مخصوص حرکت پیاجے کے ادراکی نشوونما کی حسی و حرکی مرحلہ (Sensori Motor

Stage) سے مماثلت رکھتی ہے۔ یہ مرحلہ اُسکے سیکھنے کا اول مرحلہ ہوتا ہے۔ اس مرحلے کو ٹھوس مرحلہ (Concrete

Stage) بھی کہتے ہیں۔ اس مرحلے میں اکتساب کی شروعات حرکت، احساس، جذبات اور Manipulation سے

شروع ہوتا ہے۔ یہاں اس سے مراد الجبرا کی سلیٹ (Tiles) کا غنڈ، سکے وغیرہ سے ہے۔

(۲) شبیبہ کا مرحلہ 1-6 (Iconic Stage)

خیالات کا نظام بصری اور حسی تنظیم و تربیت پر مبنی ہوتا ہے بچے دور طفولیت میں شبیبہ کے سہارے تصورات اور

خیالات کو پیش کرتے ہیں۔ اسے پیشکش کا شبیبہاتی طریقہ کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر چھوٹا بچہ کسی پرندے یا گھر کا تصور

بناتا ہے۔ یعنی بچہ ”آسان“ Concrete بصری شبیہات کا استعمال کرتا ہے۔ اسے بعض وقت تصویراتی مرحلہ (Pictorial

Stage) بھی کہتے ہیں۔ یہ دوسرا مرحلہ ہوتا ہے جہاں پہلے مرحلے کے تصور کو ٹھوس شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں کا غنڈ پر

شکلوں رتصا ویر وغیرہ کو پیش کیا جاتا ہے یا کبھی Shapes, Diagrams یا گراف کو پیش کیا جاتا ہے۔

(۳) علامتی مرحلہ (Symbolic Stage) 7 سال کے آگے:-

یہ سب سے ترقی یافتہ مرحلہ ہے یہ ماحول میں موجود قابل ادراک چیزوں سے پرے (آگے) جانے کے مواقع فراہم کرتا ہے بچے اس مرحلے میں مجرد (مبہم یا Abstract) شبیہات کی تشکیل کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے تجربات کو زبان کے سہارے معنی دیتے ہیں۔ یا یوں کہئے کہ ترجمہ کرتے ہیں۔ اور زبان کو بطور غور و فکر کے آلہ کے طور سے استعمال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر بچہ گھر، باغ، پرندے اور جانوروں کی تصویر بناتا ہے۔ سن بلوغت کے دوران نوبالغان اپنے خیالات کو زبانی، ضابطے اور علامات کی شکل میں پیش کرتے ہیں۔ اس پیشکش کو ”علامتی طریقہ“ کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک بچہ چڑیا گھر میں اصلی ہاتھی کو دیکھتا ہے۔ تو اس کا زبانی ذکر کرتا ہے۔ وہ الفاظ پر قابو پانا سیکھ جاتا ہے اور واقعات کا ذکر غور و فکر اور سوجھ بوجھ کی بنیاد پر کرتا ہے۔ برونز نے اکتساب کی منتقلی پر خاص زور دیا ہے۔

اس مرحلے میں دوسرے مرحلے سے عکس کو لیا جاتا ہے اور انہیں لفظوں اور علامتوں سے ظاہر کرتا ہے۔ یہ علامتیں اور الفاظ مل کر ان کے ذہن میں تصور کی تشکیل کرتے ہیں۔ جو کہ علامتوں اور الفاظوں کی تنظیم سے عمل میں آتا ہے۔ علامتیں اور الفاظ Abstract ہوتے ہیں۔ معلومات سے ان کا سیدھا تعلق نہیں ہوتا۔ یہاں عدد جیسے 1, 2, 3 وغیرہ جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ان میں کتنے ہیں۔ دیگر مثالیں جیسے متغیرات x, y اور z یا ریاضیاتی اصطلاحات $+$, $-$, \times , \div وغیرہ لفظوں میں جمع، تفریق، لامحدود وغیرہ ہے۔

انکشافی اکتساب کیا ہے؟ (What is Discovery Learning)

برونز نے انکشافی اکتساب کی زبردست حمایت کی ہے۔ جس میں اساتذہ کو فروغ دینے والے کا کردار بخوبی نبھاتے ہیں۔ معلم طلبہ کے لئے جماعت میں ایسا ماحول پیدا کرتا ہے کہ طلبہ فعالی شرکت کے ذریعے سیکھتے ہیں۔ طلبہ کے سامنے پیچیدہ اور دلچسپ مسائل پیش کیئے جاتے ہیں اور ساتھ ہی کشمکش میں مبتلا کرنے والے سوالات پوچھے جاتے ہیں طلبہ کو مناسب حل بتانے کی بجائے معلم مختلف تدریسی لوازمات کے ذریعے طلبہ کو مشاہدہ، مفروضات کی تشکیل، تجزیہ اور حل کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ ”یہ ادراکی سوچ“ یا تجزیاتی سوچ ”یا غور و فکر“ کا عمل کہلاتا ہے۔ آخر میں طلبہ کو بازرسی مہیا کرتا ہے۔ مثال کے طور پر معلم طلبہ کو جغرافیہ جیسے مضمون میں حقائق کا مجموعہ سمجھانے کی بجائے پانچویں جماعت کے لئے طلبہ کو ایک خالی نقشہ کا خاکہ مہیا کرتا ہے۔ جس میں دریاؤں، جھیلوں، پہاڑوں، سطح مرتفع اور وادیوں کی نشاندہی کی گئی ہوتی ہے۔ بچے ان کا مشاہدہ کرتے ہیں اور خالی نقشہ پر ان کی جگہ کا تعین کرتے ہیں۔ اس طرح مشاہدہ اور تجزیے کی بنیاد پر بچے سیکھتے ہیں۔

5.4.3 بروزر کے تدریسی نظریہ کی خوبیاں:-

(۱) علم کی ساخت:-

تدریسی نظریے میں یہ بات بالکل واضح ہونی چاہئے کہ علم یا موادِ مضمون اس طرح سے تشکیل دیا جائے کہ اس کا سیکھنا آسان ہو جائے۔ موادِ مضمون میں ایک علم دوسرے علم سے جڑا ہونا چاہئے اُس کا ربط قائم رکھنا چاہئے یعنی طلباء کے سابقہ معلومات اور نئی معلومات میں آپسی طور پر مربوط ہو۔

(۲) سیکھنے کی آمادگی:-

بروزر کے مطابق کوئی بھی نیا علم / معلومات / موادِ مضمون کا اکتساب کسی بھی بچے کو فراہم کیا جاسکتا ہے یعنی وہ اس کہاوت کے خلاف ہے۔ "It is not Everybody's Cup of Tea." شرط صرف اتنی ہے کہ اکتسابی عمل سے پہلے بچے کو اکتساب کے لئے آمادہ کیا جائے۔ ان کے مطابق کوئی علم مضمون نشوونما کے کسی بھی سطح پر کسی بھی بچے کو پڑھایا اور سمجھایا جاسکتا ہے۔

(۳) بصیرت اور تجزیاتی سوچ:-

بصیرت ایک ادراکی صلاحیت جو کہ انسانی وجدان کا ایک جُذ ہے ماہرینِ تعلیم انسانی وجدان کا استعمال کر کے اہم تدریسی کام انجام دے سکتے ہیں۔ بصیرت علم کی وہ اعلیٰ سطح ہے جس میں انسان بغیر تجزیہ و ترکیب کے ایک ہم، موثر اور معنی خیز نتائج پر پہنچ سکتا ہے۔ اور اکثر یہ سچائی کے قریب بھی ہوتا ہے۔ بروزر کے مطابق میں تجزیاتی فکر پیدا کرنا تدریس کا اہم مقصد ہونا چاہئے۔ اور تعلیم کا مقصد موجودہ علم کی ہو بہو تقلید کرنا نہیں بلکہ اس کا تجزیہ کرنا بھی ہے۔ جب تک طالب علم میں تجزیاتی فکر کی نشوونما نہیں ہوتی تب تک اس کی معلومات کو علم سوٹی پر نہیں پرکھا جاسکتا۔

(۴) تقویت اور اکتساب:-

بروزر، پیاجے کی طرح وقوفی نشوونما کے قائل تھے۔ ان کے مطابق نشوونما کے تین مراحل ہیں۔ پہلے بچہ غیر لفظی سرگرمیوں کے ذریعے سیکھتا ہے بعد میں ادراک کے ذریعے اور پھر اپنے تجربات کو لفظوں میں تبدیل کرنے کی صلاحیت حاصل کرتا ہے بروزر کے مطابق کسی بھی علم کو سیکھنے کے لئے یا کسی بھی چیز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے اس کے تعلق سے طلباء میں دلچسپی ہونا ضروری اور اہم ہے۔

(۵) مناسب کمک مہیا کرنا:-

مناسب کمک مہیا کرتے وقت زیادہ توجہ یا زور باطنی کمک (باطنی تسکین) اور ذاتی اعزاز پر دینا چاہئے خارجی کمک جو انعام اور سزا کی شکل میں بچوں کی ذاتی اکتساب کی کوشش اور آزادانہ مسائل کے حل پر برا اثر ڈالتی ہے۔

5.4.4 انکشافی اکتساب کے فوائد:-

- ☆ کس طرح سیکھا جائے اس سلسلے میں مدد مہیا کرتی ہے۔
- ☆ نئے مسئلے کے حل کے لئے راہ ہموار کرتی ہے۔
- ☆ طلبہ میں احساس جوش اور ذاتی تحریک پیدا کرتی ہے۔
- ☆ طلبہ کی ذاتی صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہے۔
- ☆ طلبہ کے خود تصوریت (Self concept) کو قوی بناتی ہے۔
- ☆ طلبہ اکتساب کے ضمن میں اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہیں۔
- ☆ حافظہ کو قوی بناتی ہے اس کا استعمال نئے اکتسابی ماحول میں کرنے میں مدد کرتی ہے۔
- ☆ طلبہ کی وجدانی، منطقی سوچ اور مفروضات کو تشکیل دینے اور جانچنے میں کارآمد ثابت ہوتی ہے۔
- ☆ طلبہ میں ذاتی تسکین کا احساس جگاتی ہے۔
- ☆ طلبہ میں دلی سکون و اطمینان پیدا کرتا ہے اور احساس ذمہ داری بھی پیدا کرتا ہے۔
- ☆ یہ طلبہ کے تجزیاتی غور و فکر کو جلا بخشتی ہے۔
- ☆ یہ نظریہ طلبہ کو دریافت، تحقیق و انکشاف کی طرف مائل کرتا ہے۔
- ☆ طلبہ کی سابقہ معلومات کی تفہیم تعمیر کرتا ہے۔
- ☆ تا عمر مہارتوں کی نشوونما کو ممکن بناتا ہے۔
- ☆ طلبہ کو فوری داد رسی مہیا کرتی ہے۔

انکشافی اکتساب کی خامیاں:-

- ۱۔ انکشافی اکتساب کو بڑی جماعت رگروہ پر نہیں استعمال کیا جاسکتا۔
- ۲۔ تدریسی مہارتوں میں ناقص اور سست رفتار معلمین اسے اپنے تدریس میں استعمال نہیں کر سکتے۔
- ۳۔ طلبہ اور اُستاد میں پریشانی، بے ترتیبی اور اضطراب کو پیدا کرتا ہے۔
- ۴۔ تدریس میں لوازمات و توضیحی آلات وافر مقدار میں درکار ہوتے ہیں۔
- ۵۔ انفرادی تفاوت کے بناء پر پوری جماعت اس کا فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔

۶۔ تعلیمی کیلنڈر کا بہت بڑا حصہ اس طریقے کو درکار ہوتا ہے۔

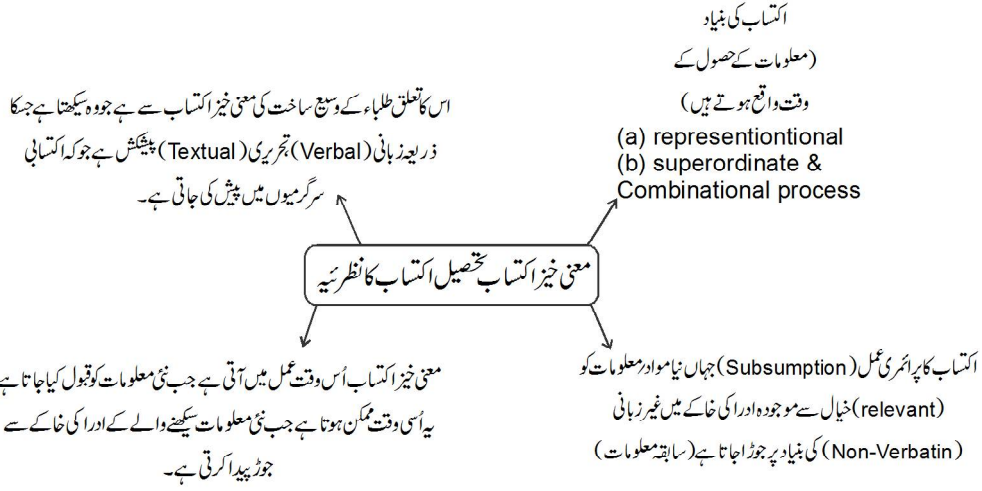
۷۔ نہایت وقت طلب ہے اسلئے کثرت سے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

۸۔ معلم کو جملہ معلومات و تدریسی مہارتوں سے ایس ہونے کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ ہر دریافت صحیح نہیں ہوتی اُسے جانچنا ضروری ہوتا ہے۔

5.4.5 آسووبیل کا حصول اکتساب کا نظریہ:- Ausubel's Reception Learning

ڈیوڈ آسووبیل کی پیدائش 1918 میں ہوئی تھی۔ اُنکی تعلیم یونیورسٹی آف Pennsylvania میں ہوئی۔ انہوں نے وہاں پری میڈیکل کورس کو مکمل کیا اور نفسیات میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ 1973 میں انہوں نے تعلیمی زندگی سے ریٹائرڈ منیٹ لیا۔ لیکن اُسکے بعد انہوں نے اپنا پورا وقت Psychiatry پر یکٹیس کے نام کر دیا۔ نفسیات میں ان کی اہم دلچسپی کے شعبے، جنرل سائیکو، پیتھولوجی، انا کی نشوونما (Ego Development)، منشیات کی عادت، Durg addichion اور فارنسک سائیکالوجی (Psychiatry) ہیں۔

آسووبیل کے کلیے کا مرکزی خیال یہی ہے کہ انہوں نے زبانی اکتساب (Verbal Learning) پر بہت زور دیا ہے۔ انہوں نے بامعنی اکتساب کا نظریہ پیش کیا۔ بروزر کی طرح آسووبیل نے بھی اس بات کی حمایت کی کہ بامعنی اکتساب کے لئے نئی معلومات کو سابقہ معلومات سے جوڑنا چاہئے۔ حصولِ تعلیمِ علمِ معلومات (Reception Learning) تدریسی واقعات کی وہ ترتیب یا ترکیب ہے۔ جو بنیادی طور پر معلم کی مہارت و قابلیت پر انحصار کرتی ہے۔ یا پھر ان تدریسی وسائل یا لوازمات پر ہوتی ہے جو معلم کو ہدایت دینے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کی بناء پر ۵۰۰ متعلم کی توجہ تدریس و مواد مضمون کی طرف مبذول کروائی جاتی ہے۔ ساتھ ہی مخصوص تعلقات کی تشکیل کا عمل بھی وقوع پذیر ہوتا ہے۔ مثلاً واقعات یا کسی اشیاء میں تعلقات کی تشکیل کرنا جو معلومات طلباء کو دینی ہوتی ہے اس کا انتخاب کیا جاتا ہے یا ہر تدریسی عمل کے دوران متعلم کو جوابات بتائے جاتے ہیں۔ حصولِ تعلیم میں استقرائی طریقے کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور دریافتی طریقے میں استخراجی طریقہ شامل ہوتا ہے۔ ان دونوں طریقوں کے ذریعے معلومات حاصل کی جاتی ہے دونوں ہی علم و تفہیم کے میدان کو جلاء بخشتے ہیں۔



معنی خیز اکتساب علم

5.4.6 با معنی اکتساب کا عمل: The Process of Meaningful Learning

اسویٹیل کے مطابق معنی خیز اکتساب / تحصیل اکتساب اُسی وقت ممکن ہے۔ جب مندرجہ ذیل 4 عملوں سے گزرے۔

۱۔ اخذ کردہ / استخراجی تعلیم (Derivative Subsumption)

۲۔ ہم نسبت / ہم صاف / باہمی تعلق والی تعلیم (Correlative Subsumption)

۳۔ بلند منصب / فونمنصبی اکتساب (Superordinate Learning)

۴۔ مجموعاتی / جماعتی اکتساب Combinatorial Learning

(۱) اخذ کردہ / استخراجی تعلیم:-

یہ اُس حالت (Situation) کو ظاہر کرتی ہے۔ جس میں طالب علم نئی معلومات کو حاصل کرتا ہے۔ لیکن یہ

معلومات ان تصورات کے ساتھ جڑی ہوتی ہیں جو آپ پہلے سے جانتے ہیں۔

مثال: مرحلہ (۱) صنویا کا سابقہ علم / معلومات:-

فرض کیجئے کہ صنویا نے ”پیڑ“ کے بنیادی تصور کو حاصل کر لیا ہے وہ جانتی ہے کہ پیڑ ہرے پتے، شاخیں اور پھر پر

مشتمل ہوتا ہے۔

صنویا اب ایک ایسے پیڑ کے بارے میں جانتی ہے جسے اُس نے کبھی پہلے نہیں دیکھا تھا۔ مثال کے طور پر جامن کا

پیڑ۔ سابقہ درخت کا تصور اُسکے ذہن میں موجود تھا۔ نیا درخت پرانے تصور میں کوئی تبدیلی کئے بغیر نئی معلومات کو ادراک کی

خاکے میں جمع کرتا ہے۔ اس عمل کو اخذ کردہ/ استخراجی تعلیم کہتے ہیں۔

(۲) ہم تعلق تعلیم: Correlative Subsumption

یہ اخذ کردہ تعلیم سے زیادہ اعلیٰ ہوتی ہیں کیونکہ یہ تصور کو اعلیٰ معیار تک پہنچاتا ہے۔

مثال: مرحلہ (۲) صنویا کا سابقہ اب ایسے درخت سے پڑتا ہے جسکے پتے لال رنگ کے ہوتے ہیں نہ کہ ہرے رنگ کے۔ یہاں صنویا نئی معلومات کو اپنے ذہن میں سماتی/ جذب (Accomodate) کرتی ہے کہ ہرے رنگ کے ساتھ لال رنگ کے پتے بھی ہوتے ہیں یہاں معلومات میں یا تو وہ تبدیلی کرتی ہے یا پھر معلومات کی وسعت دیتی ہے جسکی بناء پر درخت کے تصور میں لال رنگ کے پتے ہو سکتے ہیں یہ شامل ہوتا ہے۔

(۳) بلند منصب/ فوق منصبی اکتساب: Superordinate Learning

یہاں آپ تصور کے بہت سی مثالوں سے واقف ہوتے ہیں۔ لیکن اصل تصور سے واقف نہیں ہوتے۔ یہ اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک انہیں یہ پڑھایا نہ جائے۔

مثال: مرحلہ (۳) صنویا جو کہ Maple (شکر کا درخت)، Oak (شاہ بلوط) اور Apple (سیب) کے درخت سے واقف ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتی کہ یہ تمام درخت ہر تسائی (Deciduous) جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔

(۴) مجموعاتی/ جماعتی اکتساب: Combinatorial Learning

یہ وہ عمل ہے جس میں نئے خیال (Idea) کو دیگر خیال سے اخذ کیا جاتا ہے جو کہ سابقہ معلومات سے حاصل شدہ ہوتا ہے (مختلف ہوتا ہے لیکن ایک ہی شاخ کا ہوتا ہے) طلباء نیا اکتساب برائے مطابقت (Anology) کرتے ہیں۔
مثال: مرحلہ (۴) صنویا درخت کے حصوں کے تعلق سے معلومات میں تبدیلی لاتی ہے یہاں وہ سابقہ معلومات برائے Papyrus کے درخت سے کس طرح کا غذا حاصل کیا جاتا ہے اُس سے جوڑتی ہے۔

Ausubel کے نظریے کا تدریس میں استعمال:-

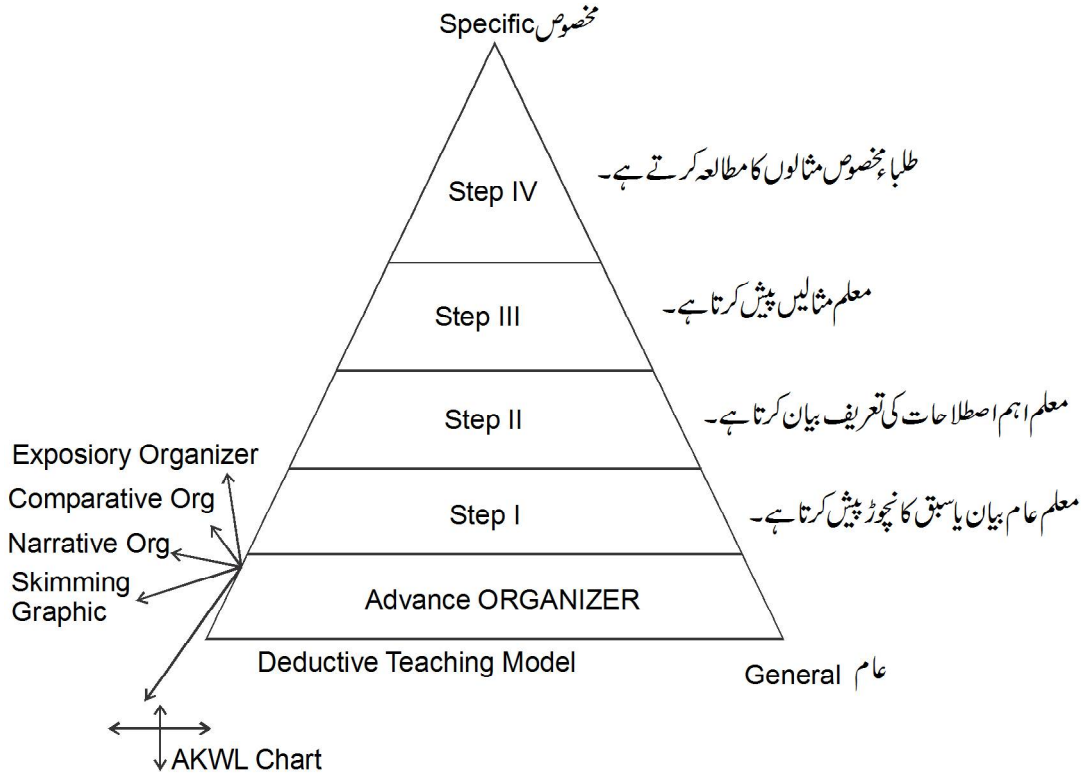
اسوبیل کے مطابق تدریس کا اہم فریضہ سیکھنے والے کو متحرک کرنا ہے یہاں سیکھنے والے کو جدوجہد رکوشش کرنے کی ترغیب ملتی ہے مندرجہ ذیل ماڈل اسوبیل کی تحقیق کا نتیجہ ہے۔

:-Advance Organizer Model

آسوبیل کے مطابق افراد نئی معلومات کو کوڈنگ (علامتی) نظام میں تبدیل کر کے سیکھتا ہے۔ اسی لئے آسوبیل

نے زور دیا ہے کہ تعلیم کا عمل استقرائی طریقے سے ہی انجام پانا چاہئے یعنی پہلے عام تصورات سمجھائے جائیں اور پھر مخصوص خیالات کی وضاحت کی جائے بمعنی اکتساب کا طریقہ ہمیشہ ”عام سے خاص کی طرف“ لے جاتا ہے۔

آسویبل کے مطابق زیادہ تر مضامین میں معلومات حاصل کرنے کا طریقہ راست طور پر اطلاعات و علم کا حصول ہوتا ہے ناکہ انکشافی طریقے۔ جبکہ انکشافی طریقے سے تدریس کے دوران خیالات اور اصولوں کو منظم طریقے اور بمعنی ذرائع کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے کہ علم کو مہارت میں تبدیل کیا جاسکے۔ صرف درسی طریقے یا نصابی مواد موثر علم کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ موجودہ معلومات پر بھی زور دینا چاہئے کسی بھی مواد کی زبانی یاد دہانی (رٹنا) مفید یا موثر حکمت عملی نہیں ہو سکتی ہے۔ مندرجہ ذیل شکل ماڈل کی وضاحت پیش کرتی ہے۔



موثر تدریس کے لئے معلم کو مواد مضمون کو منظم اور مرتب کر کے طلباء کے سامنے پیش کرنا ہوتا ہے۔ منظم اور مرتب کرنے کے دوران معلم کو بیذہن میں رکھنا ہوتا ہے وہ طلباء کے لئے بمعنی ہونا ضروری ہے۔

What is expository Teaching

5.4.7 تشریحی تدریس کیا ہے؟

تشریحی تدریس سے مراد متعلم کو کم و بیش مکمل شکل میں سکھایا جانے والا مواد پیش کرنا ہے۔ مثال کے طور پر کمپیوٹر

معاون ہدایتیں یا تدریس میں مواد کو ترتیب وار پیش کیا جاتا ہے جو متعلم کی موجودہ معلومات کے نظام سے جڑ جاتا ہے۔ یہ نظریہ موجودہ معلومات کو نئے خیالات سے جوڑتا ہے جب متعلم کسی مواد کو بنانے کے باہمی تعلقات کو جانے سمجھتا ہے تو اسے غیر معنی خیز اکتساب یا رٹنا کہتے ہیں۔

تشریحی تدریس میں ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ آسویبل اس کو تعمیریت طرز رسائی کے تحت مانتے ہیں حالانکہ یہ پوری طرح مدرس کے ذریعے متعین اور منظم ہوتی ہے مگر ان کے مطابق اس میں طلباء غیر فعل نہیں رہتے ہیں اور نہ ہی صرف اطلاعات کا انجذاب کرتے ہیں بلکہ فعال طریقے سے سیکھتے ہیں۔ یعنی تشریحی تدریس کا نتیجہ حصول اکتساب (Reception Learning) ہے۔ اس میں طلباء اطلاعات و علم کو مدرس کے ذریعے حاصل کرتے ہیں نہ کہ انکشافی طریقے کا استعمال کرتے ہوئے خود ہی علم کا حصول کرتے ہیں۔

آسویبل کے مطابق اکتساب کو با معنی بنانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ مدرس یہ واضح کرے کہ کس طرح نئے علم کو پرانے علم کے ساتھ انضمام کیا جائے۔ اس کے علاوہ اطلاعات و علم کے اجزاء کے درمیان باہمی تعلق قائم کیا جائے۔ درجے کی زیادہ تر تدریس تشریحی اور حصول اکتساب پر مبنی ہوتی ہے۔ کیوں کہ انکشافی اکتساب میں وقت ضائع ہوتا ہے اور ہر طالب علم اس سے مستفید نہیں ہو پاتا ہے۔ آسویبل نے مواد و مضمون کو با معنی بنانے کے لیے کچھ طریقہ کار بھی تجویز کیے ہیں جس میں سے ایک پیش رو نظم (Advance Organizer) بتایا۔ یہ ایک اصطلاح ہے جو کہ آسویبل نے اس طریقے کو واضح کرنے کے لیے دی۔ ان کے مطابق مدرس سبق شروع کرنے سے پہلے طلباء کا دھیان و توجہ مواد مضمون اور اس سے متعلق متعلم کے سابقہ علم کے بیچ باہمی رشتوں کی جانب مبذول کرائے۔ آسویبل نے دو قسم کے پیش رو نظم بتائے۔ اول تشریحی (Expository) دوم موازناتی (Comparative) تشریحی پیش رو متعلقہ تصورات کی توضیح و تشریح کرنے والا ہوتا ہے یعنی دیگر لفظوں میں تصورات کو آسان بناتے ہوئے اور مناسب تشریح کرتے ہوئے متعلم کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ جبکہ موازناتی پیش رو نظم میں نئے علم کو سابقہ علم سے موازنہ کرتے ہوئے انجذاب کرایا جاتا ہے۔ جب مدرس طلباء کو پیش رو نظم کے ذریعے تدریس کراتا ہے تو کبھی کبھی طلباء کو Scaffolding کے ذریعے پرانے اور نئے علم کے درمیان ربط بنوایا جاتا ہے۔ Scaffolding سے مراد مناسب سہارا دے کر علم میں مضبوطی فراہم کرنا ہے۔

۱۔ معلومات کی تنظیم و ترتیب:۔ آسونیل نے موادِ سبق کو بڑی اہمیت دی ہے۔

۲۔ ادراکیت کو فروغ اسی نظریہ سے ملا ہے۔

۳۔ طلبہ میں اندرونی محرکہ اکتساب کے لئے ضروری ہے۔

۴۔ اکتساب کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے مضمون اور نشوونما کے مراحل اہم رول ادا کرتے ہیں۔

۵۔ اکتساب و تدریس کا نظریہ جامع (Holistic) ہے۔

۶۔ آسونیل کی نظر میں ماحول اور توارث دونوں اہمیت کے حامل ہیں۔

۷۔ طریقہ تدریس کے لحاظ سے مضمون خود اپنی ساخت اور اکتساب کا طریقہ پیش کرے یہاں طالب علم مضمون پر انحصار کرتا

ہے۔ ساتھ ہی انکی رہنمائی بھی کی جاتی ہے اور وہ نئی معلومات کی تلاش کرتا ہے۔

۸۔ یہ طفل مرکوز ہے۔

۹۔ یہ نظریہ بصیرت سے اکتساب کے مواقع تنظیمی انداز میں فراہم کرتا ہے۔

۱۰۔ استخراجی سوچ کو فروغ ملتا ہے۔

۱۱۔ اس نظریے سے انفرادی و گروہی اکتساب دونوں ممکن ہے۔

۱۲۔ بچوں کی نفسیاتی خصوصیات کو مد نظر رکھتے ہوئے اکتسابی تجربات یا نصابی مواد پیش کیا جانا چاہیے۔

۱۳۔ Advance Organizer ماڈل طلبہ کو مختلف اصولوں کے تصورات سے روشناس کرنے کے لئے اعلیٰ منتظم یا ناظم

طریقہ ہے۔ یہ ماڈل طلبہ کی ذہنی ساخت یا بناوٹ کو زیادہ قوی بناتا ہے طلبہ میں اس کی بناء پر مشاہدہ، تجزیہ، غور و فکر کی عادت

پیدا ہوتی ہے۔

۱۴۔ اس طریقہ سے حاصل کردہ معلومات بہتر انداز میں ذہنی ساخت میں محفوظ ہوتی ہے واضح، مستحکم اور منظم بھی ہوتی ہے۔

۱۵۔ بامعنی لفظی یا لسانی آموزش میں سابقہ معلومات کو نئی معلومات سے مربوط کیا جاتا ہے۔ یعنی دونوں معلومات کو مربوط کرنا

ضروری ہے اس کی بنیاد پر طلبہ پیش کردہ معلومات کو رٹنے کی بجائے سمجھ کر یاد رکھتے ہیں۔

5.5.1 تعاون پر مبنی تدریسی طرز رسائی: Coopeative Teaching Approach

تعاون پر مبنی تدریسی طرز رسائی میں طلباء ایک ساتھ کام کرتے ہیں وہ چھوٹے گروہ میں ایک مشترکہ (common) اکتسابی مقصد

Task کے تحت میں یک جوہ ہو کر باہمی تعاون کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اس طرز رسائی میں نتائج ایک دوسرے کے محنت پر منحصر ہوتے

ہے۔ کیونکہ نتیجہ باہمی تعاون سے حاصل ہوتا ہے۔ جس میں ہر فرد کی محنت شامل ہوتی ہے۔ یہ گروہ 2 سے 6 افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ جس کا مقصد کسی تعلیمی مقصد کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ یہ ٹیم مختلف قابلیتوں، ملکیت اور صنف پر مبنی ہوتی ہے۔ انعام کا نظام (Rewards system) گروہ اور ممبر دونوں کے لئے ہوتا ہے۔

اس طرز رسائی میں تشکیل کردہ گروہ ایک مخصوص سوال کی کھوج کرتا ہے یا ایک پُر معنی پروجیکٹ کی کامیابی سے تکمیل کرتا ہے۔ اس میں سرگرمیاں انتہائی منظم انداز میں تشکیل شدہ ہوتی ہے۔ ہر ایک ممبر اپنے کام اور سرگرمی کے لئے جواب دہ ہوتا ہے۔ ساتھ ہی گروہ کی شکل میں بھی اُسکی جواب دہی ہوتی ہے۔ اس طریقہ کار سے طلباء میں (Interpersonal Skills) باہمی ہنر کی ترویج ہوتی ہے۔ ساتھ ہی وہ تنازعہ (conflict) سے کیسے نپٹا جائے سیکھ جاتے ہے۔

تعاون کی بنیاد:-

تعاون کے طریقہ تدریس کے نظریے کی بنیاد دو اہم نظریاتی روایات سے منسلک ہے۔ اول: John Dewey کے ترقیاتی نظریہ (Progressive) جس کے تحت اسکول کو سماج کا آئینہ تسلیم کیا گیا۔ جو کہ سماج کے اقدار کی عکاسی کرتا ہے۔ اور اُس اسکول کے کمرے جماعت جمہوری اقدار اور برتاؤ کو سیکھنے کے لئے بہترین تجربہ گاہ ہے۔ طلباء کو شہری اور سماجی ذمہ داریوں کے لئے یہاں تیار کیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ جمہوری نظام پر مبنی کمرہ جماعت کا ماحول اور مسائل کو حل کرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے گروہ تشکیل کئے جاتے ہے اس کی دوسری بنیاد تعمیری طرز رسائی Constructivist approach ہے۔ جس کے تحت طلباء میں ادراکی تبدیلیاں اُس وقت پیش آتی ہے۔ جب طلباء عملی طور پر کسی مسئلے کے حل کے لئے کام کرے اور اُس کا حل خود دریافت کرے۔ Lev Vygotsky کے نظریے کے مطابق طلباء لسان پر مبنی تعامل / بات چیت (Language based Interaction) سے سیکھتے ہے۔ یہ اپنے ساتھی اور بڑوں کی بات چیت سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

یہاں طلباء چھوٹے گروہ میں ہوتے ہے اور طلباء اپنے مثبت / مضبوط پہلو / صلاحیت کو گروہ میں شیئر (share) کرتے ہے ساتھ ہی اپنے کمزور پہلو / صلاحیت کی تعمیر کرتے ہے۔ باہمی تعاون کے لئے درکار ماحول میں مندرجہ ذیل ۳ عنصر کی اہم ضرورت ہے۔

(۱) طلباء کو یہ محسوس ہو کہ وہ محفوظ ہے۔ لیکن اُن کے سامنے چنوتی (Challenge) ہے۔

(۲) گروہ مختصر چھوٹا ہوتا کہ ہر ممبر کو کام کرنے کا موقع ملے۔

(۳) کام یا Task جسے اُنھیں پورا کرنا ہے وہ انتہائی واضح طور پر بیان کیا گیا ہو۔

اسی طرح اس تدریسی نظریے کے تین واضح مقاصد ہیں۔

(۱) تعلیمی حُصول Academic Achievement

(۲) تفاوتِ باہمی تعاون پر مبنی تنوع کی قبولیت Acceptance of diversity through interdependent

work

(۳) سماجی تعاون کی مہارتیں پیدا کرنا Development cooperative social skills

اس کی دیگر تفصیلات آپ اکائی 3 میں مطالعہ کر چکے ہیں۔

باہمی تعاون پر مبنی تدریسی نظریے کے اہم عناصر (Elements of Cooperative Teaching Approach)

باہمی تعاون پر مبنی تدریس کے محقق ڈیویڈ اور راجر جانسن (David & Roger Johnson) نے مندرجہ ذیل 5 عناصر کی

شناخت کی ہے۔ جس کی مدد سے اسکی تعریف مکمل ہوتی ہے۔

(۱) بالمقابل بات چیت (Face to Face Interaction)۔

بالمقابل سرگرمیوں کی مدد سے طلباء اپنے ساتھیوں کو متحرک کرتے ہیں۔ یہاں وہ بحث کرتے ہیں۔ تفویضات (

assignment) کی وضاحت کرتے ہے اُسکے موضوع کی تشریح کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ

(۲) مثبت باہمی انحصار (Positive Interdependance)۔

یہاں طلباء اس بات کا شعور رکھتے ہیں کہ وہ ایک گروہ کی شکل میں ایک ساتھ ہیں۔ وہ یہ اچھی طرح جانتے ہے کہ اُنکی ذاتی محنت

صرف انھیں کو مدد نہیں پہنچائیگی بلکہ جملہ گروہ کی کارکردگی میں بہتری لائیگی ہر طالب علم کا معیار (grade) گروہ کے تمام ممبران کی کاوشوں

پر مبنی ہے۔

(۳) انفرادی جوابدہی (Individual Accountability)

گروہ کو وہ کیا مدد (contribute) کر رہا ہے۔ اس بات سے ہر ایک طالب علم واقف ہوتا ہے۔ مقاصد جو کہ انتہائی واضح انداز

میں طلباء کو بیان کئے گئے تھے وہ اس بات کے ضامن ہیں کہ ہر طالب علم کی کیا ذمہ داری ہے۔ وہ اُس سے واقف ہے کہ گروہ کس چیز کے

لئے ذمہ دار ہے۔

(۴) گروہی تعامل (Group Processing)۔

یہاں گروہ کے طلباء کو تمام آلات و سہولیات فراہم کی جاتی ہے۔ تاکہ وہ اس بات کا تجزیہ کر سکے گروہ نے کیا سیکھا؟ کس معیار کا

سیکھا؟ گروہ میں باہمی تعاون کی صلاحیتیں پیدا ہوئی ہے نہیں؟

(۵) باہمی تعاون کی صلاحیتیں (Collaborative Skills):-

اس عمل میں طلباء نہ صرف تعلیمی مضامین سیکھتے ہیں بلکہ باہمی تعاون کی صلاحیتیں کو بھی سیکھتے ہیں۔ گروہ میں کس طرح کام کیا جائے اس کا اکتساب حاصل کرتے ہیں۔ طلباء میں گفتگو کی صلاحیت (Communication) قائدانہ صلاحیت اور تنازعہ کا انضمام (Conflict Management) پیدا ہوتی ہے۔ شروعاتی دور میں ہی طلباء باہمی تعاون کی صلاحیتوں میں عبور حاصل کرتے ہیں۔

5.5.2 برین اسٹورمنگ (Brain Storming)

برین اسٹورمنگ ایک ایسی تکنیک ہے جس میں ممبران گروہ کی شکل میں کسی خاص مسئلے کیلئے اپنے اپنے خیالات اور تجاویز پیش کرتے ہیں اور اس سے آخری بہتر نتیجہ یا حل ماخوذ کیا جاتا ہے اس اصطلاح کا استعمال Alex Faickney Osborn نے 1953 میں اپنی کتاب Applied Imagination میں کیا تھا۔ اس کی شروعات بہت ہی دلچسپ ہے اوسبارن اپنے ماتحت سے سخت بیزار اور ناراض ہو چکے تھے کیونکہ ان لوگوں کے پاس استہارات کیلئے کوئی تخلیقی آئیڈیا نہیں تھا اس سلسلے میں انہوں نے گروہ ہی غور و فکر کی نشستوں کا انتظام کیا یہ تخلیقی انداز میں مسئلہ کے حل نکالنے کے طریقہ کے طور پر نمونہ لگا۔ اوسبارن نے یہ پایا کہ اس مشق کے ذریعے تخلیقی آئیڈیا کے معیار اور مقدار دونوں میں بہتری آئی۔ اس طریقے کو انہوں نے اپنی کتاب How to organise squad to create Ideas میں شائع کیا۔ برین اسٹورمنگ چار اصولوں پر مبنی ہے۔

۱۔ مقدار کیلئے کوشاں رہنا (Go for Quantity)

۲۔ اعتراض یا تنقید کو روکنا (Withhold Criticism)

۳۔ نہج سے ہٹ کر آنے والے خیالات کا خیر مقدم کرنا (Welcome wild Ideas)

۴۔ آئیڈیا کو مجتمع کرنا اور اس میں اصلاح کرنا (Combine and Improve Ideas)

۱۔ مقدار کیلئے کوشاں رہنا (Go for Quantity): اس سے مراد مختلف سوچ کو وسعت دینا ہے یعنی جتنے زیادہ نئے نئے خیالات آئیں گے اتنا ہی موثر اور ندرت والا حل پایا جاسکتا ہے۔

۲۔ اعتراض یا تنقید کو روکنا (Withhold Criticism): اس کے تحت گروہ میں شامل افراد کو اپنے خیالات کو بلا جھجک دینے کیلئے تحریک بخشی جاتی ہے۔ اور نہ ہی ان کے ذریعے پیش کردہ خیالات پر تنقید کی جاتی ہے۔

۳۔ نہج سے ہٹ کر آنے والے خیالات کا خیر مقدم کرنا (Welcome wild Ideas): نہج سے ہٹ کر آنے والے خیالات کا گروہ میں خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد بہترین تجویزات کی فہرست تیار کرنا ہوتا ہے اور اس بات کا امکان اشارہ ہے کہ مسئلہ کا حل بہتر سے بہتر حل حاصل ہوگا۔

۴۔ آئیڈیا کو مجتمع کرنا اور اس میں اصلاح کرنا (Combine and Improve Ideas): مجوزہ تجویزات اور خیالات کو مجتمع کر کے اور اس کے منفی اور مثبت پہلوؤں کے اس سطح پر جانچ کی جاتی ہے۔ یعنی جو بھی تجویزات آئی ہیں وہ کس حد تک عملی ہیں اور اس میں اصلاح کر کے کیسے بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

برین اسٹورمنگ تکنیک میں معلم طلباء کو کسی عنوان پر اپنے خیالات کو سامانہا کرنے کیلئے تحریک فراہم کرتا ہے۔ اس کا استعمال ابتدائی سے لیکر اعلا جماعتوں تک کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار کو رو بہ عمل لانے کیلئے معلم کو مندرجہ ذیل مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔

۱۔ عمل کی وضاحت کرنا

۲۔ مسئلہ کی وضاحت کرنا

۳۔ آئیڈیا جمع کرنا

۴۔ تجویزات کو عوامی طور پر جمع کرنا

۵۔ بہتر تجویز کو علیحدہ کرنا

۶۔ آئیڈیا کو منتخب کرنا اور مسئلہ کے حل کی طرف پیش رفت کرنا

برین سٹورمنگ کی خوبیاں

- ۱۔ طلباء اور اساتذہ کی تخلیقی سوچ میں اضافہ کرتی ہے۔
- ۲۔ تمام ممبران کو اس عمل میں مساوی شرکت حاصل ہوتی ہے۔
- ۳۔ پرجوش اور آسان طریقہ ہے۔
- ۴۔ طلباء کی غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں۔
- ۵۔ آپسی بھائی چارگی، تعاون اور اخلاق کی قدروں میں اضافہ ہوتا ہے۔
- ۶۔ خود اعتمادی کو بڑھا دیتا ہے۔
- ۷۔ طلباء کی دلچسپی بنی رہتی ہے۔
- ۸۔ یہ عمل انفرادی، پورے کمرہ جماعت یا چھوٹے سے گروہ پر بھی کیا جاسکتا ہے۔

برین سٹورمنگ کی تحدیدات

- ۱۔ بہت بڑے گروہ پر یہ طریقہ کار موثر اور کارگرتناج نہیں دیتا۔
- ۲۔ اس طریقہ کار سے تدریس بھی ممکن ہے جب تمام افراد کی شرکت یقینی ہو۔
- ۳۔ قائد کی گیر موجودگی میں اس جہت میں زیادہ وقت لگتا ہے اور نتانج بھی متوقع نہیں آتے۔
- ۴۔ اس عمل کے دوران نتیجہ اخذ کرنے میں بہت زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔

5.5.3 تصوراتی خاکہ بندی (Concept Mapping):

تصوراتی خاکہ بندی ایک طرح کا ترتیبی خاکہ ہے جس کا استعمال کسی تصور کی معلومات کو منظم طریقے سے پیش کرنے میں کیا جاتا ہے۔ تصوراتی خاکہ کی ابتداء کسی موضوع کے مرکزی خیال یا تصور سے کی جاتی ہے اور اس کے بعد اسی سے منسلک ذیلی تصورات کو خاکہ کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے۔ تصوراتی خاکہ میں مکمل تصور کو تصاویر کے ذریعے ظاہر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اکتسابی اور تدریسی طریقہ کار کے طور پر تصوراتی خاکہ کا استعمال تصورات اور خیالات کے درمیان تعلق کو بصری تشریح اور وضاحت کیلئے کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے اکثر باکس، دائروں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں مکمل تصورات اور خیالات کو لفظوں اور فقروں کے ذریعے اس طرح سے منسلک کیا جاتا ہے جس سے کہ مکمل تصور کی وضاحت ہو سکے۔ تصوراتی خاکہ طلباء کو نئے خیالات کی تفہیم اور تعمیر میں معاون ہوتے ہیں اور یہ طلباء کو مرکزی خیال سے وابستہ دیگر معلومات کو شاخوں اور ذیلی شاخوں کے ذریعے وسعت دینے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

تصوراتی خاکہ کے فائدے۔

- ۱) تصوراتی خاکہ کا استعمال خیالات کی تعمیر کے لئے محرکہ فراہم کرتا ہے ساتھ ہی تخلیقیت کو روانی دیتا ہے
- ۲) اس کا استعمال برین سٹورمنگ میں کیا جاتا ہے۔
- ۳) پیچیدہ خیالات کی ترسیل میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔
- ۴) تصوراتی خاکہ کا استعمال سافٹ ویئر ڈیزائن میں کیا جاتا ہے۔
- ۵) اس کا استعمال تدریس کے دوران اہم نکات کو نوٹ کرنے میں کیا جاتا ہے۔
- ۶) اسے Ausubel کے Advance Organiser میں تدریسی ڈیزائن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔
- ۷) اسکے ذریعے Meta-Cognition میں اضافہ ہوتا ہے۔
- ۸) اس کا استعمال تعین قدر اور طلباء کی تصوراتی تحصیل کیلئے کیا جاتا ہے۔
- ۹) اسے Knowledge Organising آلے کے طور پر اور پر معنی اکتسابی آلے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔
- ۱۰) مضمون کی تقسیم میں طلباء اس سے بہت زیادہ فیض یاب ہوتے ہیں۔

- (۱۱) سابقہ معلومات کو دہرانے میں مدد فراہم کرتا ہے۔
 (۱۲) اکتساب کو تنظیمی ڈھانچے کی شکل میں پیش کرتا ہے۔
 (۱۳) تفہیم میں کمی کی جانچ کرتا ہے۔

5.5.4 معکوسی یا متبادل تدریسی طرز رسائی :- Reciprocal Teaching Approach

تعارف :- آپ کو کئی بار ایسا تجربہ ہوا ہوگا کہ معلم کسی سبق کی بلند خوانی کر رہا ہے اور آپ لیس کو سننے کے بجائے یہ سوچ رہے ہیں کہ شام کی پارٹی میں کیا پہنے گیس یا پھر آپ خود ہی درجہ میں بلند خوانی کر رہے ہیں اور ایک صفحہ پڑھنے کے بعد آپ یہ نہیں بتا پارہے ہیں کہ دراصل آپ نے کیا پڑھا ہے۔ ان تمام مثالوں میں دراصل پڑھنے اور سننے والے میں مرکزیت کی کمی تھی اور اس کے نتیجے میں مواد مضمون کو یاد نہ رکھ سکے یا کچھ متن ایسا تھا جس کو سننے اور سمجھنے سے قاصر رہے۔ یہی تمام مسائل ہیں جن کی اصلاح کرنے اور ان سے بچنے کے لئے متبادل تدریس یا معکوسی تدریس کہلاتی ہے۔

متبادل تدریس یا معکوسی تدریس میں پڑھے گئے مواد مضمون کے مرکزی خیال اور معنی کے بارے میں طلباء اور معلم کے درمیان گفتگو اور تعامل کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار کی مدد سے پڑھنے کی صلاحیت (reading skill) میں بہتری لائی جاتی ہے۔ اعلیٰ سطح کی سوچ (Higher Order Thinking) کو بڑھا دیتی ہے۔ سننے اور بولنے کی صلاحیت میں اضافہ کرتی ہے اور اس طرح سے درسیات تک سیکھنے والے کو پہنچنے میں مدد دیتی ہے۔ کئی مطالعوں کا نچوڑ یہ ظاہر کرتا ہے کہ سیکھنے والا اپنے اکتساب کو دوسرے پس منظر (context) میں استعمال کرتا ہے۔ ”پڑھنے“ کے میدان میں Reciprocal درس کا درجہ اعلیٰ ہے اس کا استعمال اُس وقت ہوتا ہے جب سیکھنے والا پڑھتا ہے یا تحریر (Text) یا مواد کا تجزیہ کرتا ہے۔

:-Reciprocal Teaching

یہ باہمی تعاون پر مبنی تدریسی طریقہ کار ہے۔ اس طریقہ کار میں گفتگو کے ذریعہ طلباء کے سوچ کے عمل کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ Allen 2003 کے مطابق :-

اس عمل میں معلم اور شاگرد کے درمیان ایک مثبت، اور با معنی بات چیت ہوتی ہے جس کے تحت ایک اعلیٰ معیار کا اکتساب وجود میں آتا ہے۔ یہاں طلباء ایک طرح سے مالکیت کے حاصل ہوتے ہیں۔ جب وہ اس بات پر اطمینان محسوس کرتے ہیں کہ اب وہ اپنے خیالات کو گھلے بندھے رکھنے (open dialogue) پیش کر سکتے ہیں۔

Reciprocal Teaching کی تعریفیں:-

ٹیچر اور شاگرد کے درمیان ہونے والی مکالمات رڈائیلاگ Reciprocal Teaching تدریس کہلاتا ہے۔ (Pallenscar,)

(Brown and Campione)

اس بات چیت رڈائیلاگ کو reciprocal اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ ہر ایک سیکھنے والا متحرک رہتا ہے۔ متعلمین پیش گوئی

(Predict) کرتا ہے سوال کرتا ہے، وضاحت کرتا ہے یا خلاصہ کرتا ہے۔

معلومی، جوابی تدریس کا نظریہ Fabulous four بھی کہلاتا ہے۔ (Oczkus, 2003)

“Predicting, questioning, clarifying, summarizing یعنی Fabulous four”

”معلومی تدریس ایک تدریسی سرگرمی ہے۔ جو کہ ایک ڈائیلاگ کے شکل میں ہوتی ہے۔ یہ ڈائیلاگ مدرس اور متعلم میں

مواد مضمون پر ہوتا ہے۔ یہ ایک پڑھنے (reading) کی تکنیک ہے جس کے ذریعے بچوں کے پڑھنے کی صلاحیت میں اضافہ کیا جاتا ہے۔

“Wikipedia

”تدریس متبادل ایک دراصل ہدایتی سرگرمی ہے جس میں طالب علم ایک چھوٹے گروہ میں معلم کا رول لیتا ہے۔ یہ دراصل اس

گروپ میں طلباء کے درمیان تبادلہ خیال کیلئے معلم مندرجہ ذیل لائحہ عمل کا استعمال کرتا ہے۔

(۱) تلخیص (۲) سوالات کی تشکیل (۳) وضاحت (۴) پیش گوئی۔

(۱) تلخیص (Summarizing): تلخیص کے ذریعے طلباء مواد مضمون کے اہم نکات سے واقف ہو جاتے ہیں۔ تلخیص کے دوران

طلباء کو یہ بتایا جاتا ہے کہ غیر اہم یا کم اہمیت کے حامل نکات کو نکال کر اہم اور متعلقہ نکات کو الگ نوٹ کر لیں۔ اور پھر ان نکات کو اپنے الفاظ

میں توضیح و تشریح کریں۔ اس کے ذریعے معلم یہ کوشش کرتا ہے کہ طلباء کی فہم کا بہتر طریقے سے اندازہ لگالے۔

(۲) سوالات پوچھنا: (Questioning or Question Generating)

اس مرحلہ میں طلباء کو ایک اور پائیدان پر آگے کی جانب لے جایا جاتا ہے۔ یہاں طالب علم تلخیص کی سرگرمی کو مکمل پہچانتا ہے۔

پڑھنے کی اس سرگرمی میں طالب علم سوالات کی تشکیل کرتا ہے پہلے وہ ان معلومات کو جمع کرتا ہے جو اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور جس میں

سوالات بنائے جاسکتے ہیں۔ ان معلومات کو وہ سوالات کی شکل میں ظاہر کرتا ہے ساتھ ہی ساتھ خود بھی جواب دینے کے لئے تیار ہوتا ہے

سوالات کی تیاری بنانا ایک چکدر لائحہ عمل ہے کیونکہ یہاں طلباء کو پڑھانا ان کو سوالات تیار کرنے کے لئے حوصلہ دینا مختلف سطح پر ہو سکتا ہے

جیسے کچھ طلباء عبارت کو پڑھ کر اس سے منسلک معلومات پر عبور حاصل کر سکتے ہیں جب دوسرے طلباء نئی معلومات کے ذریعے عبارت کو سمجھتے

ہے یہ اسکول کے حالت پر منحصر ہوتا ہے۔

اس مقام پر پڑھنے والا اپنے ہی فہم کی جانچ کرتا ہے اس کے لئے وہ خود سوالات پوچھتا ہے اس عمل کو Meta Campaign کہتے ہیں۔ یہاں ہر خود آگاہی ہوتی ہے اندرونی عمل میں طالب علم واقف ہوتا ہے۔ سوالات پوچھنے کی مرحلہ معلومات کی شناخت، مرکزی خیال اور ideas کے ارد گرد ہی گھومتا ہے۔ یعنی مواد کا مرکزی نقطہ ظاہر کرتا ہے۔ اس مرکزی نقطے پر مبنی سوالات خود کی جانچ کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں ساتھ ہی مضمون کی گہرائی سے جاننے اور اُسکے معنی کی تشکیل بھی کرتے ہیں۔ سوالات پوچھنے والا مندرجہ ذیل حصوں پر سوالات پوچھتا ہے۔

(۱) غیر واضح نکات (unclear Parts) (۲) تذبذب میں ڈالنے والی معلومات (Puzzling Information)

(۳) سابقہ تصورات کے ساتھ ہم رنگی (Relation with Old concepts)

(۳) وضاحت کرنا (Clarifying):-

اس مرحلہ پر طلباء کے ذریعے اٹھائے گئے سوالات کی وضاحت کی جاتی ہے یہاں پر توضیح کاران نکات کی نشاندہی کرتا ہے جس سے طلباء تذبذب کا شکار عام طور پر ہو جاتے ہیں۔ اور اس کو طلباء کی سابقہ معلومات اور فہم کو بروئے کار لاتے ہوئے واضح کیا جاتا ہے۔ اس میں طلباء کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی آزادی ہوتی ہے۔ طلباء اپنے خیالات کا اشتراک کر سکتے ہیں کہ انہوں نے کس طرح مواد مضمون کی فہم حاصل کی ہے۔ اس کے ذریعے بقیہ ہم جماعت مدد ملتی ہے۔

(۳) پیش گوئی کرنا (Predicting):-

اس مرحلہ پر طلباء میں یہ اہلیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ مصنف کی سوچ اور خیالات سے آگاہ ہو جاتے ہیں اور یہ پیش گوئی کرنے کے اہل ہو جاتے ہیں کہ اب کیا ہوگا۔ اس مرحلہ کیلئے ایک اہم نقطہ یہ ہے کہ طلباء کو اس بات کی ٹھیک طرح سے فہم ہونا چاہیے کہ اب تک کیا ہو چکا ہے اور اپنے تخیل کا استعمال کتے ہوئے یہ سوچ سکیں کہ آگے مصنف مضمون کو کس رخ پر موڑ سکتا ہے۔ یعنی یہ مرحلہ مصنف کے قصداً اور طلباء کی سوچ کو جوڑتا ہے۔

تدریس کا عمل:-

جب اس تدریسی طریقہ کو کمرہ جماعت میں متعارف کروایا جاتا ہے تو ضروری ہے کہ اس طریقہ کے بارے میں طلباء کا فہم پیدا کیا جائے۔ انہیں بتایا جائے کہ کچھ تحریروں سمجھنے میں مشکل کیوں درپیش ہوتی ہے طلباء سے یہ بات کی جائے کہ اور مطالعہ کے لئے دراصل ایک لائحہ عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہیں بتایا جائے کہ تحریر کے تعلق سے طلباء اور طلباء اور معلم میں بات چیت و تبصرہ ہوگا۔ ہر ایک کو معلم کا کردار ادا کرنا ہے کیونکہ یہ باری باری ہر ممبر کو ٹیچر کے شکل میں پیش کرتا ہے اس لئے انہیں چاروں (4) مراحل کا اندازہ ہونا

چائے کہ وہ ہر مرحلے میں کس طرح اپنے کردار کو ظاہر کرے جس کی مدد سے تبصرہ کو آگے بڑھایا جاسکے۔

مثال کے طور پر وہ طالب علم جو بطور معلم کا کردار ادا کر رہا ہے۔ وہ اپنے کردار سے واقف ہوتا ہے اور اس لحاظ سے مرکزی خیال پر اپنے سے تیار شدہ سوالات گروہ میں دیگر ممبران سے پوچھتا ہے یہ مرکزی خیال وہ تحریر پڑھ کر حاصل کرتا ہے گروہ کا دوسرا ممبر پوچھے گئے سوال کا جواب دیتا ہے۔ اور دوسروں کو اُنکی سوچ ظاہر کرنے کے لئے بھی کہتا ہے۔ اس بعد ”معلم“ معلومات کا خلاصہ کرتا ہے وہ نکات / معلومات کو پڑھتا ہے۔ جو منظم یا غیر واضح ہو اُسے واضح کرتا ہے گروہ کو وضاحتی سمت میں لے جاتا ہے جو غیر واضح ہے اُسکی نشاندہی کرتا ہے اور آخر میں آنے والے مستقبل کے مواد کی پیشن گوئی کرتا ہے۔

معکوس تدریس کس طرح کام کرتی ہے؟

معکوس تدریس کے چار (۴) مراحل کس طرح وقوع پذیر ہوتے ہے اسکا اہتمام آپ اپنے طور پر کر سکتے ہے صرف اس بات کا خیال رہے کہ آپ کی تدریس کا انداز آپ کے طلباء کے اکتسابی انداز میں ربط بنا رہے۔ مواد / مضمون کا انتخاب بھی معنی رکھتا ہے کیونکہ مواد اُس طرح کا ہو جس میں یہ مراحل پورے ہو سکے۔

کمرہ جماعت میں اسے کامیابی سے استعمال کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہم طلباء کو اُن مراحل کی مشق کروالے۔ یہ گمان میں نارہے کہ وہ خلاصہ یا سوالات پوچھنے کی فن سے واقف ہے۔ اس کے لئے طلباء کے چار بچوں پر مشتمل گروہ تیار کرے ہر ایک طالب علم کو نوٹ کارڈ دے جس میں اُسکے کردار کی وضاحت ہر مرحلے میں واضح ہو۔

طالب علم کا نام:			
Summary	Questioning	Clarification	Predicter

طالب علم کو دیئے گئے پیرگراف کو پڑھنے لگائیے۔ نوٹ لکھنے کے ہنر کی حوصلہ افزائی کرے تاکہ اہم نکات و مرکزی خیال اُبھر کر آسکے۔ اور اس لحاظ سے وہ تبصرہ میں بہتر کردار ادا کر سکتے ہے۔ دیئے گئے وقفہ رکنے کی جگہ یا نقطہ پر طلباء کا گروہ رُکے تاکہ خلاصہ کرنے والا اہم خیالات کو پیش کر سکے۔ صرف سوالات پوچھنے والے سوالات پوچھے جو کہ غیر واضح حصے، puzzling معلومات دوسرے تصورات سے اُسکا جوڑ وغیرہ پڑنی ہو۔ ساتھ ہی ساتھ ممبران کی حوصلہ افزائی و محرکہ بھی فراہم کرتے رہے۔ وضاحت کرنے والے ان کی وضاحت کرے اور پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیتے رہے۔ پیشن گوئی کرنے والا آگے کیا ہوگا اُس کی پیشن گوئی کرے۔ کہ مضمون یا سبق میں آگے کیا ہوگا۔

5.6.1 خلاصہ / اہم نکات :-

اس اکائی میں ہم نے باہمی تعاون پر مبنی تدریس کے نظریے اور معکوس تدریس کے نظریے کے تصور پر بحث کی۔ اُستاد کے لئے ضروری ہیکہ وہ طلباء کے سیکھنے کے انداز کے لحاظ سے تدریسی عمل کو انجام دے۔ اس لحاظ سے مندرجہ بالا دونوں نظریات طلباء کے اکتساب میں بہتری لانے سے مندرجہ بالا دونوں نظریات طلباء کے اکتساب میں بہتری لانے کے ضامن ہے۔ طالب علم کی خوبیوں کو جاننے کے لئے اُستاد کو گہری بصیرت کا حامل ہونا چاہئے۔ باہمی تعاون پر مبنی تدریس تعلیمی حصول، تفاوت کا اعتراف اور سماجی باہمی تعاون کو فروغ دیتی ہے جبکہ معکوس تدریس پڑھنے کی صلاحیت جو جلا بخشتی ہے۔ اعلیٰ سطح کی سوچ اور سُننے اور بولنے کی صلاحیت میں اضافہ کرتی ہے۔ مختصراً دونوں لائحہ عمل درسیات کے مقاصد کو پورے کرنے میں ماحول سازگار کرتے ہیں۔

5.6.2 فرہنگ:

تعاون پر مبنی تدریسی نظریہ: Cooperative Teaching Approach

ترقیاتی نظریہ: Progressive Approach

تشکیلی نظریہ: Constructive Approach

تعلیمی حصول: Academic Achievement

کفالت / جواب دہی / ذمہ داری: Accountability

گروہی عمل: Group Processing

معاون: Facilitator

اعلیٰ سطح کی سوچ: Higher Order Thinking (تقابل کرنا، وجوہات دینا، تجزیہ کرنا وغیرہ)

معکوس / جوابی تدریسی نظریہ: Reciprocal Teaching Approach

تفہیم: Comprehension

5.6.3 نمونہ امتحانی سوالات

☆ مختصر جوابی سوالات

(۱) اکتساب کی تعریف بیان کیجئے؟

(۲) اکتساب کے نظریات کے نام لکھیں؟

(۳) گینگنے کے سیکھنے کا عمل کیا ہے؟

(۴) ذہن پر مبنی اکتساب کی تعریف بیان کیجئے؟

(۵) تعمیراتی نظریہ کی ابتداء کس نے کی؟

(۶) بروزر کے انکشافی اکتساب کے نظریے سے کیا مراد ہے؟

(۷) تعاون کے تدریسی طریقے کی تعریف بیان کیجئے؟

(۸) تعاون کا نظریہ کن دو نظریوں پر مبنی ہے؟

(۹) تعاون کے نظریے سے طلباء میں کون کونسی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں؟

(۱۰) تعاون کے تدریسی طریقے کے مراحل کتنے ہیں؟

(۱۱) برین اسٹورمنگ کے اصول بیان کیجئے؟

(۱۲) تصور کی تعمیر/خاکہ بندی سے کیا مراد ہے؟ موزوں تعریفیں لکھیں۔

(۱۳) معکوسی تدریس سے کیا مراد ہے؟

(۱۴) معکوسی تدریس کا نظریہ بیان کیجئے؟

(۱۵) معکوسی تدریس کون کونسی صلاحیتوں کو فراغ دیتا ہے؟

(۱۶) معکوسی تدریس کے عمل میں کتنے مراحل شامل ہیں؟

☆ تفصیل جوابی سوالات

(۱) گینگنے کے اکتساب کے مراحل بیان کیجئے؟

(۲) ذہن پر مبنی اکتساب کے خاکے کو بیان کرتے ہوئے اس کی افادیت پر روشنی ڈالیں؟

(۳) تعمیراتی نظریے پر مبنی منصوبہ سبق تیار کیجئے۔

(۴) آسونیل اور بروزر کے نظریے میں فرق واضح کریں۔

(۵) برین اسٹورمنگ پر مبنی کسی ایک سیشن کا خاکہ تیار کریں۔

- (۱) جدید تعلیمی نفسیات: پروفیسر محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ
- (۲) تعلیمی نفسیات کے پہلو: ڈاکٹر آفاق ندیم خاں وسید معاز حسین، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ
- (۳) نفسیاتی اساس تعلیم: مرزا شوکت بیگ، محمد ابراہیم خلیل، سید اصغر حسین، دکن ٹریڈرس بک سیلر حیدرآباد
- (۴) تعلیم اور اس کے اصول: محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ
- (۵) نایاب تعلیمی نفسیات: شاذیہ رشید جدران پبلی کیشنز لاہور
- (۶) تعلیمی نفسیات اور رہنمائی: ملک محمد موسیٰ رشاذیہ رشید، جدران پبلی کیشنز

- 7) Cronbach, I.J. (1970), Essentials of Psychological Testing, 3rd ed., New York, Harper and Row Publishers
- 8) Dandapani, S. (2007). Advanced Educational Psychology, New Delhi, Anmol Publications Pvt. Ltd
- 9) Ebel, Robert L. (1979), Essentials of Psychological Measurement, London, Prentice Hall International Inc.
- 10) Kulshetra, S.P. (1997), Educational Psychology - Raj Printers - Meerut
- Kuppuswamy, B. (2006), Advanced Educational Psychology, New Delhi.
- 11) Publishers Private Ltd. Sterling
- 12) Mangal, S.K (2007), Advanced Educational Psychology Prentice Hill of India Pvt. Ltd. New Delhi
- 13) Mathur, S.S. (2007), Educational Psychology, Agra. Vinod Pustak Mandir.
- 14) Schopler, J. Weisz, J. King R & Morgan, C (1993), Introduction to Psychology - Prentice Hill of India Pvt. Ltd., New Delhi

